

عذابِ الہی اقدِ اس کے اسباب

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ
العقوبات

مؤلف
ابن أبي الدنيا

متجم
جنتۃ المحتنقین

بیتُ العلوم

۲۰۔ نامبر ۶۷، پرانی انارکی لاہور۔ فون: ۳۵۲۸۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اطْبِعُوا أَلٰهَهُ
وَاطْبِعُوا رَسُولًا

جَمِيعَ الْعِبَادَاتِ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ

مُدْعَى الْأَبْرِيْرِي

کتاب و متنی دینی پاپیلے دلی / دینی اسنادی اپنے لاب سے 12 جنوری 2020

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و متن ڈاٹ کام پر مستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلسِ حقیقۃ النّشانِ الْاسْلَمی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرہن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

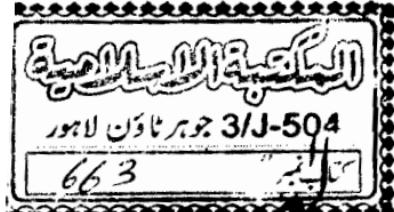
PDF کتب کی ڈاؤن لوڈ نگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

- ✉ KitaboSunnat@gmail.com
- 🌐 www.KitaboSunnat.com

عذابِ الہی اُقدار اک کے اسباب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عذاب اُندھی^۱ اس کے اسباب

اردو ترجمہ
العقوبات

مؤلف
ابن أبي الدنيا

مترجم
بیان المصنفوں

مولانا محمد اسحاق صاحب
مولانا خالد محمود صاحب
مولانا عاصی العظیم صاحب

بیتِ العلوم

۴۵۲۸۳ - ناچر وڈ، پرانی انارکلی لاہور، فون:

محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

عذاب الہی اور اس کے اسباب	کتاب
العقوبات	اردو ترجمہ
ابن اہی الدینیا	مصنف
بجزیہ المصطفین لاہور	ترجم
مولانا محمد ظہیر اشرف	باہتمام
بیت العلوم - ۲۰ نامصر روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور	ناشر
فون: 042-7352483	

﴿ملٹے کے پتے﴾

بیت العلوم = گلشن اقبال، کراچی	بیت العلوم = ۲۰ نامصر روڈ، پرانی انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انا رکلی، لاہور	ادارہ اسلامیات = ڈاک خانہ دارالعلوم کوئٹہ کراچی نمبر ۱۳
مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کوئٹہ کراچی نمبر ۱۳	مکتبہ دارالعلوم = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی
وارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱	وارالاشاعت = نوری ٹاؤن، کراچی
بک شفر = 32 حیدر روڈ اوپنڈی	بک شفر = 32 حیدر روڈ اوپنڈی

فہرست

نمبر شمار	فہرست مضمایں	صفیہ نمبر
۱	عذاب الہی کے اسباب و انواع	۹
۲	حضرت آدم کا قصہ	۳۲
۳	حضرت نوحؐ	۳۷
۴	حضرت حودؐ	۳۷
۵	قوم عاد کی سزا	۳۷
۶	حضرت آدم	۳۸
۷	ھود کی قوم عاد	۳۰
۸	قوم ثمود	۳۳
۹	قوم لوط	۵۰
۱۰	حضرت یعقوبؐ اور حضرت یوسفؐ	۵۶
۱۱	حضرت ایوبؐ	۶۰
۱۲	حضرت یونسؐ اور ان کی قوم	۶۰
۱۳	حضرت شعیبؐ کی قوم	۶۵
۱۴	حضرت ہارونؐ کے بیٹوں کا ذکر	۶۶
۱۵	حضرت سلیمانؐ کا قصہ	۶۷
۱۶	حضرت داؤدؐ کا ابتدائی قصہ	۷۲
۱۷	کچھ بنی اسرائیل کے متعلق	۷۶

۷۸	حضرت شعیا اور بنو اسرائیل	۱۸
۸۰	اصحاب سببت	۱۹
۸۳	مسخ و حشف	۲۰
۸۵	قارون	۲۱
۸۶	دوبادشاہوں کی سزا	۲۲
۸۶	حضرت لوٹ کے والد	۲۳
۸۶	حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل	۲۴
۸۷	اصحاب فیل	۲۵
۸۷	فرعون	۲۶
۹۰	ظالم	۲۷
۹۱	سزا میں تاخیر	۲۸
۹۲	اہل عقوبات	۲۹
۹۳	فتنه	۳۰
۹۵	حیوانات پر بنی آدم کے گناہوں کے اثرات	۳۱
۹۶	اچھے اور بے با دشہ	۳۲
۹۷	زمین	۳۳
۹۸	آخری زمانہ میں سزا میں	۳۴
۱۰۱	حضرت موسیٰ کی قوم	۳۵
۱۰۳	مسجد الحرام میں گناہ کی سزا	۳۶
۱۰۳	صحابہؓ کو برا بھلا کہنے کی سزا	۳۷

۱۰۵	بچے کو قتل کرنے کی سزا	۳۸
۱۰۵	دینی باتوں استھر زاء	۳۹
۱۰۶	گناہوں کی اقسام	۴۰
۱۰۶	حضرت یعقوب کا شکوه	۴۱
۱۰۷	عذاب کا وقت	۴۲
۱۰۷	فتنه	۴۳
۱۰۷	اسرائیلی روایات	۴۴
۱۰۸	فتنوں کے وقت مومن کی حالت	۴۵
۱۰۹	سزا کے زمانہ میں	۴۶
۱۰۹	دوسروں سے عبرت حاصل کرو	۴۷
۱۱۰	دعاء کا قبول نہ ہونا	۴۸
۱۱۰	بخت نصر	۴۹
۱۱۱	جالوت	۵۰
۱۱۱	قاتلین عثمان کا انجام	۵۱
۱۱۱	زمین باہر نکال دیتی ہے	۵۲
۱۱۲	قیامت کی علامات	۵۳
۱۱۵	بني اسرائیل	۵۴
۱۱۵	گمراہی	۵۵
۱۱۶	غیر قوموں کی نقلی	۵۶
۱۱۶	چوری کی سزا	۵۷

۱۱۷		سود	۵۸
۱۱۷	قیامت کی پکھنچ نشانیاں		۵۹
۱۱۸		زلزلے	۶۰
۱۱۸	تبیح نہ کرنے والے پرندے کی سزا		۶۱
۱۱۸		صورت مسخ ہونا	۶۲
۱۱۹		ہاروئیں کے دو بیٹے	۶۳
۱۲۰		مراجع و مصادر	۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحيم

عذاب الہی کے اسباب و انواع

ابوالحضری فرماتے ہیں کہ مجھے صحابی رسول نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تک لوگ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے سزا کے مستوجب نہیں ہو جائیں گے ہلاک نہیں ہوں گے“ (سنن ابی داود، ۱۲۵/۳)

”جیبر بن نفیر“ فرماتے ہیں کہ جب قبرص فتح ہوا تو مسلمان آپس میں بیٹھ کر رونے لگے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی رور ہے تھے میں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا کہ تعجب ہے کہ آپ ایسے دن رور ہے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت و غلبہ عطا کیا ہے اور شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اے جیبر! چھوڑ دو، جب مخلوق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس قدر بے وقت ہو جاتی ہے، حالانکہ وہ قوت و غلبہ والی امت ہوتی ہے“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمین پر برائی کا غلبہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والے لوگوں پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خواہ ان (لوگوں) میں نیک و صالح لوگ بھی ہوں تب بھی عذاب نازل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ”ہاں خواہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوں عام لوگوں کی طرح وہ بھی عذاب میں گرفتار اور بتلا کئے جاتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف لوٹائے جاتے ہیں“

(الحلیۃ، ۲۱۸/۱۰، مسند احمد ۳۶/۶)

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور تائید میں رہے گی جب تک کہ اس امت کے قراء، حکماء اور فاجروں کی طرف مائل نہ ہوں گے اور نیک لوگ، فاسقوں اور فاجروں کو پاک و صاف نہ بتائیں گے اور اپنے لوگ برے لوگوں کی چاپلوسی نہیں کریں گے، جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی تائید

اٹھالیں گے پھر جابر اور ظالم لوگ ان پر تکلیف دہ عذاب مسلط کریں گے، پھر وہ فقر و فاقہ کا شکار ہو جائیں گے”
(الزهد لابن المبارک ص ۲۸۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر قریب تمام اطراف سے قومیں تم پر یوں ٹوٹ پڑیں گیں جیسے کھانے والے کھانے کے برتنا پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا ایسا افراد کی کمی کی وجہ سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ”تم اس زمانہ میں (تعداد کے لحاظ سے) زیادہ ہوں گے، لیکن تم سیالاب کے خس و خاشک کی طرح (بے وقت) ہوں گے، دشمن کے دلوں سے تمہارا رب و دبدبہ جاتا رہے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دیا جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ ”وہن“ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ”زندگی سے محبت اور موت سے نفرت“

(سنن ابی داود / ۱۱۱، مستند احمد / ۵ / ۳۲۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کلمہ لا الہ الا اللہ بندوں سے خدا کے عذاب کو روکتا ہے جب تک کہ بندے دنیا کے معاملہ کو دین کے معاملہ پر ترجیح نہ دیں، لیکن جب وہ اپنی دنیا کے معاملہ کو دین کے معاملہ پر ترجیح دیں اور پھر کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھیں تو یہ کلمہ ان پر رد کر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو“
(مجموع الزوائد / ۷ / ۲۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخر زمانہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کا نام لے کر دنیا کو حاصل کریں گے، لوگوں کو دکھانے کے لئے راہبانہ (صوفیانہ) لباس پہنیں گے، ان کی زبان میں شکر سے زیادہ میٹھیں ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے ہو نگے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ”کیا تم مجھے دھوکہ دیتے ہو؟ میرے سامنے جرأت دکھاتے ہو؟ مجھے اپنی قسم ہے میں ایسے لوگ پر ایسا فتنہ ضرور بھیجنوں گا جو ان کے عقائد شخص کو بھی حیران و سرگردان کر کے چھوڑے گا“

(سنن الترمذی، ۲۰۳ / ۳، الزهد لابن المبارک ص ۷۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسلام کا

صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف نقوش رہ جائیں گے مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن حقیقت میں وہ رشد و بہادیرت سے ویران ہوں گی، اس وقت کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے سب سے برے ہوں گے اور انہی سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”جب کسی قریب (گاؤں بستی) میں زنا اور برا (سود) عام ہو جاتا ہے تو اس قریب کی تباہی کا حکم دے دیا جاتا ہے۔“

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب لوگ علم کا اظہار کریں گے اور عمل کو ضائع کریں گے اور زبانی کلامی محبت کا اظہار تو کریں گے مگر دلوں میں بغض و کینہ رکھیں گے اور رشتتوں اور ناطوں کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو لعنت کا مستحق بنا دیں گے اور ان کو اندھا بہرا کر دیں گے۔“ (الدر المنشور ۲۶/۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین کے دس افراد بیٹھے ہوئے تھے میں ان میں سے دسوال آدمی تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”جس قوم میں بے حیائی عام ہو جائے اور لوگ اس کا حکم کھلا ارتکاب کرنے لگیں تو وہ قوم مختلف امراض و تکالیف اور طاعون میں بتلا کر دی جاتی ہے جو امراض ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں موجود نہیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے وہ تحفظ سالمی، مشقت و شدت اور بادشاہ (حاکم) کے ظلم میں بتلا کر دی جاتی ہے اور جو قوم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی وہ باران رحمت سے محروم کر دی جاتی ہے اگر جانور نہ ہوتے تو ان پر بارش ہی نہ برستی اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کر دیتے ہیں جو ان کے مال و ممتاں پر قابض ہو جاتے ہیں۔ اور جب لوگوں کے حکمران اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام و قوانین کے مطابق عمل نہیں کرتے اور قرآن مجید کے احکامات کو اہمیت اور ترجیح نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس کے عذاب میں بتلا کر دیتے ہیں۔“ (الحلیۃ ۱۸/۳۳۳، سنن ابن ماجہ ۲/۳۳۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سابقہ

اقوام کا حال یہ تھا کہ جب ان میں کوئی شخص کوئی گناہ کرتا تو روکنے والا اس کو فہمائش کے طور پر روکتا پھر اگلے دن وہی شخص (روکنے والا) اس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا جیسے اس نے گذشتہ روز اس کو گناہ کرتے دیکھا ہی نہ تھا، جب اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے ایسے حالات دیکھے تو ان کے دلوں کو آپس میں بگاڑ دیا اور اپنے بنی اسرائیل حضرت داؤد صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا:

”ذلکَ بِمَا عَصَوْا وَ كَانُوا يَعْتَدُونَ“ (المائدہ: ۷۸)

”اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے“

(اس کے بعد آپ نے فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے تم لوگ یہی کا حکم ضرور دو اور برائی سے ضرور روکا کرو اور بے وقوف (ظام) کا ہاتھ ضرور کپڑا اور اس کو حق بات کی طرف مائل کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھی ایک دوسرے کا فساد اور بگاڑ ڈال دیں گے اور تم پر بھی اسی طرح لعنت کریں گے جس طرح ان پر لعنت فرمائی۔“ (سنن الترمذی ۲۵۲/۵، المعجم الكبير ۱۱۰/۱۸۰)

ابراهیم بن عمر و المعنی فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ میں تمہاری قوم میں سے چالیس ہزار نیک لوگوں اور سانچھ ہزار برے لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں، یوشع بن نون صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی پروردگار! برے لوگوں کو ہلاک کرنا تو ٹھیک ہے لیکن ان نیک لوگوں کا کیا قصور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو ان پر غصہ نہیں آیا اور وہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں“

(تبیہ الغافلین ۹۶/۱، احیاء علوم الدین ۳۵۰/۲)

ابو ہزاع ان فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے بستی والوں کی طرف دو فرشتوں کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اس بستی کے لوگوں کو تباہ و بر باد کرو (وہ فرشتے اس بستی میں گئے تو) انہوں نے وہاں ایک آدمی کو مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے پایا، فرشتوں نے عرض کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم اس بستی میں تیرا ایک بندہ پاتے ہیں جو ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ

نے فرمایا کہ اس بستی کو بھی تباہ کر دو اور اس کے ساتھ اس شخص کو بھی ہلاک کر دو، کیونکہ اس کا چہرہ (برائی کو دیکھ کر) بھی متغیر نہیں ہوا۔

حضرت وہب بن منبهؓ فرماتے ہیں کہ ”جب داؤد ﷺ سے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اے میرے رب! میری مغفرت فرم۔ پروردگار نے فرمایا کہ میں نے تیری خطا تو معاف کر دی لیکن بنی اسرائیل پر اس کی عار (طعنہ) لازم کر دی (ٹھہر آدی) داؤد ﷺ نے عرض کی پروردگار! آپ کی ذات تو حاکم عادل کی ہے آپ کسی پر ظلم نہیں فرماتے؟ خطا میں کروں اور اس کی عار (عیب و طعنہ) دوسروں پر لازم ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤد! جب آپ نے معصیت (خطا و لغوش) کی جسارت کی تو ان لوگوں نے آپ کو منع کرنے کی ہمت کیوں نہیں کی؟“

(الرقۃ و البکاء ص ۲۸۱)

حضرت مسیح بن کدامؓ فرماتے ہیں کہ ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک فرشتہ کو حکم ملا کہ ایک بستی کو زمین میں دھنسا دو، فرشتہ نے عرض کی کہ اے پروردگار! اس بستی میں تیرافلاں عابد موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو حکم دیا کہ عذاب کی شروعات اسی سے کرو، کیونکہ (برائی دیکھ کر) اس کے چہرے کارگ کبھی متغیر نہیں ہوا۔ (حوالہ سابق)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا، اس آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اے مونوں کی ماں! آپ ہمیں زلزلہ کے بارے میں کچھ بتا میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب لوگ زنا کاری کو مباح سمجھیں گے، شراب نوشی کریں گے اور گانے بجا میں گے تو اللہ تعالیٰ آسمان پر غیرت میں آ کر زمین کو حکم دیں گے کہ ان لوگوں کو ہلاوہ اگر لوگ توبہ تائب ہو جائیں تو محفوظ ہو جائیں گے ورنہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تہس نہیں کر دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! کیا یہ زلزلے ان کے لیے بطور عذاب کے ہوں گے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (نہیں) بلکہ مونوں کے لیے موعظت و رحمت اور برکت کا باعث ہوں گے اور کافروں کے لیے عذاب

وسزا کے لیے ہوں گے۔ حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی کوئی حدیث جو میرے لیے بہت زیادہ خوشی کا باعث ہواں کے علاوہ نہیں سنی۔

محمد بن عبد الملک بن مروان رض کہتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زلزلہ آیا تو آپ رض نے اپنادست مبارک اس پر کھکھ کر فرمایا: ”اسکنی فانہ لم یاں لک بعد“، یعنی اے زمین! رک جا، ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”ان ربکم یستعتبکم فاعتبوه“، یعنی تمہارا رب تم کو اپنی رضا طلبی کا حکم دیتا ہے پس تم اس کو راضی کرو۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رض کے زمانہ میں زلزلہ آیا تو انہوں نے فرمایا ”لوگو! یہ زلزلہ اس لیے آیا ہے کہ تم سے کوئی برائی سرزد ہوئی ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ زلزلہ دوبارہ آیا تو میں تمہیں اس زمین پر کبھی بھی رہنے نہیں دوں گا“ (مصنف ابن ابی شیبة ۳۷۲، ۳۷۳)

حضرت ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رض کے دور خلافت میں مدینہ منورہ کے اندر زلزلہ آیا تو انہوں نے زمین پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا مالک، مالک؟ تجھے کیا ہوا؟ تجھے کیا ہوا؟ خبردار! اگر یہ قیامت کا زلزلہ ہوتا تو زمین اپنی خبریں ہمیں ضرور بتادیتی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنائے کہ ”جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین کا ہر حصہ خواہ وہ بالشت بھر ہی کیوں نہ ہو، لوگوں کے احوال کی خبر دے گا۔

حضرت ابن عمر رض کی زوجہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رض فرماتی ہیں کہ ”حضرت عمر فاروق رض کے زمانہ خلافت میں مدینہ میں زلزلہ آیا تو انہوں نے فرمایا: ”لوگو! یہ کیا ہے؟ تم نے کیا حرکت کی ہے؟ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو میں تمہیں یہاں نہیں بساوں گا“

(مصنف ابن ابی شیبة ۳۷۳/۲)

حضرت کعب الاحرار رض فرماتے ہیں کہ زمین میں بھونچال اس لیے آتا ہے کہ اس کو مچھلی کی پشت پر بنایا گیا ہے شاید وہ مچھلی جب حرکت کرتی ہے یا زمین پر گناہ ہوتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپ اٹھتی ہے۔

۱۔ یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے جو قابل اعتبار نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑ بنایا ہے جس کا نام ”قاف“ ہے جو پورے عالم کو محیط ہے اس کی جزیں اس چٹان تک پہنچی ہوئی ہیں جس چٹان پر زمین قائم ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بستی کو بھونچاں میں ڈالنا چاہتے ہیں تو اس پہاڑ کو حکم دیتے ہیں تو پہاڑ کی وہ جزوں بستی کے ساتھ متصل ہوتی ہے، ملنے لگتی ہے، اس سے وہ بستی بھونچاں کا نکار ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہی بستی ہلتی ہے، دوسری بستی نہیں ہلتی یہ۔

جعفر بن بر قان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ علیہ نے ہمیں یہ لکھا کہ:

حمد و صلوٰۃ کے بعد! یہ زلزلہ ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سزا دیتے ہیں، میں تمام شہروالوں کو لکھ دیا ہے کہ فلاں مہینہ کے فلاں دن گھر سے نکلیں پس جس کے پاس صدقہ خیرات کرنے کے لیے کچھ ہواں کو چاہئے کہ صدقہ خیرات کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُدْ أَفْلَحَ مَنْ تَرَكَ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝ (الاعلیٰ: ۱۵، ۱۳)

”تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنا ترکیہ کیا اور اپنے رب کا

نام لیا اور نماز پڑھی“

اور تم اسی طرح کہو جس طرح تمہارے باپ آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا:

”رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ

الْخَسِيرِينَ“ (الاعراف: ۲۳)

”اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر آپ

نے ہماری بخشش نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ اٹھانے

والوں میں سے ہو جائیں گے“

اور تم اسی طرح کہو جس طرح نوح صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا:

”وَالَا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَسِيرِينَ“ (ہود: ۷۴)

”او اگر آپ نے میری مغفرت اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں خسارہ

۱۔ یہی اسرائیلی روایت ہے۔ تشریع کے لیے دیکھیے: القاموس المحيط، مادہ ”قوف“

اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا”

اور تم اسی طرح کہو جس طرح یونس ﷺ نے کہا تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ (الأنبياء: ۸۷)

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے، میں

ظالموں میں سے ہوں“ (حلیۃ الاولیاء: ۳۰۵، ۳۰۳/۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ہم پر ایسا وقت آیا ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ اپنے دینار و درہم کا حق دار نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنائے کہ ”جب لوگ درہم و دینار کے معاملہ میں انتہائی بخشن کریں گے اور قرض کے معاملے کریں گے اور جہاد ترک کر دیں گے اور تم بیلوں کی دمیں سنبھالو گے (یعنی تم کہیتی باڑی کرو گے) تو اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے ذلت و رسولی نازل کریں گے یہاں تک کہ اگر اپنے دین کی طرف لوٹ آئیں“ (الحلیۃ، ۳۱۳/۱، مسنند احمد ۳۰۱۲)

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ”خدا کی قسم، فتنہ تو اللہ تعالیٰ کا وہ عذاب ہے جو لوگوں پر نازل ہوتا ہے“

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ جب بندوں کو کوئی سزادی نے کا ارادہ کرتے ہیں تو بچوں کو وفات دیدیتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کر دیتے ہیں پس لوگوں پر فتنہ نازل ہوتا ہے، کوئی شخص بھی قابل رحم نہیں ہوتا۔“ (الفردوس بـمأثور الخطاب ۲۲۵/۱، کنز العمال ۱۷۰/۳)

عبد اللہ بن ابی الحدیلؑ فرماتے ہیں کہ جنت نصر کے بعض کاموں کو دیکھ کر دنیاں ﷺ رونے لگے اور فرمایا کہ یہ سب کچھ ہمارے اعمال کی شامت ہے اور اس عار (عیب) کے سبب ہے جس کا ہم نے ارتکاب کیا، اے اللہ! تو نے ہم پر ایسے شخص کو مسلط کیا ہے جو نہ آپکی معرفت رکھتا ہے اور نہ ہی ہم پر رحم کرتا ہے۔

نیز عبد اللہ بن ابی الحدیلؑ فرماتے ہیں کہ جنت نصر نے دنیاں ﷺ سے کہا کہ تیرق قوم پر میں کیوں مسلط ہوا؟ دنیاں ﷺ نے فرمایا کہ ایک تو تیرا گناہ بڑا عظیم ہے اور

دوسریا یہ کہ میری قوم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔
 مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حکمت کی باتوں میں ایک بات یہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں پس جو شخص میزی اطاعت کرے گا میں ان (بادشاہوں) کو اس پر باعث رحمت بناؤں گا اور جو میری نافرمانی کرے گا میں ان کو اس پر باعث زحمت بناؤں گا۔ اور تم بادشاہوں کی بجائے میرے ساتھ اپنا اعلق وابستہ کرو، میں خود ان کو تم پر مہربان بناؤں گا۔

(حلیۃ الاولیاء ۳۷۸/۲)

حضرت حسنؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کو کسی قوم کے ساتھ خیر و بھلائی منظور ہوتی ہے تو ان کے امور عقل مند لوگوں کے حوالہ کر دیتے ہیں اور مال و دولت ان کے خیوں کو دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کو کسی قوم کے ساتھ برائی منظور ہوتی ہے تو ان کے امور بے وقوف کے سپرد کر دیتے ہیں اور مال و دولت ان کے خیوں کو دیتے ہیں“

(جمع الجوامع للسيوطی ۳۷۱)

حضرت قادہؓ فرماتے ہیں کہ مویٰ بن عمرانؓ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار! آپ آسان پر ہیں اور ہم زمین پر ہیں کیسے معلوم ہو کہ آپ راضی ہیں یا ناراض؟ آپ کی رضامندی اور ناراضگی کی کیا علامت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جب میں تم پر تم میں سے بہترین لوگوں کو حاکم بناؤں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ میں تم سے راضی ہوں اور جب میں تم پر تم میں سے بدترین لوگوں کو حاکم بناؤں تو یہ اس کی علامت ہے کہ میں تم سے ناراض ہوں۔

فضلیل بن عیاضؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبیؐ کو یہ وحی فرمائی کہ جب ایسا شخص میری نافرمانی کرتا ہے جس کو میری مغفرت حاصل ہوتی ہے تو میں اس پر ایسے شخص کو مسلط کر دیتا ہوں جسے میری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اللہ

تعالیٰ جھوٹے حکمران، فاسق و فاجروز راء، خیانت گرمعاونیں، ظالم مقتضمین اور بد کردار قراء نہیں بھیج دیں گے، ان کی خاص علامت را ہیوں کی سی ہوگی، ان کے دل مردار سے زیادہ بد بودار ہوں گے، ان کی خواہشات مختلف ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان کے لئے تنگ و تاریک فتنہ (کا دروازہ) کھول دے گا، پس وہ اس فتنہ میں ایسے بہوت اور حیران و سرگردان ہوں گے جیسے یہودی لوگ حیران و ششدراہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اسلام کے دستے ایک ایک کر کے ضرور لوٹیں گے جب تک کہ اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا، تم نیکی کا حکم ضرور دو اور برائی سے ضرور روکو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر بدترین لوگ مسلط کر دیں گے جو تمہیں سخت اذیتیں پہنچائیں گے، پھر تمہارے نیک لوگ دعا کیں کریں گے لیکن ان کی دعا قبول نہ ہوگی، تم نیکی کا حکم ضرور دو اور برائی سے ضرور منع کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دیں گے جو تمہارے چھپتوں پر رحم نہ کریں گے اور تمہارے بڑوں کی تو قیرنہ کریں گے۔ اور جو شخص ہمارے چھپتوں پر رحم نہ کرتا ہو اور ہمارے بڑوں کی تو قیرنہ کرتا ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔” (الامالی الحمیسیہ ۲۵۷/۲، ۲۶۳، مجمع الزوائد ۵/۲۳۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اور اس میں ڈنڈی مارتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتے ہیں اور جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے اس میں موت (کے واقعات) بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور جس قوم میں سودخوری عام ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر جنون (دیوانگی) کو مسلط کر دیتے ہیں اور جس قوم میں قتل و غارت عام ہو جاتی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں۔ اور جس قوم میں لواطت کا فعل عام ہو جاتا ہے ان پر حضف (زمیں میں دھنسنے) کا عذاب بھی عام ہو جاتا ہے اور جو قوم امر بالمعروف اور نبی عن المنکر (کافریضہ) ترک کر دیتی ہے ان کے اعمال کو بلندی نہیں ملتی اور ان کی دعا کیں قبول نہیں ہوتی۔“ (السنن الکبریٰ ۳۲۶، ۳۲۷/۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھول رہا تھا، آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی، یہاں

تک کہ وضو کیا اور باہر تشریف لے گئے، میں حجرے میں ہی بیٹھی رہی، آنحضرت ﷺ نے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا، لوگو! اللہ تعالیٰ تم سے فرماتے ہیں کہ نیکی کا حکم دواز برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ تم مجھ سے دعا میں کرو اور میں تمہاری دعا میں قبول نہ کروں اور تم مجھ سے مانگو مگر میں تمہیں عطا نہ کروں اور تم مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔” (سنن ابن ماجہ ۱۳۶۷/۲، تہذیب الکمال ۵۲۷/۱۳)

فضیل بن عیاضؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب میری امت دنیا کو عظیم خیال کرنے لگے گی تو اسلام کی ہبیت اس سے نکال لی جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نبی عن الممنکر (کے فریضہ) کو ترک کر دے گی تو وہی کی برکت سے محروم ہو جائے گی۔“ (کشف الخفاء ۱۱۰۳/۱، ذم الدنیا ص ۱۱۳)

ابو اسحاق ابراہیم بن اشعثؓ ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن المبارکؑ سے کسی نے پوچھا کہ کون اعلیٰ سب سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے خیر خواہی کرنا پھر عرض کیا گیا کہ امر بالمعروف اور نبی عن الممنکر کا کیا درجہ ہے؟ فرمایا کہ یہ جہاد ہے۔

ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عبد العزیز العریٰؓ فرماتے ہیں کہ ”تمہارا اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنا تمہارے نفس کی غفلت میں سے ہے کہ تم اس کی ناراضی کو دیکھتے ہوئے بھی حد سے تجاوز کرتے ہو اور ایسے شخص کے ڈر سے جو نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا اختیار رکھتا ہے، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہیں کرتے ہو۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص مخلوق کے ڈر سے نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا ترک کر دیتا ہے تو اس کی اطاعت کی ہبیت جاتی رہتی ہے اگر وہ اپنی اولاد یا کسی غلام کو حکم دیتا ہے تو اس کے حکم کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔

(حلیۃ الاولیاء ۲۸۳/۸)

حضرت قیس بن الی حازمؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓؑ یا آیت پڑھی:

يَا يُهَا الَّذِينَ امْنَوْا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا
اهْتَدَ يُتُمُّ“ (المائدہ: ۱۰۵)

”پھر فرمایا: لوگ اس آیت کو اپنے موقع محل میں نہیں رکھتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں یا کوئی برائی دیکھیں اور اس کونہ روکیں تو اللہ تعالیٰ سب کو اپنے عذاب میں گرفتار کریں گے“ (تفسیر الطبری ۲۳۱ / ۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب گناہ پوشیدہ ہوتا ہے تو اس کا ضرر صرف اس کے کرنے والے کو پہنچتا ہے اور جب گناہ عام ہو جاتا ہے تو پھر اس کا ضرر بھی تمام لوگوں کو پہنچتا ہے“ (مجمع الزوائد ۲۷۱ / ۷)

ابو امیہ الشعبانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس آیت کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کس آیت کا مفہوم پوچھتے ہو! انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد عالیٰ کا کیا مفہوم ہے:

يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ
إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

حضرت ابو شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا گواہ ہے کہ تم نے ایک باخبر آدمی سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ہے میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: بلکہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ بخشن عمل کیا جا رہا ہے اور خواہشات کی پیروی کی جا رہی ہے اور دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پر گھمنڈہ ہے تو ایسے موقع پر اپنے حال کی خبر لیتے رہنا اور لوگوں کا معاملہ چھوڑ دینا کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن آئیں گے ان دنوں میں (دین پر) قائم اور ثابت رہنا ایسا مشکل ہو گا جیسے ہاتھ میں انگارہ پکڑنا (اس زمانہ میں) ایک عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر جو اجر ملے گا جو اس کے عمل کی طرح عمل کریں“

دوسرے راوی (عبداللہ بن مبارک) اس روایت میں مزید یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ (صحابیؓ نے) دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! پچاس آدمیوں کے برابر جو اجر ملے گا وہ لوگ

ان ہی میں سے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اجرت میں سے پچاس آدمیوں کے (عمل کے) برابر ہو گا،“ (رواه الترمذی ۲۵۷/۱۵)

حضرت سهل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے فرمایا ”تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم رذیل لوگوں میں موجود ہوں گے اور لوگوں کی امانتوں اور وعدوں میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے گا اور وہ گھنائم کھا ہوں گے پس وہ اس طرح ہو جائیں گے آپ نے انگلیاں ایک دوسری میں داخل کیں؟ عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ”اچھا کام کرتے رہنا اور برے کام سے باز رہنا اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تلوں مزاجی سے اجتناب کرنا اور بس اپنے حال کی اصلاح کی فکر کرنا اور وہ کو اپنے حال پر رہنے دینا“ (المعجم الكبير ۱۹۶/۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب امانت دار پر تہمت لگائی جائے گی، اور غیر امانت دار آدمی کے پاس امانتیں رکھوائی جائیں گی اور پچ کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا تو ان لوگوں کے پاس کالی بوڑھی اونٹیاں آپیٹھیں گیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کالی بوڑھی اونٹیوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں رات کے نکڑوں (حصوں) جیسے فتنے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقریب بستیاں ویران ہو جائیں گیں حالانکہ وہ (بظاہر) آباد ہوں گی کسی نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ جب فاجر لوگ نیک لوگوں پر غالب آئیں گے اور قبیلے کے سردار اس بستی کے منافق لوگ ہو جائیں گے۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”عقریب میری امت کے برے لوگ اچھے لوگوں پر غالب آئیں گے، یہاں تک کہ ان میں مومن آدمی کی تحریر ایسے کی جائے گی جیسے آج ہم میں منافق آدمی کی تحریر کی جاتی ہے اور اس کو بے وقت سمجھا جاتا ہے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک

وقت آئے گا کہ مومن کا دل ایسا گھلے گا (رنجیدہ خاطر ہوگا) جیسے نمک پانی میں حل جاتا ہے، انہوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”ایسا حال برائی کو روکنے کی طاقت نہ ہونے کے سبب ہوگا“ (مسند الفردوس ۱۵ / ۳۲۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ میری امت (کے لوگ) ظالم شخص کو ظالم کہنے سے ڈرتی ہے تو (میری امت کو) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ان سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نصرت اٹھالی جائے گی اور وہ طرح طرح کے فتنوں میں بنتا ہو جائے گی) (مسند احمد ۱۲ / ۲۲۱، مستدرک الحاکم ۳/۹۶)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس قوم کے اندر ایسا شخص موجود ہو جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کر رہا ہو اور وہ قوم اس کو منع کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود منع نہ کرے تو اللہ تعالیٰ سب کو اپنے عذاب میں گرفتار کرے گا“

(سنن ابن ماجہ ۲ / ۱۳۲۹، مسند احمد ۳ / ۳۲۳)

ابوالرقاد کہتے ہیں کہ میں اپنے آقا کے ساتھ نکلا تو ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اگر ایک آدمی وہ بات کہتا تو وہ اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا حالانکہ میں وہ بات ایک ہی مجلس میں چار مرتبہ سنتا ہوں۔ تم لوگ نیکی کا حکم اور برائی سے ضرور منع کیا کرو اور خیر کے کاموں پر دوسروں کو آمادہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کو عذاب میں ڈال کر ختم کر دے گا یا تم پر بدترین آدمی کو حکم بنا دے گا پھر تمہارے نیک لوگ دعا میں کریں گے مگر ان کی دعا میں قبول نہ ہوں گی“

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۱۵ / ۳۳۵، الحلیۃ ۱ / ۲۹۷)

مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حاجج بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”جانلو! تم جب بھی کوئی گناہ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہارے حاکم کے ذریعہ اس کی سزا کی صورت پیدا کریں گے“

حضرت بشر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حاجج بن یوسف سے کہا کہ تم نے یہ ظلم کیا اور تم نے ایسا ایسا کیا؟ حاجج نے کہا کہ میں ایک عذاب ہوں جو عراق والوں پر

بھیجا گیا ہے۔ (التیر المسبوک فی نصائح الملوك للغزالی ص ۱۲۹)

مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصریؓ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: حجاج بن یوسف تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عذاب ہے، پس تم اللہ کے اس عذاب کا سامنا تلوار کے ساتھ نہ کرو، بلکہ توبہ، استغفار، تصرع و عاجزی سے اس کا سامنا کرو، تو بہ کرو گے تو اس عذاب سے نجات پاؤ گے“

حضرت عبد الرحمن بن ابی عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مسلمانوں کا) والی اور حاکم اللہ تعالیٰ کی زیر حفاظت ہوتا ہے..... پس تم اللہ تعالیٰ کی نارِ نصکی اور ناپسندیدگی سے بچو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رعایا خواہ ظالم اور بد کردار ہو بلکہ ہرگز نہ ہوگی جب کہ اس کے حاکم ہادی اور مہدی ہوں اور رعایا خواہ ہادی و مہدی ہو اور حاکم ظالم اور برے ہی کیوں نہ ہوں، بلکہ وبر باد ہرگز نہ ہوگی“

(لسان المیزان ۳/۲۸۸، سلسلة الاحادیث الضعیفة ۲/۸)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کی پاداش میں تمام لوگوں کو عذاب میں بدلانا نہیں کرتے ہیں، لیکن جب برائی کھلم کھلا ہونے لگے گی تو سب کے سبز رنگ کے مستوجب ہوتے جائیں“ (حلیۃ الاولیاء ۱۵/۲۹۸)

حضرت عدی بن عدی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کسی خاص آدمی کے عمل پر سب کو عذاب نہیں دیتے جب تک کہ دوسرے لوگ اس خاص آدمی کو منع کرنے کی طاقت رکھتے ہوں (او منع کرتے ہوں) لیکن جب سب لوگ اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ پھر سب کو عذاب میں گرفتار کرتے ہیں“ (مسند احمد ۳/۲۳۶)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نبیوں میں سے ایک نبی کی طرف یہ وجہ کی گئی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کہ ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کر کے اس کی معصیت اور نافرمانی شروع کر دیتے ہیں خواہ وہ بستی والوں میں سے ہوں یا اہل بیت میں سے ہوں یا کوئی عام آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو خوشنگوار حالات کی بجائے ناگوار حالات سے دوچار کر دیتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ترک کر کے اس کی اطاعت و فرمان برداری کرنے

لگتے ہیں خواہ وہ بستی والوں میں سے ہوں یا اہل بیت میں سے ہوں یا کوئی عام شخص ہو تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے ناخشونگوار حالات کی بجائے خوشگوار حالات پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اپنی قوم سے کہد و کہد عمل کرتی رہے اور اسی پر بھروسہ نہ کرے، کیونکہ میری مخلوق میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے لیے عذاب ثابت ہو چکا ہے۔

عمرو بن قیس الملائی ”فرماتے ہیں کہ“ اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے ایک نبی کی طرف یہ وحی فرمائی کہ ”تیری قوم نے میرے حق کو وقت نہیں دی اور میری نافرمانی کی ہے پس تم ان میں سے نیکوکار لوگوں کو یہ کہہ دو کہ وہ اپنی نیکی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں کیونکہ حساب کتاب کے لیے ان کو پیش کیا جائے گا ان پر میرا عدل قائم کیا جائے گا، میرے فضل سے ہی نجات ہوگی، اگر میں چاہوں گا تو ان کو عذاب دوں گا اور اگر چاہوں گا تو اپنا فضل اور اپنی رحمت کروں گا اور بدکاروں سے کہہ دو کہ وہ نا امید نہ ہو جائیں، اگر وہ صحیح معنی میں توبہ کر لیں تو میری مغفرت پر ان کے گناہ ہر گز زیادہ نہیں ہوں گے اور ان سے یہ کہہ دو کہ جو شخص جادو کرتا ہو یا اس کے لیے جادو کا عمل کیا جاتا ہو یا کہانت کا عمل کرتا ہو یا اس کے لیے کہانت کا عمل کیا جاتا ہو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے پس جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ مجھ سے مانگے اور جو شخص کسی دوسرے پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اسی سے مانگے جب کہ ساری مخلوق میری ہے۔

عبد الرحمن بن زیاد فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی جس کا نام ”ارمیا“ الْتَّلِيلَةُ لِهُ تھا ان کی طرف یہ وحی فرمائی کہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہوں وہ ایسی قوم ہے جن کے بظاہر دل تو ہیں مگر اس کے ذریعہ وہ بیکھتے نہیں ہیں اور آنکھیں ہیں مگر اس کے ذریعہ وہ دیکھتے نہیں ہیں اور بظاہر کان بھی ہیں مگر اس کے ذریعہ وہ سنتے نہیں ہیں، ان سے یہ پوچھو کہ تم نے میری اطاعت کا انجام کیا پایا؟ اور ان سے پوچھو کہ کیا میری اطاعت کر کے کوئی بھی شخص بدجنت ہوا ہے؟ یا کیا کوئی شخص میری نافرمانی کر کے خوش بخت ہوا ہے؟ جانوروں کا حال یہ ہے کہ جب ان کو اپنا باڑہ یاد آتا ہے تو اس کی طرف چلتے ہیں لیکن یہ ایسی قوم ہے کہ انہوں نے اس کام کو ترک کر دیا جس کی وجہ سے میں

نے ان کو عزت بخش تھی اور بے محل جگہ پر اپنی عزت کو تلاش کرتی پھرتی ہے ان کے بادشاہ تو ایسے ہیں کہ انہوں نے میری نعمتوں کی نا شکری کی اور ان کے علماء ایسے ہیں کہ انہوں نے میری اس حکمت سے نفع نہیں اٹھایا جس کو انہوں نے حاصل کیا تھا اپنے دلوں میں منکرات کو جمع کیا ہوا ہے، اپنی زبانوں کو جھوٹ کا عادی بنایا ہوا ہے پس مجھے میری عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں ان پر ایسے لشکر ضرور مشتعل کروں گا جن کے چہروں کو وہ نہ پہچانیں گے اور نہ ان کی زبانیں سمجھیں گے اور نہ وہ ان کے رونے دھونے پر رحم اور ترس کھائیں گے، میں ان پر رامیا کے گھوڑے مسلط کروں گا، بادلوں کے نکڑوں کی مانند اس کے لشکر ہیں۔ اس کے شہسواروں کا حملہ عقابوں کی مانند ہے اور اس لشکر کے جھنڈوں کی حرکت گدھوں کے پروں کی مانند ہیں چنانچہ وہ لشکر آباد جگہوں کو دیران میں اور بستیوں کو وحشت زدہ حالت میں تبدیل کر دیں گے۔ ہائے افسوس مقام ایلیاء (بیت المقدس) اور اس کے باشندوں کے لئے کہ میں ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کروں گا اور قتل کے ذریعہ ان کو زلیل کروں گا میں ان کی خوشیوں کو پریشانیوں میں اور عزت کو ذلت میں اور سیر ٹکمی کو بھوک میں بدل دوں گا اور ان کے گوشت کو زمین کی کھاد اور بڑیوں کو سورج کے لیے پھیلی ہوئی زمین بنادوں گا۔ (یہ سن کر) اس نبی نے عرض کیا: پروردگار! آپ اس امت کو ہلاک کریں گے اور اس شہر کو بر باد کریں گے حالانکہ وہ آپ کے خلیل ابراہیم ﷺ کی اولاد ہیں اور آپ کے منتخب کردہ حضرت موسیٰ ﷺ کی امت ہے اور آپ کے نبی داؤد ﷺ کی قوم ہے، اگر یہ امت ہلاک ہو گئی تو اس کے بعد کوئی امت ہو گی جو آپ کی خفیہ تدبیر سے محفوظ ہو گی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے ابراہیم، موسیٰ اور داؤد ﷺ کو اپنی اخاعت کی وجہ سے عزت بخشی ہے اگر (بالفرض) وہ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں ان کو بھی نافرمانوں کے درجوں میں رکھتا کئی صدیوں سے میری نافرمانی ہوتی رہی تھی کہ یہ صدی آئی جس میں تم ہو لوگوں نے پہاڑوں کے اوپر بھی معصیت شروع کر دی، درختوں کے سایوں کے نیچے بھی اور وادیوں (جنگلوں) کے اندر بھی جب میں نے یہ حالات دیکھے تو میں بنے آسمان کو حکم دیا تو وہ اوابے کی چادر بن گیا اور زمین کو حکم دیا تو وہ پیل کی ہو گئی چنانچہ پھر نہ آسمان برستا

ہے اور نہ زمین کچھ اگاتی ہے، کچھ اگتا بھی ہے تو مٹیاں اور جھیلگر اس پر مسلط ہو جاتے ہیں، اگر لوگ اس دوران کچھ غلہ وغیرہ لے کر اپنے گھروں میں رکھ لیتے ہیں تو اس کی برکت نکال لی جاتی ہے، پھر وہ دعائیں کرتے ہیں لیکن میں ان کی دعاؤں کو قبول نہیں کرتا، (صید الخاطر ص ۵۸۰)

ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ: جب نبی اسرائیل نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومیوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے ان کی عورتوں کو قیدی بنایا، حضرت عزیز العلیہ السلام رونے لگے کہ پروردگار! یہ تیرے غلیل ابراہیم الصلی اللہ علیہ و آله و سلم کی اولاد ہیں اور حارون و موسی الصلی اللہ علیہ و آله و سلم کی اولاد ہیں اور تیرے نافرمانوں کے غلام ہیں۔

محمد بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اعمش کا ہندیاں بنانے والے شخص کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا کہ نبیوں کی اولاد کو (عبرت کی نگاہ سے) دیکھو کہ معاصی نے ان کا کیا حال بنادیا ہے۔

حضرت وہب بن منبه فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنا نام طویل الحکم (بہت حلم و بردباری کرنے والا) رکھا ہے، میں عذاب نہیں دیتا جب تک کہ میں غضبناک نہ ہو جاؤں جب تک کھلمنکھلا میری نافرمانی نہ ہونے لگے میں سب کو عذاب میں گرفتار نہیں کرتا،

محمد بن ذکوان فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو اس کی قوم کی طرف بھیجا جو کسی چیز سے حیا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ان کے درمیان پا پیادہ چلو! چنانچہ انہوں نے حکم کی تعییل کی لوگ کہنے لگے کہ آپ تو ہمیں اس سے منع کرتے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نبی کی طرف وحی فرمائی کہ ان سے کہو کہ تم کچھ نہیں ہو۔

حضرت ثوبان رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا:

”ان العبد ليحرم الرزق بالذنب يصييه“ یعنی بندہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے“ (مسند احمد ۱/۳۳۰)

لے یہ روایت بھی اسرائیل روایات میں سے ہے، انبیاء کرام کی شان اس سے پاک و برتر ہوتی ہے۔

حضرت حسن بن یسار البصری فرماتے ہیں کہ ”جب تم اپنی اواد کی چال چلن میں ایسی بات دیکھو جو تمہارے لئے ناگوار ہو تو اپنے رب کو راضی کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کیونکہ اس سے مراد تم خود ہو“

خطاب العابد فرماتے ہیں کہ بندہ کوئی گناہ کرتا ہے جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے (اس گناہ کو وہ یا اس کا خدا جانتا ہے) پھر اس کے بھائی اس پر اس گناہ کے اثرات دیکھتے ہیں، (حلیۃ الاولیاء ۱۰/۱۹۳)

حضرت سلیمان بن طرخان البصری فرماتے ہیں کہ ”آدمی چھپ کر کوئی گناہ کرتا ہے، پھر صحیح ہوتی ہے تو اس پر اس کی ذلت کے اثرات چھار ہے ہوتے ہیں“ (حلیۃ الاولیاء ۱۳/۳۱)

حضرت سبل بن عاصم فرماتے ہیں کہ ”کہا جاتا تھا کہ گناہ کی سزا (دوسرے) گناہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

عبد الرحمن بن محدث فرماتے ہیں کہ محمد بن یوسف کے بھائی نے انہیں حکام کے جورو ظلم کی شکایت کرتے ہوئے لکھا تو آپ نے جواب میں ان کو لکھا کہ اے بھائی! تمہارا خط مجھے پہنچا تم نے اپنے حالات کا ذکر کیا ہے، جو شخص کسی معصیت میں متلا ہواں کو نہیں چاہیے کہ وہ عقوبت خداوندی کو عجیب خیال کرے، میرے خیال میں تم جس حالت میں متلا ہواں کی وجہ صرف گناہوں کی نحوس تھے۔ (صفۃ الصفوۃ ۱۳/۸۱)

محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ گناہ پر گناہ کیے جانا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

عمر بن ذر فرماتے ہیں کہ لوگو! جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اس کے عذاب سے تو بہ کے ذریعہ ہی حفاظت ہو سکتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۵/۱۱۱)

حضرت عمر بن ذر فرماتے ہیں کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کی صفت حلم کو دیکھ کر اس کی نافرمانی پر جسارت کرتے ہو؟ کیا تم اس کے غضب کو دعوت دیتے ہو؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنایا:

فَلَمَّا أَسْفُونَا أَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ۔ (آل یحییٰ: ۵۵)

”پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا پس

ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔“

محمد بن یزید بن حمیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؓ کو ”فلماً اسفُونَا“ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا کہ اس کا مطلب ہے کہ جب انہوں نے ہمیں غضبناک کیا۔

(تفسیر ابن کثیر ۱۳۰/۳)

مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر غضبناک ہوتے ہیں تو ان پر ان کے بچوں کو مسلط کر دیتے ہیں۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اپنے دین کے معاملہ میں سب سے پہلے جو ناگوار بات دیکھی وہ مسجدوں میں بچوں کا کھیلانا ہے۔

حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ لوگوں پر وہ زمانہ اس وقت تک نہیں آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے جب تک کہ ان کا عالم مردار گدھ سے زیادہ بدتر نہ ہو جائے گا۔

(حلیلة الاولیاء ۱۸۱/۵)

حضرت کلثوم بن جوشؑ فرماتے ہیں کہ میں نے سنایا ہے کہ مصائب کا جب نزول ہوتا ہے تو اعمال کی بناء پر ہوتا، چنانچہ وہ مصائب مومن کے لیے تو باعث اجر اور گناہوں کے مٹانے کا ذریعہ ہوتے ہیں اور کافر کے لیے ہلاکت کا سبب ہوتے ہیں۔

حضرت داود بن ابی هند فرماتے ہیں کہ ہر بلا و مصیبت کے ساتھ رحمت بھی نازل ہوتی ہے چنانچہ کچھ لوگ رحمت میں ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بلا و مصیبت میں ہوتے ہیں۔

حضرت عروہ بن الزیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو چیزوں نے تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈال رکھا ہے ایک جہالت کا نشہ، دوسرا زندگی سے محبت کا نشہ، پس اس صورت میں تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے منع نہیں کرو گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آل فرعون کے لیے مینڈ کوں سے زیادہ سخت عذاب کوئی نہ تھا ان کی ہندیوں میں گوشت ابل رہا ہوتا اور سے مینڈ کیس آ کر ان ہندیوں میں گرجائیں پس اللہ تعالیٰ نے ان مینڈ کوں کے لیے پانی کی خشندک اور ترمی قیامت کے دن تک کڑی۔ (تفسیر ابن کثیر ۲۲۲/۲)

حید بن حلال فرماتے ہیں کہ نوح ﷺ کے زمانہ میں جب نافرمانی ہونے لگی تو ساری مخلوق اولاد آدم پر غصناک ہونا شروع ہو گئی، یہاں تک کہ چیزوں نے پروردگار عالم کی بارگاہ میں عرض کی اے پروردگار! مجھے ان لوگوں پر مسلط کرو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کیا کام کر دو؟ چیزوں نے کہا کہ میں ان کے کافوں میں داخل ہو جاؤں گی۔

حکیم بن جابرؓ سے روایت ہے کہ ان کی خادمہ نے حضرت حسن بن علی ؑ کو دیکھا کہ انہوں نے خصوکرنے کے بعد رومال لیا اور اس سے ہاتھ منہ صاف کیے، وہ کہتی ہے کہ مجھے ان سے نفرت سی ہوئی، جب رات ہوئی تو میں سو گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گلر میں چولہا جل رہا ہے۔ حضرت سفیانؓ نے اس کی تعبیر فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے بغض رکھنے کے سبب اس کے گلر کو یہ حالت پیش آئی۔

حضرت مکھوال فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو روتا ہوا دیکھا تو میں نے اس پر ریا کاری کا الزام لگادیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں ایک سال تک رومنے سے محروم کر دیا گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۸۳/۵)

حضرت ابراہیم ؑ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی کے اندر قابل عیب چیز دیکھتا ہوں تو مجھے اس عیب ناکی سے صرف یہ بات مانع ہوتی ہے کہیں میں خود میں اس میں بتانا نہ ہو جاؤں۔ (صفۃ الصفوۃ، ۸۹/۳)

حضرت حسن اصریؓ فرماتے ہیں کہ (امیر کرام) فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی پر کسی ایسے گناہ کی تہمت لگاتا ہے جس گناہ سے اس نے تو بہ کر لی ہو تو وہ اس وقت تک فوت نہیں ہو گا جب تک کہ وہ خود اس گناہ میں مبتلا نہیں ہو جاتا۔

علی بن اسحاقؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ کرز بن وبرہؓ کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ رور ہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میرا دروازہ بند ہے، پردے لٹکے ہوئے ہیں، میں گزشتہ رات اپنے وظیفہ (عبادت) سے محروم کر دیا گیا، جس کا سبب کوئی گناہ بھی ہو سکتا ہے اور وہ کوئی گناہ ہے یہ میں نہیں جانتا۔ (صفۃ الصفوۃ، ۱۲۲/۳، حلیۃ الاولیاء، ۷۹/۵)

علی بن عبد اللہ الرازیؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

سے اس گناہ پر بخشش مانگو جس گناہ کی وجہ سے میری حضرت علی ﷺ سے مخالفت ہوئی۔ مطرف بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر کوئی مصیبت نازل ہوئی اور میں نے اس کو بھاری خیال کیا تو میں نے اپنے گناہوں کو یاد کیا تو وہ مصیبت مجھے معمولی معلوم ہونے لگی۔ امام اوزاعیؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک شکاری تھا، جو مچھلیاں شکار کیا کرتا تھا وہ شکار کے لیے جمعہ کے دن جاتا تھا، جمعہ کے دن کی عظمت اسے جانے سے نہیں روکتی تھی، ایک روز وہ گیا تو وہ اپنے خچر سمیت زمین میں ڈھنس گیا، لوگوں نے اس کو نکالا تو اس کا خچر زمین کے اندر ڈھنس چکا تھا صرف اس کی دم باہر رہ گئی تھی۔

حام بن نافع الحمیریؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم نے نماز کے کھڑے ہو جانے کے بعد امانت کو دور کیا اس قوم کو زمین میں ڈھنسا دیا گیا۔

عبد العزیز بن ابی رداد المکیؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک قوم سفر میں تھی جب وہ کہیں پڑا وہاں تھی تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر اور تعریف نہیں کرتی تھی اور ایک امام پر جمع نہیں ہوتی تھی، اس قوم کی آنکھیں انہی کردی گئیں اور ان کو پکارا گیا کہ تمہیں یہ سزا اس لیے دی گئی ہے کہ جب تم کسی جگہ قیام کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد و شکر نہیں کرتے تھے اور ایک امام پر جمع نہیں ہوتے تھے، پھر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا، تو بتا بہ ہوئے اور خوب آہ وزاری کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی ان کو لوٹا دی۔

حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم ایسے وقت میں سفر پر روانہ ہوئی جب جمعہ کا وقت ہو پکا تھا تو ان کے خیے آگ سے جلا دیئے گئے اور وہ آگ ایسی نہ تھی جس کو لوگ دیکھتے ہیں۔

مالک بن دینارؓ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے چند عقوبات مقرر کی ہیں پس تم ان کا خیال رکھو وہ عقوبات کبھی قلوب کی صورت میں اور کبھی ابدان کی صورت میں اور کبھی معاش (روزگار) میں تنگی کی صورت میں اور کبھی عبادت میں کمزوری کے طریقہ سے اور کبھی رزق میں کسی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ (الزهد للإمام احمد ۲/۳۰۱، ۳۰۰، حلیلة الاولیاء ۲/۳۶۳)

مالک بن دینارؓ فرماتے ہیں کہ ”اے حاملین قرآن! قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا بُویا ہے؟ قرآن حکیم تو مومن کے لیے بہار ہے، جیسے بارش زمین کے لیے بہار ہوتی

ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آسمان سے زمین پر بارش برستی ہے اور باغات تک پہنچتی ہے تو اس میں غلڈ اگتا ہے، جگہ کا بد بودار ہونا اس کے لہبہانے سے مانع نہیں ہوتا، پس اے حاملین قرآن! قرآن نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ قرآن کی سورتوں کے قاری اور اس پر عمل کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ (الزهد للإمام أحمد بن حببل ۲۹۹ / ۲، الاولیاء ۳۵۹)

مالك بن دینار فرماتے ہیں کہ کسی بندے کو قسوات قلبی سے بڑا عذاب نہیں دیا گیا۔

(الزهد للإمام أحمد ۲۰۰ / ۲)

حمداد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ لعنت نہیں کہ چہرے پر سیاہی آجائے بلکہ لعنت یہ ہے کہ انسان ایک گناہ سے نکل کر دوسرا گناہ میں بیٹلا ہو جائے۔

حسین بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا کہ عبد الملک بن مروان کہتے ہیں کہ میرا حال یہ ہو گیا ہے کہ میں کسی نیکی کے کرنے پر خوش نہیں ہوتا اور برائی کے ارتکاب پر غمگین بھی نہیں ہوتا۔ حضرت سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس کا دل مردہ ہو گیا ہے۔

وھیب بن الور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن ذر، ائمہ متکلمین میں سے تھے، وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کی صفت حلم (بردباری) کی وجہ سے خود کو دھوکہ نہ دو اور اللہ کے غضب سے بچو، سنو! اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

فَلَمَّا اسْفُوْنَا اَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ۔ (الزخرف: ۵۵)

”پس جب انہوں نے ہمیں غبنا کر دیا تو ہم نے ان سے بدل لیا پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا“ (تفسیر ابن کثیر ۱۳۰ / ۲)

خالد الربعی فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے کتب پڑھی ہوئی تھیں، وہ اس پر دنیا کا شرف (رتبہ) چاہتا تھا ایک عرصہ تک وہ اسی حال میں رہا یہاں تک کہ وہ عمر سیدہ ہو گیا، ایک رات وہ اپنے بستر پر بیٹھا پہنچنے دل میں سوچنے لگا کہ ان لوگوں کو تو معلوم نہیں کہ میں نے کیا کچھ ایجاد کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں کہ میں نے کیا کیا بدعاں نکالی ہیں؟ میری موت کا وقت بھی اب قریب آچکا ہے میں توبہ کیوں نہ کرلوں؟

(راوی) کہتے ہیں کہ اس نے توبہ کر لی اور عبادت و ریاضت میں انتہا کر دی اس نے اپنے گلے میں زنجیر ڈال لی اور اس کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، پھر کہنے لگا کہ میں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ کی قبولیت مجھے دکھا دے ورنہ میں اسی جگہ پر مر جاؤں گا اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اپنے نبی کو یہ وحی فرمائی کہ اگر تم کوئی گناہ کرتے جو میرے اور تمہارے درمیان ہوتا تو میں تمہاری توبہ کو قبول کر لیتا وہ گناہ خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا لیکن ان لوگوں کا کیا ہو گا جن کو تم مگر اہ کر چکے تھے اور میں نے ان کو جہنم میں داخل کر دیا ہے؟ پس میں تیری توبہ کو قبول نہیں کروں گا۔

(الزهد لللام احمد ۱/۱۸۵)

حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو نقط سالمی کے دنوں میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جو امت اللہ تعالیٰ کی نظر سے گرجاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے بڑوں کو بھوک میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

حضرت قادہؓ فرماتے ہیں کہ ”جب آسمان سے بارش آنا بند ہو جاتی ہے تو حشرات الارض گناہ گاروں کے خلاف بد دعا میں کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: یہ سب کچھ اولاد آدم میں سے نافرمان لوگوں کے سبب سے ہے، اللہ کی ان نافرمانوں پر لعنت ہو۔

حضرت آدم ﷺ کا قصہ

حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم ﷺ کو طویل القامت آدمی بنایا، جسے وہ بھجور کے لمبے درخت ہوں ان کے سر کے بال بہت زیادہ تھے، جب انہوں نے (منوعہ) درخت (کا پھل) چکھا تو ان کا لباس اتر گیا، سب سے پہلے ان کا ستر ظاہر ہوا، جب آدم ﷺ نے ستر کی طرف دیکھا تو جنت میں تیز تیز چلنے لگے جس کی وجہ سے جنت کی ٹھیکیوں سے ان کے بال ایک گنے، رحمن نے آواز دی کہ اے آدم! کیا مجھ سے بھاگ رہے ہو؟ جب انہوں نے رحمن کے کلام کو سنات تو عرض کی کہ پروردگار! نہیں بلکہ مجھے آپ سے حیا آ رہی ہے میں اگر توبہ کرلوں اور آپ کی

بارگاہ میں رجوع کرلوں تو کیا جنت کی طرف واپس جاسکوں گا؟ پروردگار نے فرمایا ہاں! اے آدم،” (تفصیر ابن کثیر ابن حیثام ۲۰۶/۲) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مفہوم ہے:

”فَتَلَقَّى آدُمْ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتَ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ“ (البقرہ: ۳۷)

”پس آدم نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کیے پس اس نے ان کی توبہ قبول فرمائی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والے حرم کرنے والے ہیں،“

ابو یوسف کے بھائی ابو طالبؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم ﷺ کو آواز دی کہ اے آدم! میں تمہارا کیسا پڑوئی تھا؟ آدم ﷺ نے عرض کہ اے میرے آقا! آپ میرے بہت اچھے پڑوئی تھے پروردگار نے فرمایا کہ میرے گھر سے نکل جاؤ، اللہ تعالیٰ نے ان کا تاج اور زیورات اتار لیا۔ (الرقۃ و البکاء ص ۲۳۸)

امام مجاهدؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم و حواء ﷺ کو میرے جوار سے نکال دو کیونکہ ان دونوں نے میری حکم عدویٰ کی ہے، آدم ﷺ روتے ہوئے (انپی زوجہ) حواء ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جوار سے نکلنے کے لیے تیار ہو جاؤ یہ اس معصیت کی پہلی خوست ہے چنانچہ جبریل ﷺ نے ان کے سر سے تاج کو اتار لیا اور میکائیل ﷺ نے ان کے ماتھے پر بجے ہوئے تاج کو اتار لیا۔

(قصص الانبیاء لابن کثیر ص ۲۳)

امام مجاهدؓ فرماتے ہیں کہ جب ٹھنڈی ان کے ساتھ انکی تو آدم ﷺ نے گمان کیا کہ انہیں جلد سزا دی گئی ہے پس انہوں نے اپنا سر جھکایا اور معافی، معافی کے کلمات دہرانے لگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے بھاگتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں، بلکہ اے میرے آقا! مجھے آپ سے حیا آ رہی ہے۔ (ایضاً)

حضرت وہب بن منبهؓ فرماتے ہیں کہ جب آدم ﷺ کو زمین پر اتارا گیا تو ان کے آنسو نہیں تھمتے تھے، ساتویں روز اللہ تعالیٰ نے انہیں غمگین حالت میں اور سر کو جھکائے

ہوئے دیکھا تو حی فرمائی کہ اے آدم اللہ تعالیٰ! تم اس قدر پر یشان حال اور تکلیف و مشقت میں کیوں ہو؟ آدم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میری مصیبہ بہت بڑی ہو گئی، میری خطاوں نے مجھے گھیر لیا، میں اپنے رب کی عزت والی جگہ (جنت) سے نکال دیا گیا، عزت و اکرام کے بعد ذلت کے گھر میں خوش بختی کے بعد بد بختی کے گھر میں، طمینان و سکون کے بعد تکلیف و مشقت کے گھر میں، عافیت کے بعد مصائب کے گھر میں قرار (والے گھر) کے بعد فرار والے گھر میں اور خلد و بقاء (والے گھر) کے بعد موت و فنا والے گھر میں آگیا ہوں میں بھلا اپنی خطاوں پر کیوں نہ آنسو بھاؤں اور میرا دل رنجیدہ کیوں نہ ہو؟ میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں ایسی معصیت کے ارتکاب پر جرأت اور جسارت کروں؟

اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی فرمائی کہ آدم اللہ تعالیٰ! کیا میں نے تمہیں اپنے لیے نہیں بنایا تھا؟ اور اپنے گھر میں جگہ نہیں دی؟ اور کیا میں نے تجھے اپنی مخلوق پر فوکیت نہیں دی؟ اور میں نے تجھے اپنی کرامت (اعزاز) سے نہیں نوازا؟ اور اپنی محبت تجھ پر القاء نہیں کی؟ اور تجھے اپنے غصب سے نہیں ڈرایا؟ کیا میں نے تجھے اپنے دست قدرت سے پیدا نہیں کیا اور اپنی روح تجھ میں نہیں پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ نہیں کرایا؟ کیا تم میرے اکرام و اعزاز کے وسط میں نہیں تھے اور میری رحمت کے انتہائی مقام میں نہیں تھے؟ پھر تم نے میری حکم عدوی کی میرے عہد کو فراموش کیا، میرے غصب کا نشانہ بنے اور میری وصیت (تاکیدی حکم) کو ضائع کیا پس تم میری نعمت کا کیسے انکار کر سکتے ہو؟ مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر میں تیری طرح کے لوگوں سے پوری زمین کو بھر دوں جو دن رات میری عبادت کریں اور مجھے سجدہ کریں اور اس عبادت میں ذرا بھی سست نہ ہوں پھر میری نافرمانی کریں تو میں ان سب کو آنہ گاروں اور نافرمانوں کے مقامات میں اتنا روں گا، ہاں اگر میری رحمت ان کو گھیر لے تو اور بات ہے۔ (یہ سن کر) آدم اللہ تعالیٰ جبل ہند پر تین سو سال تک روتے رہے، ان کے آنسو ان پہاڑوں کی وادیوں میں روائی ہوتے تھے، (راوی کہتے ہیں کہ ان آنسوؤں سے تمہاری دنیا کی یہ خوبیوں میں پیدا ہوئیں۔) (عرائیں المجالس ص ۳۶)

۱۔ یہ روایت بھی واضح طور پر اسرائیلی روایات میں سے ہے۔ ارجمند

حضرت حسن بصریؓ فرماتے ہیں کہ جب آدم ﷺ کو جنت سے اتارا گیا تو وہ تین سو سال تک روتے رہے، حتیٰ کہ ان کے آنسوؤں سے سرندیب (پیہاڑ) کی وادیاں بھی بہنے لگیں۔ (الرقہ و البکاء ص ۲۳۰)

حضرت خالد الدخاءؓ فرماتے ہیں کہ میں فارس کی طرف روانہ ہوا تو حضرت حسنؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان پر تقدير کے انکار کی تہمت لگائی گئی تھی، میں نے ان سے کہا کہ اے ابوسعید! آدم ﷺ زمین کے لیے پیدا کئے گئے تھے یا جنت کے لیے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے ابو منازل! یہ بات آپ کے پوچھنے کی نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کا علم ہو جائے انہوں نے فرمایا کہ انہیں زمین کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔ میں نے کہا کہ اگر وہ احتیاط کرتے اور اس درخت کا پھل نہ کھاتے تو کیا اچھا ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کہ خط کا ارتکاب تو ان کے مقدار میں ہی تھا۔

داود بن عبد الرحمنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے دو دینی بھائی تھے، ایک کا نام زیاد اور دوسرا کا سالم تھا۔ (ایک دن) زیاد ان کے پاس آئے حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک ان کے پاس بیٹھی تھی، وہ اٹھنے لگی تو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے کہا کہ یہ آپ کے چچا زیاد بیٹ پھران کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ یہ زیاد ہیں جو اون کا لباس پہننے والے ہیں مسلمانوں کے کسی بھی امر کی ان پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ پھر چہرے پر کٹڑا ڈال کرو نے لگئے زیاد نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ ان کو (اچاک) کیا ہو گیا؟ اس نے کہا کہ جب سے خلیفہ بنے ہیں ان کا یہی حال ہے؟ پھر (ان کے دوسرے دینی بھائی) سالم آئے تو حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے کہا کہ اے سالم! مجھے اپنی ہلاکت کا خوف ہے، سالم نے کہا کہ اگر (واقعی) آپ کو خوف ہے تو پھر نا امید نہ ہوں اور ایسا بندہ بن جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں کو ان کے سامنے بجھہ ریز کیا اور جنت کو اس کے لیے مباح کیا ایک ہی معصیت پر اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت سے نکال دیا۔ (صفة الصفوۃ ۱۲/۲، سیرا علام البلاء ۳۵۷/۵)

بغداد کے مشہور شاعر محمود بن حسین الوراقؓ کے چند خوبصورت اشعار ملاحظہ فرمائیے:

يَا ناظرًا يَرْنُو بِعِينِي رَاقِد
مِنْتَ نَفْسِكَ ضَلَّةً فَابْحَثُهَا
تَصْلِي النَّوْبَ إِلَى النَّوْبِ وَتَرْتَجِي
وَنَسِيَتْ أَنَّ اللَّهَ أَخْرَجَ آدَمَ
”اَنْ خَوَابَ غُلْفَتِ مِنْ پُرَّےٰ ہوئے شَخْصٌ! تَوْنَےٰ نَفْسَ كُو رَجَاءً مِيْدَكَيْ
بِيْنَ حَالَاتِكَهُ وَرَاهِيْنَ بِمَشْقَتٍ أَوْ آسَانَ نَهِيْنَ بِيْنَ تَمَّ گَنَاهَ كَيْ جَارِ ہےٰ بِهَا وَرَاهِيْنَ
ہُوَكَرِ جَنَّتَ كَهْ دَرَجَاتٍ أَوْ رَاهِسَ كَيْ كَامِيَابِيْ حَاصِلَ ہُوَگَيْ اَوْ رَيْ بَھُولَ گَئَهُ ہُوَكَرِ اللَّهُ تَعَالَى نَے
آدَمَ السَّلَّيْلَهُ كَوْصَرْفَ أَيْكَ گَنَاهَ كَيْ پَادَاشَ مِنْ جَنَّتَ سَنَکَالَ كَرْدَنِيَا مِنْ بَصِّعَ دِيَاتِهَا“

حضرت فتح بن سعيد المصلي فرماتے ہیں کہ آدم السَّلَّيْلَهُ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے
میرے بیٹے! ہم جنْتی لوگ تھے جس طرح ان کو پیدا کیا گیا اسی طرح ہمیں بھی پیدا کیا گیا اور
ہمیں جنتیوں جیسی غذا (خوارک) دی گئی پھر ہمارے دشمن! ابلیس نے ہمیں (اپنے جاں
میں) گرفتار کیا اب سوائے غم و پریشانی اور دکھ تکلیف کے کچھ بھی راحت و کشادگی حاصل
نہیں ہے یہاں تک کہ ہمیں اس گھر (جنت) میں لوٹا دیا جائے جہاں سے ہمیں نکلا گیا تھا۔
(الرقۃ والبكاء ص ۲۵۱)

محمد بن المکندر رَفِّمَاتَهُ ہیں کہ آدم السَّلَّيْلَهُ زمِینَ میں چالیس سال اس طرح رہے کہ
نہ وہ بنسے اور نہ (اتنے عرصہ میں) میں ان کے آنسو تھے پھر حواء علیہا السلام نے کہا کہ ہم
فرشتوں کی آواز سننے کے لیے بے تاب ہو گئے ہیں رب سے دعا کرو کہ ہمیں فرشتوں کی
آواز نہادے، آدم السَّلَّيْلَهُ نے کہا کہ میں اپنے فعل کی وجہ سے اپنے رب سے حیا کرتا رہا
ہوں کہ آسمان کی طرف اپنا سر بھی اٹھاؤں۔ (الرقۃ والبكاء ص ۲۳۲)

یزید الرقاشی البصریؒ کہتے ہیں کہ جب جنت کی جدائی پر آدم السَّلَّيْلَهُ کے رونے کا
عرضہ طویل ہو گیا تو کسی نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں ایسے گھر میں اپنے رب کے
جووار کے محروم ہو جانے پر روتا ہوں جس گھر کی مٹی پا کیزہ ہے اس میں فرشتوں کی آواز ایسی
میں سنتا تھا۔ (ایضاً)

نصر بن اسماعیلؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے میری نافرمانی اور امیں کی فرماں برداری کی؟ آدم ﷺ نے عرض کی کہ پروردگار! اس نے میرے سامنے آپ کی قسم کھائی کہ وہ میری خیرخواہی کرنے والا ہے اور میں نے سمجھا کہ آپ کی جھوٹی قسم تو کوئی بھی نہیں کھا سکتا۔ (الرقہ والبکاء ص ۲۳۹)

حضرت نوح ﷺ

وھیب بن الور الدقرشیؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے نوح ﷺ پر ان کے بیٹے کے متعلق سرزنش فرمائی اور فرمایا کہ: إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونُ مِنَ الْجَهَلِينَ۔ (ہود: ۳۶) ”میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تم نادانوں میں سے نہ ہو جاؤ“ تو اس پر نوح ﷺ تین سو سال تک رہتے رہے یہاں تک کہ رونے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے نیچے کی جگہ گڑھے پڑ گئے۔ (الرقہ والبکاء ص ۲۵۵)

حضرت ہود ﷺ

تھی بن یعلیؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت قوم نے بت پرستی کھلمن کھلا شروع کر دی تو حضرت ہود ﷺ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اپنا پیغمبر اور نگران بنا کر بھیجا ہے کہ پس تم اسکی اطاعت بجالاؤ، اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرماں بردار اپنی اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو حاصل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان اپنی نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نار نصگی کو اپنے لیے حاصل کرے گا اور تم زمین والوں میں سے ہو اور زمین کو آسمان کی احیا ج ہوتی ہے، جب کہ آسمان اس سے مستغنی ہے پس تم اس کی اطاعت کرو گے تو اپنی زندگی کو خوشگوار بنا لو گے اور بعد والی زندگی میں اس ن پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی نار نصگی کی وجہ سے وسیع و کشادہ زمین بھی تھک ہو جاتی ہے۔

قوم عاد کی سزا

امام مجاهد بن جبر المکنیؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول م محکم دلائل و برایین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس ہوا (آن دھی) سے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے صرف انگوٹھی کے برابر کھولی تھی (ظاہر کی تھی)۔ (راوی) کہتے ہیں کہ ”وہ آندھی بادیہ نشینوں کے کے پاس سے گزری تو ان کے مال مویشی اٹھا کر زمین و آسمان کے درمیان معلق کر دیئے پھر جب قوم عاد کے شہری لوگوں نے اس آندھی کو اور اس میں موجود چیزوں کو دیکھا تو کہنے لگے:

”هَذَا عَارِضٌ مُّمْطَرُونَا“ (الاحقاف: ۲۳)

”یہ بادل ہے جو ہم پر بارش بر سائے گا“

(راوی) کہتے ہیں کہ پھر اس ہوا (آن دھی) نے ان بادیہ نشین لوگوں اور ان کے مال و مویشی کو ان شہری لوگوں پر چھینک دیا۔ (المعجم الکبیر ۱۲/۳۲، مجمع الزوائد ۷/۱۱۶)

حضرت آدم ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدم ﷺ نے شجر منوعہ میں سے کھایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے میری نافرمانی پر آمادہ کیا؟ آدم ﷺ نے عرض کی کہ اے پروردگار! حواء ﷺ نے میرے سامنے اس کو خوشنما بنانا کر پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس (حواء) کو اس کی سزا یہ دیتا ہوں کہ اب وہ حمل بھی تکلیف سے اٹھائے گی اور وضع حمل بھی تکلیف و مشقت سے ہو گا اور مہینے میں دو مرتبہ اس کو خون آئے گا۔ جب حواء ﷺ نے یہ بات سنی تو بہت رو نے لگی، اللہ نے فرمایا کہ تجھ پر اور تیری بیانات پر رونا لازم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۲۰۶، الرقة والبكاء ص ۲۳۸)

سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ جب آدم ﷺ کو زمین پر اتنا را گیا تو انہوں نے زمین سے کہا کہ اے زمین! مجھے کچھ کھلاو! زمین نے کہا کہ خیردار! خدا کی قسم! میں تجھے ایسے کام کے بغیر کچھ نہ کھلاؤں گی جس کام سے تجھے پسینے آ جائیں۔

حضرت قادہ فرماتے ہیں کہ ہبھٹ آدم کے بعد آدم ﷺ سے کہا گیا کہ آپ زیتون کے ساتھ روٹی ہرگز نہ کھائیں گے جب تک کہ موت کی طرح کا (مشقت آمیر) اصل نہ میں اسی طرح مذکور ہے لیکن یہ جملہ تفسیر ابن کثیر میں موجود نہیں ہے۔

عذاب الہی اور اس کے اسباب
کا کام نہ کر لیں۔

۳۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدم عليه السلام (دن بھر) اپنے کھیت میں کام کرتے رہے مغرب کے وقت والپس ہوئے تو پیسند سے شرابور تھے، پھر چہرے سے پینہ پونچھنے لگے اور آواز دی کہ اے حواء! یہ سزا ہے اس شخص کی جس نے اللہ کی نافرمانی کی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ۲۸۲/۳)

رقبہ بن مقلہؓ فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک دھوپی کے پاس سے ہوا وہ شدید سردی کے دن کپڑوں کو نجور رہا تھا میں نے پوچھا کہ اس شجرہ منوعہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا کہ کاش کہ وہ درخت پیدا ہی نہ کیا جاتا میں نے اس سے زیادہ حاضر جواب کسی کو نہیں دیکھا۔

عبد الرحمن بن زبید ایامیؓ ذکر کرتے ہیں کہ طلحہ بن مصرفؓ نے ایک مصروف آدمی کو دیکھا تو روپڑے اور فرمایا کہ یہ اسی درخت کا پھل کھانے کی خوست میں سے ہے جسے آدم عليه السلام نے کھایا تھا۔

عبداللہ بن مرزوقؓ فرماتے ہیں کہ اس درخت کا پھل کھانے کے سبب ہمیں بہت تکالیف آئیں پھر رونے لگے۔

حضرت عمر بن ذرؓ فرماتے ہیں کہ بہت سے لقے کھانے والے کو طویل بھوک میں ڈالتے ہیں پھر فرمایا کہ اولاد آدم عليه السلام میں سے اہل جہنم کے لیے ہلاکت ہے اور ایسا ان کے باپ کے شجرہ منوعہ کو کھانے کے سبب ہوا۔

ابو عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ حضرت اولیس القرنیؓ کا شدید سردی کے دن ایک دھوپی کے پاس سے گذر ہوا وہ دھوپی پانی کے اندر کھڑا تھا، حضرت اولیس القرنیؓ اس پر ترس کھاتے ہوئے اپنے باتھ سے اشارہ کیا تو دیکھو یچارہ کس حال میں ہے۔ دھوپی نے ان سے کہا کہ اے اولیس! کاش کہ وہ درخت پیدا ہی نہ ہوتا۔

ھود علیہ السلام کی قوم عاد:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (فَلَمَّا رَأَهُ عَارِضاً مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّهُمْ) کی تفسیر ارآ لود بادل سے کی ہے۔

حضرت ھود علیہ السلام نے فرمایا:

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيْحَ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (الاحقاف: ۲۳)

”بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تھے تم اس کے ساتھ ہوا ہے تو اس کے عذاب ہے درد دینے والا“

انہوں نے اپنے سامان اور مال مویشیوں کو پرندے پروں کی طرح ہوا میں اڑھتے ہوئے جب دیکھا تو گھروں کے اندر جا گئے دروازے بند کر دیئے ہوا آئی اور دروازوں کے پر نچے اڑا دیئے مکاتب ریت کا ڈھیر بن گئے۔ وہ اس کے نیچے دب کرہ گئے:

سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمْنَيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا۔ (الحاقة: ۷)

”سات رات اور آٹھ دن جڑ کاٹنے والی“

اٹھوں کے بعد ہوا کو حکم ہوا کہ ریت کو ان کے اوپر سے ہٹا دے، اور ان کو دریا میں پھینک دے ارشاد باری ہے:

فَاصْبُحُوا لَا يُرِى إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ۔ (الاحقاف: ۲۵)

”پس ہو گئے کہ نہ دیکھائی دیتے تھے مگر گھرانے کے“

محمد بن اسحاق سے روایت ہے، کہا جاتا ہے کہ اس عذاب شدید کی آمد کو سب سے پہلے قوم عاد کی ایک عورت نے دیکھا ”مهد“، اس کا نام تھا، اس منظر کو دیکھ کر چیخ اٹھی اور بے ہوش ہو گئی، جب ہوش میں آئی تو اس سے پوچھا گیا، تم نے کیا دیکھا؟ کہنے لگی آگ کے بگولے کی طرح ہوا دیکھی اس کے آگے چند مرد تھے اس کو کھینچ رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے آٹھ دن اور سات رات میں مسلسل ہوا کو ان پر مسلط کئے رکھا، سب کے سب ہلاک ہو گئے، حضرت ھود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والے ایک مکان میں علیحدہ بیٹھے رہے ہوانے ان کو گزند نہیں پہنچایا بلکہ ان کو فرحت اور قوم عاد پر سنگ باری بھی کرتی رہی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہودؑ کی نجات کو اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے:

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَحْيَنَا هُوَدًا وَالَّذِينَ أَمْنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنْا
وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيلٍ۔ (ہود: ۵۸)

السدی سے روایت ہے قوم عاد یمن کے لوگ تھے، ریتلی زمین میں آباد تھے ہود ﷺ ان کی طرف مبوث ہوئے دین کی طرف دعوت دی وعظ و نصیحت کرتے رہے، مگر قوم ان کو جھٹلاتی رہی مانے سے انکار کیا، اور کہا: عذاب لا کر دکھا، ہود ﷺ نے فرمایا: تمہاری حالت سے اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے۔

جب انہوں نے حضرت ہود ﷺ کی بات مانے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے بار ان رحمت کو بند کر کے ان کو قحط میں مبتلا کیا جس سے وہ شدید مشکلات کا شکار ہو گئے، اس پر مستززادی کہ حضرت ہود ﷺ نے ان کے لئے بد دعائی کی، اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت تندو تیز ضرر رسان ہوا مسلط کیا دور سے ہوا چلتی ہوئی دیکھ کر کہنے لگے:

هذا عَذَابٌ مُمْطَرُونَ۔ (الاحقاف: ۲۳)

”یہ باطل ہے مینہ بر سانے والا ہم کو“

جب وہ قریب آگئی تو ان کے مال مویشیوں اور کجاووں کو اڑانے لگی گھبرا گئے، تیزی کے ساتھ بھاگتے ہوئے اپنے گھروں میں داخل ہوئے، ادھر سے ہوانے ان کا پیچھا کیا۔ گھروں تک پہنچ گئی، اور گھروں کے اندر ان کو ہلاک کر دلا پھر ان کو گھروں سے باہر پھینک دیا ارشاد باری تباہی:

فِي يَوْمٍ نَخْسِ مُسْتَمِرٍ۔ (القمر: ۱۹)
”نیچ دن نخس کے ہمیشہ چلے گی نہ سوت اس کی“

ایک جگہ ارشاد ہے:

سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَنِيَّةَ أَيَامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى.

(الحاقة: ۷)

”سنتات اور آٹھ دن جڑ کا نٹنے والی پس دیکھتا تو اس قوم کو نیچ

اس کے گری ہوئی،“

کَانَهُمْ أَعْجَازٌ نَخْلُ مُنْقَعِرٍ۔ (القمر: ۲۰)

”گویا کہ وہ تنے ہیں کھجور جڑ سے کٹی ہوئی کے“

جب وہ ہلاک ہو گئے تو ہوانے ان کو باہر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کالے رنگ کے پرندے بھیجے پرندوں نے ان کو اٹھا کر دریا میں پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کو بیان فرمایا:

لَا يُرِي إِلَّا مَسْكِنُهُمْ۔ (الاحقاف: ۲۵)

”ندیکھائی دیتے تھے مگر گھر ان کے“

ہوا کو تند و تیز چلتی ہوئی دیکھ کر گھروں کی طرف بھاگ نکلے راستے میں بڑے بڑے سانپ بھی سامنے آتے دیکھے۔

ہوا کی شدت اتنی سخت تھی کہ ڈولی میں عورت کو بھی اٹھا لیتی، اونٹ بیل، گائے اور دوسرے جانوروں کو پروں کی طرح ہوا میں اڑا دیتی اور لوگوں کو بھی اٹھائی اور ہوا آپس میں ان کو نکراتی۔

قوم عاد کا کوئی فرد جہاں بھی ہواں کو اٹھا کر پٹخے دیتی دوسرے لوگوں کے اندر قوم عاد کا کوئی شخص موجود ہو تو ہوا صرف اسی کو اٹھا کر لے جاتی۔

آیت کریمہ میں اسی طرف اشارہ ہے:

وَإِمَّا عَادٌ فَأَهْلَكُوا بِرِبْعٍ صَرْصِيرٍ عَاتِيَةً۔ (الحاقة: ۶)

”اور جو تجھے عاد پس ہلاک کئے گئے ساتھ باوتدھ سے نکل جانے والی کے“

مالک بن انس رض فرماتے ہیں قوم عاد میں سے ایک عورت نج نکل گئی اس سے پوچھا گیا کون ساعداب زیادہ شدید تھا؟ کہنے لگی: اللہ تعالیٰ کا ہر عذاب شدید ہوتا ہے۔ پسکون رات وہ ہوتی جس میں ہوانے چلتی، واللہ میں نے دیکھا کہ ہوانے اونٹوں کے قافلے کو زمین و آسمان کے درمیان اٹھایا ہوا ہے۔

قوم شمود:

حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں: قوم شمود نے جب حضرت صالح ﷺ سے کہا:

فَإِنَّا بِمَا تَعْدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ (الاعراف: ۷۰)

”پس لے آہمارے پاس جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہم کو اگر ہے تو پھول سے“

تو حضرت صالح ﷺ نے ان کو ایک ٹیلہ دکھایا، جسمیں سے ایک اونٹی نکل آئی صالح ﷺ نے قوم سے کہا:

هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ أَيَةٌ فَلَذُرُوهَا تَأْكُلُ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا

تَمْسُّهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَ كُمْ عَذَابُ الْيَمِّ۔ (الاعراف: ۷۳)

”یہ ہے اونٹی اللہ کے واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دواں کو کھاؤے نجیز میں اللہ کے اور مت ہاتھ لگاؤ اس کو ساتھ برائی کے پس کچڑے

گاتم کو عذاب درد دینے والا“

حضرت صالح ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

لَهَا شِرْبٌ وَ لَكُمْ شِرْبٌ يَوْمَ مَغْلُومٍ۔ (الشعراء: ۱۵۵)

”واسطے اس کے پانی پینا ہے ایک دن معلوم کا“

مگر قوم نے اونٹی کو ذبح کر دیا:

”فَعَفَرُوهَا“ (الشعراء: ۱۵۷)

”پس پاؤں کاٹے اس کے“

عبد العزیز بن رفع الاسدی ^{رض} نے کہا ہے، صالح ﷺ نے قوم سے کہا: عذاب آ کر رہے گا اس کے آنے کی علامت یہ ہوگی، پہلے دن صبح انھوں گے تو تمہارے چہرے پیلے پڑ جائیں گے، دوسرے دن انھوں گے تو چہروں کی رنگت سرخ ہو جائیں گی اور تیسرا دن کا لے سیاہ ہوں گے، پھر عذاب الہی آگھیرے گا۔

۱۔ نام عبد العزیز بن رفع الاسدی الحکیم، کیتی ابو عبد اللہ، شقر اوی ہیں، ۳۰۰ھ میں وفات پائی، تقریب: ۳۵۷

اس کے بعد قوم نے حنوط لگا کر عذاب کے لئے تیار ہو گئے۔

یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ بن الاجنس سے روایت ہے، قوم شمود نے صالح ﷺ سے مجزرے کا مطالبہ کیا تو صالح ﷺ نے چنان کی طرف دیکھنے کو کہا: قوم نے دیکھا چنان نے اوثنی کے بچہ جنے کی طرح بچہ جانا، پہلے ٹیلے پر ایک حرکت طاری ہو گئی، پھر پھٹ گئی۔ اوثنی اس میں سے باہر آگئی جو بالکل صحیح سالم اوثنی تھی۔

اس عظیم مجزرے کو دیکھ کر ان میں سے بعض ایمان سے مشرف ہوئے اور بعض نے اب بھی ماننے سے انکار کیا۔ (تفسیر ابن حکیم: ۲۲۸/۲)

محمد بن اسحاق نے کہا: اوثنی کو انہوں نے بدھ کے دن ذبح کر دیا، اور صالح ﷺ سے کہا تاہُ عذاب کب آئے گا؟ صالح ﷺ نے فرمایا: صحیح جعرات کے دن جب اثو گے تو تمہارے چہروں کا رنگ پیلا پڑ جائے گا۔ اور جمعہ کی صحیح اٹھو گے تو چہرے سرخ ہو بچھے ہوں گے اور ہفتہ کے دن دیکھو گے تمہارے چہرے کا لے سیاہ ہوں گے اور اتوار کی صحیح عذاب سے دو چار ہو جاؤ گے، صالح ﷺ کی پیش گوئی کوں کران افراد نے آپس میں مشورہ کیا جنہوں نے اوثنی کو مارڈا لاتھا کہ آ و صالح ﷺ کو قتل کریں گے اگر واقعۃ وہ اپنے قول میں سچا ہے تو مرنے سے پہلے اس کو قتل کر کے بدله لیں گے اور اگر جھوٹ بول رہا ہے تو اس کی اوثنی کی جگہ پر پہنچا کیسیں گے، ایک دن صالح ﷺ کو قتل کے ارادے سے آئے، گھر کے قریب پہنچے تو فرشتوں نے ان پر سنگ باری کی ان کے بھیسے نکال چھوڑے، جب واپس گھر وہ انہیں گئے تو ساتھیوں کو فکر لاحق ہو گئی۔ آ کر دیکھا کہ وہ مرے پڑے ہیں اور پھر برسا کر ان کے سر پھوڑ دیئے گئے ہیں۔ تو کہنے لگے، صالح نے ان کو قتل کر دیا ہے صالح ﷺ کے پاس آگئے، کہنے لگے: صالح! ان کو تم نے قتل کیا ہے، ہم تمہیں قتل کر دیں گے، پھر صالح ﷺ کو قتل کرنے پر تل گئے۔ حضرت صالح ﷺ کے قیدیے والوں نے کہا: والله! ہم نہیں قتل کرنے دیں گے انہوں نے تم سے ایک وعدہ کیا ہے کہ فلاں وقت میں عذاب آئے گا اگر وہ اس قول میں سچا ہے تو تم ان کو قتل کر کے مزید اپنے رب کو ناراض مت کرو، ہاں اگر وقت مقرر پر عذاب نہیں آیا تو پھر جو مرضی کرو۔

مفسرین کے بیان کے مطابق ان افراد کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے جن فرشتوں نے سُنگ باری کی تھی:

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تَسْعَةُ رَهُطٍ يُقْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا
يُصْلِحُونَ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لِنَبِيَّتَهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولُنَّ
لَوْلَيْهِ مَا شَهَدْنَا مَهْلِكَ أَهْلَهُ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ وَمَكْرُوْا
مَكْرُوْا وَمَكْرُوْنَا مَكْرَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ إِنَّا دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝ فِيْلَكَ
بَيْوَتُهُمْ خَاوِيْةٌ بِمَا ظَلَمُوْا إِنْ فِيْ ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝

(النمل: ۵۲ تا ۳۸)

”اور تھے بیچ شہر کے شخص فساد کرتے تھے بیچ زمین کے اور نہ اصلاح کرتے تھے کہا اپنوں نے کہ تم کھاؤ آپس میں ساتھ اللہ کے البتہ شب خون ماریں گے، ہم اس کو اور اس کے گھروں کو پھر البتہ کہیں گے، ہم واسطے وارثوں اس کے کرنہ حاضر تھے، ہم وقت ہلاکت اس کے اور ہم البتہ سچے ہیں۔ مکر کیا انہوں نے ایک مکر، مکر کیا ہم نے بھی ایک مکر اور وہ نہیں جانتے تھے پس دیکھ کیونکر، ہوا آخر کام مکران کے کا یہ کہ ہلاک کیا ہم نے ان کو اور قوم ان کی کی کوسب کو پس یہ ہیں گھر ان کے خالی بسب اس کے کہ ظلم کیا تھا انہوں نے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے جانتے ہیں“

جس رات حضرت صالح صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے اسی صبح ان کے رنگ پیلے پڑ گئے عذاب کا یقین ہو گیا، صالح صلی اللہ علیہ وسلم قول کی سچائی نظر آئی۔

(تفسیر ابن کثیر: ۲ ص ۳۲۹، کامل ابن اثیر ص ۵۱۱)

معاوية بن قرۃ رض نے فرمایا: صالح صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے عذاب کا ذکر کیا اور ۱۔ یہ تابعی ہیں، صحابہ کی بڑی جماعت سے روایت کی ہے اور ان سے بھی بڑے بڑے محدثین نے روایت کی ہے۔ جنگ جمل کے موقع پر ان کی پیدائش ہوئی وَاللهُ چھیانوے سال کی عمر میں وفات پائی (تہذیب الکمال: ۷/۹۹)

فرمایا: تیرے دن عذاب تم پر مسلط ہو گا، اس کی نشانی یہ ہو گی کہ تمہارے چہرے سیاہ ہوں گے، تو وہ عذاب کے استقبال کا انتظار کیا، تیل لگائے، بچوں سے گلوگیر ہو گئے، پھر کھڑے ہو کر چینے چلانے لگے اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے، صحیح ہوئی تو عذاب ان پر مسلط ہو گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَهَنَّمَ كَانُ لَمْ يَغْنُوا فِيهَا ۖ أَلَا إِنَّ

ثُمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بَعْدَ إِلَّا ثُمُودٌ. (ہود: ۲۱، ۲۷)

”پس فجر وہ تھے نیچ گھروں اپنے کے زانو پر گرے ہوئے گویا کہ نہ بے تھے نیچ ان کے خبردار ہو تحقیق ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ اپنے رب کے خبردار ہو لعنت ہو جیو شود کو“

اسدی سے روایت ہے: اوٹی کا پچھا اپنی ماں کو نہ بوج دیکھ کر جب آواز دی اے میرے رب! اے میرے رب! میری ماں؟ تو عذاب الہی ان پر مسلط ہو گیا۔ (کامل ابن القیر: اص ۵) ابوالملک نے کہا: تیرے دن عذاب سے دو چار ہوئے اور کھڑے ہو کر رور ہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ چٹ رہے تھے کہ عذاب نے ان کو ریت کا ذہیر بننا کر رکھ دیا۔

فرمان باری ہے:

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَلِحًا وَالَّذِينَ أَمْتُنَا مَعَةً بِرَحْمَةِ مِنَنَا.

(ہود: ۲۶)

”پس جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے صالح کو اور ان کو کہ ایمان لائے ساتھ اس کے ساتھ اپنی رحمت کے اپنی طرف سے“

محمد بن ابی کعبۃ الانماریؓ کہتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع بعض حضرات حجر کے مقام پر پہنچ کرتیزی کے ساتھ اصحاب حجر (جن پر عذاب آیا تھا) کے علاقے میں داخل ہو گئے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی اذان دینے کا حکم دیا آواز لگائی گئی جماعت تیار ہے میں نے دیکھا آپ اپنے اوٹ کی نکیل پکڑ کر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں:

”علام تدخلون علی قوم غضب اللہ علیہم“

”لوگوں کو کیا ہوا کہ ایسے لوگوں کے علاقے میں داخل ہو رہے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہے“

ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس سے ہمیں تعجب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:
الا اخبر کم بما هوا عجب؟ رجل منکم يخبركم بما
كان قبلكم، وما كان بعدكم، استقيموا وسد دوا فان
الله لا يعبأ بعد ابكم شيئاً و سياتي الله بقوم لا يدفعون
عن انفسهم شيئاً“ (مسند احمد: ۲۸۳۳)

”اس سے زیادہ تعجب کی بات نہ بتاؤ؟ تم میں سے ایک شخص تم سے اگلے پچھلے باتوں کی خبر دیتا ہے۔ استقامت اختیار کرو، اور سید ہے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب دینے کی چیز کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ عن قریب ایک ایسی قوم کو لائے گا اپنے سے کسی چیز کو بھی دفع نہیں کر سکتے“

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے اصحاب مجرم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لَا تدخلوا علیٰ هؤلاء القوم المعدبين الا ان تكونوا باكين، فان لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم ان يصييكم مثلما اصابهم۔ (البخاری کتاب الفسیر، سورۃ الحجر)
”اس معدب قوم پر مت داخل ہو مگر روتے ہوئے، اگر رونہیں سکتے تو داخل ہی مت ہو مبادا کے ان کی طرح تم بھی عذاب میں بٹلا کئے جاؤ“

ہشام بن الغاز نے کہا: ایک مرتبہ ہمارا گذر وادی شمود کے پاس سے ہوا حضرت مکحول بھی ہمارے ساتھ تھے مکحول اس میں داخل ہو گئے ہم بھی ان کے ساتھ اس میں داخل ہو گئے، مکحول پر گریہ طاری ہو گیا، حتیٰ کہ ان کے ہچکیاں بند گئیں، ہم نے کہا: آپ اتنے زیادہ روئے؟ فرمایا: اس میں داخل ہونا کمروہ ہے، الایہ کہ روتے ہوئے اس میں داخل ہو۔

اسعدی سے روایت ہے: حضور ﷺ وادی شمود سے گذرتے ہوئے فرمایا:
 ”آخر جوا، اخر جوا، فانہ وادی ملعون لقد خشیت ان
 لاتخر جوا حتی یصیبکم کذا و کذ“

(المطالب العالیہ ۲۷۱/۳)

”جلدی جلدی نکل جاؤ، کیوں کہ یہ لعنت زده وادی ہے نہ نکلو گے تو
 اندیشہ ہے تم پر بھی عذاب نازل ہو“

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر اس وادی سے گذرتے
 ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یا یہا الناس، انکم بواہ ملعون فاسر عوا.

”لوگو! اس وقت تم ملعون وادی کے اندر ہو جلدی جلدی نکلنے کی
 کوشش کرو“

اور فرمایا:

من کان اعتجن فلیضفر بها لغيره ومن کان طبخ قدرًا

افلیکفأها. (مجموع الرواائد: ۱۹۶/۲، طبرانی: ۱۳۶/۷)

”جس نے اس وادی کے پانی سے آٹا گوندھا ہو وہ اس کو گردے،
 جس نے اس سے ہانڈی پکاتی ہے اس کو بھی گردے“

عبداللہ بن زمہ سے روایت ہے: انہوں نے حضور ﷺ کو دوران خطبہ شمود کی اونٹنی
 کے متعلق ارشاد فرمایا:

إِذَا نَبَغَ أَشْقَاهَا. (اشسس: ۱۲)

”جب اخہار ابد بخت ان کا“

انبعت لها رجل عارم عزيز منيع في قومه مثل ابى زمعة.

(البخاري كتاب التفسير)

”اونٹ کو ذبح کرنے کے لئے ایک بد خوار ابو زمہ کی طرح طاقتور
 شخص تیار ہو گیا“

محمد بن اسحاق کہتا ہے: قوم شمود کی آبادی ” مجر“ سے لیکر ” مدح“ تک پھیلی ہوئی تھی اس کو ادی قری بھی کہا جاتا ہے جمازو شام کے درمیان واقع ہے شام سے اٹھائیں میل کے فاصلے پر واقع ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح اللہ علیہ السلام کو ان کی طرف پیغمبر بنایا کرم بعوث فرمایا۔ حضرت صالح اللہ علیہ السلام تو جوان تھے، جوانی سے بڑھا پے تک ان کو دعوت الی اللہ دیتے رہے، چند کمزور لوگوں نے سوا کسی نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔

(الکامل: ۵۰/۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی طرف جاتے ہوئے مقام مجر (شمود کی جگہ) سے گذرتے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا:

يَا يَهُوَ النَّاسُ لَا تَسْأَلُونِي كُمْ عَنِ الْآيَاتِ، هُؤُلَاءِ قَوْمٌ
صَالِحٌ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ أَن يَعِثْ لَهُمْ آيَةً فَبَعَثَ (اللَّهُ) لَهُم
النَّافِقَةَ، فَكَانَ تَرَدُّ مِنْ هَذَا الْفَجْجَ فَتَشَرَّبُ مَاءَهُمْ يَوْمَ
وَرُودُهَا وَيَحْتَلُّونَ مِنْ لِبْنَهَا مِثْلَ الَّذِي كَانَ تَرْتُوِي مِنْ
مَا يَهُمْ يَوْمًا غَيْرُهَا، وَ كَانَتْ تَصْدِرُ مِنْ هَذَا الْفَجْجَ فَعْتَوْا عَنْ
أَمْرِ رَبِّهِمْ فَعَقَرُوهَا، فَوَعْدُهُمُ اللَّهُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَكَانَ وَ
عِيدًا غَيْرَ مَكْذُوبٍ وَ جَاءَتْهُمُ الصِّحَّةُ، فَاهْلَكَ اللَّهُ مِنْ
كَانَ تَحْتَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا الْأَرْجُلَ كَانَ فِي
حَرَمِ اللَّهِ مَنْعِهِ حَرَمُ اللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ.

”اے لوگو! تم اپنے نبی سے مجرزے کا مطالبہ نہ کرو۔ یہ دیکھو صالح کی قوم نے اپنے نبی سے مجرزہ دکھانے کا مطالبہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک اونٹی بھیجی وہ اس گھاٹی سے نکلی تھی وہ ان کے پانی کو پیتی تھی ایک دن اس کے لئے پانی پینے کی باری تھی۔ دوسرے دن جب یہ اونٹی اس پانی سے سیراب ہوتی تو وہ اس کا دودھ دھوکر استعمال کرتے وہ اونٹی اس گھاٹی کی طرف آتی ان لوگوں نے حکم

الہی کی نافرمانی کر کے اس کو ذبح کر ڈالا اللہ تعالیٰ نے تین دن بعد عذاب کی وعید سنائی اور یہ یقینی وعید تھی تو اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست چیخ بھیجی جو قوم عاد کو جہاں کہیں بھی ہو مشرق میں یا مغرب میں، سب کے سب کو ہلاک کر دیا مگر ان میں سے ایک شخص حرم میں ہونے کی وجہ سے بچ گیا۔

قوم لوط

حضرت کعب الاحبار کہتے ہیں: حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ سدوم (لوط صلی اللہ علیہ وسلم) کا علاقہ) کے قریب تشریف لے جاتے اور ان کو کہتے اے اہل سدوم تمہارے لئے ہلاکت ہو گی تم کیا کر رہے ہو۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ فرشتے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے ان کو بچ کی خوشخبری سنائی، ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً جا کر ان کے لئے بچھڑا بھن کر پیش کیا۔ مگر انہوں نے اس کو کھانے کی طرف توجہ نہ دی تو حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم خوف زده سے ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ ہم فرشتے ہیں تجھے بچ کی خوشخبری سنانے کے لئے آئے ہیں پاس ان کی الہمیہ کھڑی تھیں وہ اس بڑھاپے کی حالت میں بچ کی توجہ کا سن کر تعجب سے ہنسنے لگی فرشتوں نے قوم لوط کی بستی کو والٹا دینے کی بات بھی کی تو ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کلام کیا انہوں نے کہا۔ ابراہیم چھوڑ دیئے ان کو۔ اس واقعہ کو قرآن کریم نے ان الفاظ سے ذکر فرمایا ہے:

وَلَقَدْ جَاءَتِ رُسُلُنَا إِبْرَهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ
سَلَامٌ فَمَا بِأَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَبَيْذٍ فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيهِمْ لَا
تَصِلُّ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْ جَسَّ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَحْفَظْ
إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ قَوْمًا لُؤْطًا وَأَمْرَأَتُهُمْ خَيْفَةٌ قَالُوا لَا تَحْكِمْ
فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمَنْ وَرَأَءَ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ قَالَتْ
يَا وَيْلَتِي أَلَذَا أَغْجُوزُ وَهَذَا بَعْلِيٌّ شَيْخًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ

عَجِيبٌ قَالُوا تَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ (ہود: ۶۹ - ۸۳)

”البتہ تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیم کے پاس ساتھ خوشخبری کے کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہیں، ہم کہا سلام ہے پس نہیں دیر کی کہ لے آیا گائے کاپچ تلا ہوا پس جب دیکھے ہاتھ ان کے کہنیں پہنچتے طرف اس کی انجان ہوا ان سے اور جی میں چھپایا ان سے ڈر کر کہا انہوں نے مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم لوٹ کی اور بی بی اس کی کھڑی تھی پس ہنسی پس بشارت دی ہم نے اس کو ساتھ اخْلَقَ کے اور پیچھے اخْلَقَ کے یعقوب کی کہا اے وائے مجھ کو کیا جنوں گی میں اور میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند میر ابوڑھا ہے تحقیق یہ بات ہے تعجب کی کہا انہوں نے کہا تعجب کرتی ہے تو حکم خدا سے رحمت ہے اللہ کی اور برکتیں اس کی اوپر تمہارے اے اس گھر والو تحقیق و تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ جو کچھ پہنچا ہے ان کو تحقیق وقت وعدہ ان کے کا صحن ہے کیا نہیں صبح نزدیک“

ابراہیم ﷺ نے ان کے ساتھ لوط ﷺ کی قوم کے بارے میں گفتگو کی انہوں نے کہا:

يَا ابْرَاهِيمُ اغْرِضْ عَنْ هَذَا۔ (ہود: ۶۶)

”اے ابراہیم منہ پھیرے اس بات سے“

وَلَمَّا جَاءَتِ رُسُلُنَا لُوطًا سَيِّئَ بِهِمْ۔ (ہود: ۷۷)

”اے پیچھے ہوئے ہمارے لوٹ کے پاس ناخوش ہو ساتھ ان کے“

پھر مہمانوں کو اپنے گھر لے گئے، ان کی بیوی نے انہیں دیکھ کر قوم والوں کو اس قسم کے مہمانوں کے آمد کی خبر دی، تو قوم بھاگتی ہوئی آئی:

وَجَاءَ قُوْمَهُ لُهْرَ غُونَ إِلَيْهِ.

”اور آئی اس ک پاس اس کی قوم دوڑتی ہوئی طرف اس کی“

تو حضرت لوط ﷺ نے قوم سے کہا:

قَالَ يَا قَوْمٍ هَوْلَاءِ بَنَا تُّ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ إِلَيْسَ مِنْكُمْ
رَجُلٌ رَّشِيدٌ ۝ قَالُوا اللَّهُدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ
وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝ (ہود: ۷۹)

”کہا اے قوم میری یہ ہیں بیٹیاں میری وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمہارے کیا نہیں تم میں سے مرد اچھا کہا انہوں نے البتہ تحقیق جانتا ہے تو کہ نہیں واسطہ ہمارے بیچ بیٹیوں تمہاری کے کچھ حق اور تحقیق تو جانتا ہے جو کچھ ارادہ کرتے ہیں ہم“

ابو عمران نے کہا: حضرت لوط ﷺ نے مہمانوں کو گھر کے اندر بٹھا دیا۔ اور خود گھر

کے دروازے پر بیٹھ گئے، اور فرمایا:

لَوْأَنْ لَيْ بِكُمْ قُوَّةً أَوْ إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ.

”کاش کہ ہوتا واسطے میرے ساتھ تمہارے زور یا جگہ پکڑتا میں طرف قلعہ محکم کی“

فرشتوں نے دیکھا کہ ان کی وجہ سے لوط ﷺ مشکلات میں پڑ گئے، کہنے لگے:

قَالُوا يَا لَوْطًا إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصُلُوا إِلَيْكَ فَأَسِرِ
بِإِهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ الْأَيْلِ وَلَا يَلْتَفِثْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرًا
تَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ إِلَيْسَ
الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ. (تفسیر ابن کثیر ۲ ص ۳۵۱)

”کہا ان مہمانوں نے اے لوط تحقیق ہم بھیج ہوئے ہیں رب تیرے کے ہر گز نہ پہنچ سکیں گے طرف تیری پس لے جاؤ گوں کو اپنے کو ایک مکڑے رات کے سے اور نہ منہ پیچھے پھیرے تم میں سے کوئی مگر بیوی تیری تحقیق وہ پہنچنے والا ہے اس کو ان کے وعدے کا وقت صحیح کا ہے کیا صحیح قریب نہیں ہے“

انتے میں حضرت جبریل ﷺ باہر نکلے اور اپنے پر سے ان کو ایک ضرب لگائی جس سے نہ صرف سب کی بینائی ختم ہو گئی بلکہ آنکھوں کے نشانات تک ختم ہو گئے بالکل چہرے کی طرح ہو گئیں پھر جبریل نے ان کی بستی کو آسمان کی طرف اتنا اٹھا دیا کہ ان کے کتوں کے بھوکنے اور مرغوں کے بولنے کی آواز آسمان والوں نے سن لی، پھر انہا کر کر میں پر پڑھ دیا۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِيلٍ.

”برسائے ہم نے اوپر اس کے پھر کنگھر سے“

اس بستی سے متعلق تمام لوگ ہلاک ہو گئے چردا ہوں اور مسافروں تک ختم ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوط ﷺ نے مہمانوں کو گھر میں بٹھا کر دروازہ بند کر دیا قوم کے لوگ آئے، دروازے کو توڑ کر اندر داخل ہوئے جب تک ﷺ نے ان کی آنکھوں پر پر مار دیا۔ جس سے سب کی بینائی ختم ہو گئی لوگوں نے لوط ﷺ سے کہا: اے لوط! تم نے ہم پر جادو کیا سخت انجام کی دھمکیاں دینے لگے۔ اس سے لوط ﷺ کے اندر رخوف کا احساس سا ہو گیا:

فَأُوجَسَ مِنْهُمْ حِيْفَةً.

دل میں خیال پیدا ہوا۔ یہ مہمان تو چلے جائیں گے میں اکیلا رہ جاؤں گا تو حضرت

جب تک ﷺ نے ان سے فرمایا: ذر و مت:

”إِنَّا رُسْلُ رَبِّكَ“۔ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ۔ (ہود: ۸۱)

”تَحْقِيقُهُمْ بِصَبَحٍ ہوئے تیرے رب کے۔ کیا نہیں صبح نزدیک“

پھر اسی پوری بستی کو آسمان تک اٹھا کر پلٹ دیا۔

السدی نے کہا: جب تک ﷺ نے اپنے پر سے زمین کو چیر دیا اور بستی کو مع بستی والوں کے آسمان تک اٹھا دیا۔ حتیٰ کہ آسمان والوں نے ان کے مرغوں کی آواز اور کتوں کے شور تک کونسا۔ پھر اس کو انہا کر پڑھ دیا۔ اسی طرف اشارہ ہے اس آیت میں:

وَالْمُؤْتَفَكَةُ أَهْوَى۔ (النجم: ۵۳)

”اور انہا کی ہو گئی بستیوں کو دے مارا“

اس قوم کا کوئی فرد کسی بھی شہر میں تھا وہ بھی ہلاک ہو گیا کیونکہ ان پر سنگ باری بھی ہوئی اور لوٹ اللہی اللہ کا کوئی فرد لوگوں کے مجمع میں ہوتا اس تک پھر پہنچ جاتا وہیں وہ ہلاک ہو جاتا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِيلٍ۔ (ہود: ۸۲)
”برسائے ہم اور اس کے پھر کھنگر سے“

لوٹ اللہی اللہ کی بیوی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کو پھر لگ گیا، ہلاک ہو گئی کیونکہ حکم یہ ہوا تھا۔ بستی سے نکلتے وقت کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قوم لوٹ کو ہلاک کرنے کے لئے فرشتوں کو جب بھیجا گیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ قوم کے خلاف لوٹ اللہی اللہ تین مرتبہ گواہی دینے کے بعد ہلاک کرو فرشتے حضرت ابراہیم اللہی اللہ کے پاس ہوتے ہوئے گئے تھے۔ ابراہیم اللہی اللہ کو بیٹی کی خوشخبری سنائی:

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَهُ تُهْ أَلْبُشَرِيٰ يُجَدِّلُنَا فِي قَوْمٍ لُوطٍ۔ (ہود: ۷۳)

”پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اس کو خوشخبری جھگڑنے لگا، ہم سے نیچے قوم لوٹ کے“

ابراہیم اللہی اللہ نے فرشتوں کے ساتھ قوم لوٹ کے بارے میں یہ مباحثہ کیا۔ فرمایا: اگر ان میں پچاس آدمی مانے والے موجود ہوں تب بھی ان کو ہلاک کرو گے؟ فرشتوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اگر چالیس ہوں؟ کہنے لگے: نہیں، فرمایا: اگر تیس ہوں؟ کہنے لگے: نہیں پوچھتے پوچھتے دس یا پانچ تک پہنچ گئے۔

یہ فرشتے جس وقت لوٹ اللہی اللہ کے پاس پہنچے اس وقت وہ کھیت میں کام کر رہے تھے انہوں نے ان کو نہیں پہچانا سمجھ گئے کہ یہ کوئی مہمان ہیں۔ شام کے وقت انہیں لیکر اپنے گھر آ گئے، اور مہمانوں سے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ لوگ کیا عمل کرتے ہیں؟ مہمانوں نے کہا: کیا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: یہ بدترین عمل کے مرتکب ہیں۔ گھر پہنچ گئے ان کی ایک بیوی

جو اندر سے قوم کے ساتھی قوم کے پاس گئی، بتایا کہ ہمارے گھر میں ایسے خوبصورت مہمان آئے ہیں کہ میں نے آج تک ان جیسے خوبصورت لوگ نہیں دیکھے اور ایسی خوبی سے معطر ہیں جو آج تک میں نے کبھی بھی نہیں سوچا۔ قوم سن کر بھاگتی ہوئی آئی اور دروازے کو توڑ کر گھر کے اندر گھنے کی زبردست کوشش کی، لوط اللہ علیہ السلام دروازے کو بند کر کے اوپر چڑھے، اور قوم کو خطاب کر کے فرمایا:

هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْرُونَ فِي
ضَيْفِي إِلَيْسِ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ.

یہ ہیں بیٹیاں میری وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمہارے پس ڈروال اللہ سے اور مت رسو اکرو مجھ کو نیچ مہمانوں کے میرے کیا نہیں تم میں سے مردا چھا،“
مہمانوں نے کہا:

”يَلْوُطْ إِنَّا رُسْلُ رَبِّكَ لَنْ يَصُلُّوا إِلَيْكَ“ (ہود: ۸۱)
”کہا ان مہمانوں نے اے لوط! تحقیق ہم بھیجے ہوئے ہیں رب تیرے کے ہر گز نہ پہنچ سکیں گے طرف تیری“

جبریل نے ان کو اپنے پر سے مارا جس سے سب کی بینائی ختم ہو گئی۔ تورات انہوں نے سخت تکلیف کی کیفیت میں گزاری کیونکہ بینائی کی نعمت سے محروم ہو گئے تھے عذاب کا انتظار تھا، حضرت لوط اللہ علیہ السلام کو حکم ہوا اپنے پیروکاروں کو لیکر رات کے وقت بستی سے نکل جاؤ، اور پیچھے مڑ کر کوئی نہ دیکھئے۔ اور جبریل نے حضرت لوط اللہ علیہ السلام سے قوم کو ہلاک کرنے کی اجازت چاہی، انہوں نے اجازت دی تو جبریل نے پوری بستی کو آسمان تک اٹھا دیا۔ نیچ آگ جلانی گئی پھر ان کواث دیا گیا جیسے و پکار کی آواز آئی لوط اللہ علیہ السلام کی بیوی پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی اور ہلاک ہو گئی۔

حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام

حضرت انس رض فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کان لیعقوب علیہ السلام اخ مؤاخ له، فقال له ما الذى
اذھب بصرک و قوس ظھرک؟ قال اما الذى اذھب
بصری فالبكاء على یوسف، و اما الذى قوس ظھری

فالحزن على بنی مین . (ابن ابی حاتم)

حضرت یعقوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک منہ بولا بھائی تھا۔ اس نے حضرت یعقوب صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا! تیری بینائی کیوں ختم ہو گئی اور کر کس وجہ سے جھک گئی؟ فرمایا: جہاں تک بینائی
ختم ہونے کا تعلق ہے وہ یوسف کے غم میں رونے کی وجہ سے ہے اور کر کا جھک جانا بینائی میں
کے غم کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی، یعقوب! شرم نہیں آتی؟ میرے غیر
سے شکوہ شکایت کرتے ہو؟ عرض کیا:

”إِنَّمَا أَشْكُوا بَشْيًّا وَ حُزْنًا إِلَى اللَّهِ“ (یوسف: ۸۶)

”سوائے اس کے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں بیقراری اپنی کی اور غم
رہنے کی طرف اللہ کے“

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ اے میرے رب! یوڑھے پر حرم کیجیے
آپ نے میری بینائی ختم کر دی، کمر کو جھکا دیا، میرے ریحانہ (پھول) کو لوٹا دیجئے تاکہ اس
کو سونگھ لوں پھر جو بھی تیری مرضی ہو کر لیجئے۔

جریئل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے،
خوشخبری ہو اور تیر ادل خوش ہو، میری عزت کی قسم! اگر وہ مربھی چکے ہوتے تو بھی میں ان کو
زندا کرتا۔ مساکین کو کھانا کھلا دیجئے۔ یہ جو حادثہ تیرے ساتھ پیش آیا کہ تیری آنکھیں جاتی
رہیں کر جھک گئی، یوسف کے بھائیوں نے اس کے ساتھ جو کارروائی کی اس کی ایصال وجہ ہے
کہ ایک مرتبہ تم نے بکری ذبح کی تھی تھمارے پاس ایک روزہ دار شخص آیا تھامنے اس میں

سے اس کو نہیں کھلایا تھا۔

اس کے بعد حضرت یعقوب ﷺ کی کیفیت یہ تھی۔ جب بھی کھانا حاضر ہوتا تو اعلان کرتے کہ کھانا کھانے کا خواہ شمند آئے اور یعقوب ﷺ کے ساتھ کھانا کھائے روزہ افطار کرتے وقت اعلان کرتے ہے کوئی افطار کرنے والا جو یعقوب کے ساتھ روزہ افطار کرے؟

حضرت حسن بصریؓ فرماتے ہیں: یعقوب ﷺ سے یوسف ﷺ کی جدائی کی مدت اسی سال ہے۔ اس پورے عرصہ میں مسلسل غمگین رہے آنکھیں ہمیشہ اٹک بار رہیں۔ مسلسل رونے کی وجہ سے بینائی جاتی رہی۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے مکرم شخصیت کوئی نہیں تھی۔

(تفسیر ابن کثیر: ۳۹۱ / ۲)

معاذ بن زیاد نے اپنے کسی استاذ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ اسی اثناء میں یعقوب ﷺ کی اولاد توبہ کرتی رہی وہ حیران تھے کہ ان سے کیا عمل سرزد ہوا۔ میں سال تک حضرت یعقوب ﷺ دربارِ الہی میں دست بدعا رہے اور ان کے بیٹے ان کے پیچھے کھڑے ہو کر دعا میں مشغول رہتے، حتیٰ کہ دعا کے کچھ ایسے الفاظ مل گئے جن کے ذریعے دربارِ خداوندی میں الجباء کرتے رہے:

یار جاء المؤمنین لانقطع رجائی یا غیاث المستغثین

اغشی یا مانع المؤمنین امتنعی یا التوابین تب علينا.

تواللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔

حضرت سلیمان کہتے ہیں: یوسف ﷺ کے خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں چالیس سال کا وقfer رہا ہے۔

مالک بن دینار فرماتے ہیں: یوسف ﷺ نے جب بادشاہ کے ساتھ سے فرمایا:
اُذْكُرْنِي عِنْدَرِبَكَ.

”اپنے آقا کے ہاں میرا تذکرہ کیجئے“

تواللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا؟ یوسف! تم میرے غیر سے مدد طلب کر رہے ہو؟ تیری

قید کی مدت کو طویل کروں گا۔ یوسف ﷺ زبردست روئے اور اپنی عاجزی کا اعتراف کیا۔
معاذ بن زیاد کہتا ہے: یوسف ﷺ نے جب اس شخص سے کہا: جس کے بارے میں
انہوں نے تعبیر دی کہ وہ قید سے نجات پائے گا اور بادشاہ کے ساقی کے طور پر دربار میں
خدمات انجام دے گا۔

أَذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ۔ (یوسف: ۳۲)

”یاد کیجئے مجھ کو زدیک خدا تعالیٰ اپنے کے“

تو اللہ تعالیٰ نے جبریل ﷺ کے ذریعے کہلوایا: جبریل نے کہا: یوسف! اللہ تعالیٰ
تجھے سے فرم رہا ہے تیرے باپ ک اندر تیری محبت کس نے ڈالی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے،
جبریل نے فرمایا: تجھے حسن کس نے عطا کیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ پوچھا! کس نے تیری
حافظت کی، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے، پوچھا: کنویں سے خلاصی دلانے کے لئے قافلے کو کس نے
بھیجا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبریل ﷺ نے سوال کیا: زیجہ نے جب گناہ کا ارادہ کیا تو
گناہ سے کس نے تجھے بچایا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے، پھر زمین کے پردے ہٹا دیئے گئے،
بینائی میں قوت دی گئی، دور ایک چٹان نظر آئی، پوچھا گیا آپ کو کیا نظر آ رہا ہے؟ فرمایا میں
ایک چٹان دیکھ رہا ہوں پوچھا گیا: اس کے پاس کیا دیکھ رہے ہو؟ فرمایا: اس کا کھانا اس کے
پاس ہے تو حضرت جبریل ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے وہ فرماتا ہے کیا اس
چٹان اور اس جانور پر میری نظر نہیں؟ اور ان سے غافل ہوں تیرا کیا خیال ہے؟ کیا میں تجھے
سے غافل ہوں گا؟ کہ میرے غیر سے مدد مانگتے ہو؟ اب کئی سال مزید قید کی زندگی گزارو۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی لفظ فرمایا:

”میں اپنے بھائی یوسف ﷺ کے صبر و کرم پر تجуб کرتا ہوں، اللہ
تعالیٰ ان کو فرماتا ہے، قید خانے سے نکلے حکم ہوتا ہے مگر وہ قید خانے
سے اس وقت تک نکل جانے سے انکار کر رہے ہیں جب ان کی بے
گناہی کا اقرار نہ کیا جائے، ان کی جگہ میں ہوتا تو جلدی دروازے کی
طرف چلتا، اگر وہ (غیر سے) وہ جملہ نہ کہتا تو ان کی قید کی مدت طویل
نہ ہوتی۔“ (المعجم الکبیر ۱/۱۱، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، مجمع الزوائد ۷/۲۳، ۲۴)

ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں: جب رَبِّ الْعَالَمِینَ جیل میں یوسف ﷺ کے پاس تشریف لائے، فرمایا، تم صد لیقین کی اولاد میں سے ہو، گناہ گاروں کے اس رہنے کی جگہ میں کس چیز نے تمہیں داخل کر دیا؟

غالب بن القطان کہتا ہے: قید کی طوالت کی وجہ سے یوسف ﷺ کا غم بڑھ گیا پر یثانی زیادہ ہوئی کپڑے پرانے اور میلے ہو گئے، سر کے بال پر آنندہ ہو گئے، لوگوں نے بھی آپ پر ظلم کیا، اس کرب و غم کی حالت میں دربار الہی میں دست دعا دراز کیا۔ عرض کیا! الہی، مجھ سے محبت کرنے والوں اور دشمنی کرنے والوں کی وجہ سے جس مصیبت میں بنتا ہوں اس سے خلاصی کی اتجاء کرتا ہوں مجھ سے محبت کرنے والوں نے مجھے فروخت کر کے رقم وصول کر لی اور میرے ذمتوں نے مجھے قید میں ڈال دیا۔

اے اللہ! اس سے خلاصی عطا فرم، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاء کو شرف قبولیت بخشنا۔ معتبر کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت یعقوب ﷺ سے کہا: اے یعقوب! آپ کی حالت بدی ہوئی نظر آتی ہے؟ فرمایا: غنوں کے بوجھ، طویل زمانے سے بیٹھے کی جدائی نے یہ حالت کر دی ہے۔ اس اثناء میں کوئی شخص ان سے ملا اور کہا: یعقوب تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں گا کرو:

”اللَّهُمَّ اجْعِلْ لِي مِنْ كُلِّ مَا هُنْمَنِي وَ كَرِبْنِي مِنْ امْرِ دُنْيَايِ
وَ آخِرَتِي فِرْجًا وَ مُخْرِجًا، وَ اغْفِرْلِي دُنْبِي وَ ثَبِّتْ رِجَاءَ
كَ فِي قُلْبِي وَ اقْطِعْهُ مِنْ سَوْا كَ، حَتَّى لا يَكُونَ لِي
رِجَاءٌ إِلَّا أَنْتَ“

”اے اللہ میری دنیا و آخرت کے معاملات کی پریشانیوں کو دور فرم،
میرے گناہوں کو معاف فرم، اپنی ذات عالیٰ کے ساتھ امید کو میرے
دل میں مضبوط فرمادے اور غیر کی امید کو نکال دے حتیٰ کہ آپ کی
ذات عالیٰ کے علاوہ میری اور کوئی امید نہ ہو،“

حضرت ایوب ﷺ

لیث بن سعد سے روایت ہے: حضرت ایوب ﷺ نے کسی وجہ سے ظالم بادشاہ کے ساتھ بات چیت ختم کر دی۔ جبکہ دوسرے انیاء کرام نے بادشاہ سے کلام کو ترک نہیں کیا۔ ایوب ﷺ کے گھوڑے کو بادشاہ نے نقصان پہنچایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ان سے فرمایا: تم نے اپنے گھوڑے کی وجہ سے بادشاہ کے ساتھ کلام کرنا ترک کر دیا؟ میں تجھ کو ایک طویل آزمائش میں بتلا کر دوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک طویل العرصہ بیماری میں بتلا کر دیا۔

ایک مرتبہ کسی نے ایوب ﷺ سے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کیوں نہیں مانگتے ہو؟ فرمایا: مجھے شرم آتی ہے، کہ میں عافیت کی دعا مانگو ایک زمانہ دراز تک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیض ہوتا رہا ہوں عافیت کی زندگی گذار چکا ہوں۔

خالد بن ڈریک کہتے ہیں: حضرت ایوب ﷺ جب بیماری میں بتلا ہوئے تو اپنے نفس کو خطاب کر کے فرمایا کرتے تھے، تم ستر سال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور عافیتوں میں رہے اب ستر سال اسی بیماری پر صبر کرتے رہو۔ (ابن قدامہ: ۸۱)

حضرت حسن بصریؓ فرماتے ہیں: زبان، آنکھ اور دل کے علاوہ سارا بدن بیماری سے لپیٹ میں آ گیا تھا۔ چہرے پر کیڑے مکوڑے تک لگے ہوئے تھے۔ سات سال چند مہینے یا چند یام بیمار رہے۔ (مسند احمد: ۱۰۹/۱)

حضرت یوس ﷺ اور ان کی قوم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوس ﷺ نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ تین روز بعد تم عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے، قوم نے یہ بات سن کر توبہ کی طرف متوجہ ہوئی بچوں کو والدین سے جدا کر دیا، اور گھروں سے باہر ایک میدان میں نکلے، اللہ تعالیٰ سے التباہ کرتے رہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ بقول کری، عذاب کو ہٹا دیا۔ یوس ﷺ

تیسرے دن عذاب کا انتظار کیا، عذاب کے کچھ اثار نظر نہ آئے جھٹائے جانے اور قتل کئے جانے کا خوف لاحق ہوا۔ گھر یا کوچھوڑ کر روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے سمندر کے ساحل پر آگئے کشتنی بانوں نے ان کو پہچان لیا کرایہ لئے بغیر کشتنی میں سوار کر لیا، جب کشتنی چلنے لگی تو ڈالنوا ڈول ہونے لگی، سیدھے چلنے کے بجائے دامیں بامیں ہونے لگی، سوار یوں نے کہا: کشتنی کو کیا ہوا، ناخداوں نے کہا: پتہ نہیں اس کو کیا ہو گیا۔ حضرت یونس ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بندہ ایسا ہو گا، جس کی موجودگی کی وجہ سے کشتنی نہیں چل پا رہی ہے۔

لوگوں نے کہا: یہ ہو سکتا ہے مگر اے اللہ تعالیٰ کے بنی آپ کے علاوہ کوئی ہو گا۔ آپ نہیں ہو سکتے۔ فرمایا: قرعہ اندازی کرو، جس کا نام نکل آئے گا اس کو دریا میں پھینک دو، قرعہ ڈالا گیا۔ تو حضرت یونس ﷺ کا نام نکل آیا تین مرتبہ قرعہ اندازی ہوئی تینوں مرتبہ حضرت یونس ﷺ کا نام ہی نکل آیا۔ تو آپ کو دریا میں ڈال دیا گیا، ایک مچھلی کو حکم ہوا اس نے ان کو نگل لیا اور انہیں لیکر پانی کے تک چلی گئی، حتیٰ کہ یونس ﷺ نے زمین کے سنگ ریزوں کو تسبیح پڑھتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ کے ساتھ اتباع کرتے رہے:

فَنَادَىٰ فِي الظُّلْمِتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

مِنَ الظَّالِمِينَ۔ (الأنبياء: ۸۷)

”پس پکارا تجھ اندھیروں کے ہر کہ نہیں کوئی معبد مگر تو پا کی ہے تجھ کو تحقیق میں تھا طالموں سے“

تین اندھیروں کے اندر سے آواز دی (۱) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔ (۲) رات کا اندھیرا (۳) دریا کی گہرائی کا اندھیرا۔

ارشاد ربانی ہے:

فَنَبَذَنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ۔ (الصفت: ۱۲۵)

”پس ڈال دیا ہم نے اس کو زمین بن گھاس والی میں اور وہ بیمار تھا“

آپ کا بدن بے رویش چوزے کے بدن کی طرح ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک درخت اگایا تھا۔ اس کے سایہ میں بیٹھ جاتے اور اس کے پھل سے تناول کرتے ایک

دن وہ درخت سوکھ گیا، یونس ﷺ رونے لگے۔ وحی آئی ایک درخت کے خشک ہونے پر آپ رور ہے ہیں، ایک لاکھ افراد کے ہلاک ہونے سے تم کو روانہ نہیں آتا؟ حمید بن ہلال کی روایت ہے: یونس ﷺ قوم کو دین کی دعوت دیتے قوم انکار کرتی تہائی میں ان کی ہدایت کے لئے دعا کرتے۔

ان کو دعوت دے دے کر تھک گئے مگر قوم میں کوتبدی نہیں آئی آخ کارنگ آ کر قوم کے لئے بد دعا دی، قوم کے سردار نے سن لیا، جا کر قوم کو یونس ﷺ کی بد دعا سے آ گاہ کیا۔ قوم کو تنبیہ ہوئی اور اجتماعی توبہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے، پوری قوم، مال مویشیوں سمیت گھروں کو چھوڑ کر ایک بیباں میں یک جا ہو گئے۔ البتہ بچوں کو ماوں سے جدا کر دیا، اللہ تعالیٰ کے سامنے روئے گز گزارے، آہ و بکاء کہنے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ رحم کا معاملہ فرمایا: عذا کو روک دیا۔ اور یونس ﷺ انتظار میں تھے کہ قوم پر کس طرح عذاب آتا ہے کس چیز سے ہلاک ہوگی؟ باہر نکل کر دیکھا کہ زمین لوگوں سے بھر گئی وقت مقررہ پر عذاب نہیں آیا۔ جھٹائے جانے کے خوف سے گاؤں سے نکلنے کا ارادہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی اس کے لئے نہیں آئی تھی وطن سے چل پڑے ساحل سمندر آگئے، دوسرے لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے، مگر کشتی چلنے سے رک گئی، آگے حرکت کرنے نہ پچھے کو چلنے تو فرمایا: یہ ہم میں سے کسی کے گناہ کا اثر ہے، قرعد اندازی ہوئی قرعد میں آپ کا نام نکلا بار بار قرعد اندازی ہوئی ہر بار یونس ﷺ کا نام ہی آیا تو فرمایا: مجھے دریا میں ڈال دو، میرے پاؤں باندھ دو اور سر کو نہ ڈھانپو، چنانچہ لوگوں نے اس طرح کر کے ان کو سمندر کے حوالے کر دیئے، ادھر سمندر کے اندر ایک مچھلی منہ کھولے تیار تھی، سمندر میں پہنچتے ہی مچھلی نے ان کو نکل لیا، سیدھے مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے، ہوتے ہوتے، بال جڑ گئے، گوست پوشت اور ہڈیاں کمزور ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنْتُ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ.

دعاء قبول ہوئی:

فَبَذَنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَبْتَأَنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مَنْ يَقْطِئُنِ.

(الصفت: ۱۳۵ - ۱۳۶)

”پس ڈال دیا، ہم نے اس کو بن گھاس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اگایا
ہم نے اوپر اس کے ایک درخت بیتل والا یعنی کدو کا“

اس درخت میں غذا بیت زیادہ تھی اس کے پھل کھاتے رہے جس سے ہڈیوں میں
وقت آگئی، بدن پر گوشت پوست اور بال اگ آئے، صحت بحال ہو گئی، سابقہ حالت میں
آگئے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک ہوا چلی، وہ درخت خشک ہو گیا، حضرت یونس ﷺ
روئے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی، اے یونس! ایک درخت کے خشک ہونے پر
آپ رورہے ہیں اور اپنی قوم کی ہلاکت پر نہیں روئے؟

عبداللہ بن الحارث سے بھی اسی طرح روایت مردی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ زائد
تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھلی کو حکم دیا کہ ان کے گوشت اور ہڈی میں سے کسی کو میرے حکم بغیر نہ
کھانا۔ تو مجھلی انتہائی احتیاط کے ساتھ انہیں لیکر زیر آب چلی آئی حتیٰ کہ زمین کے تہہ میں پہنچ
گئی۔ جس سے سنگ ریزوں کی تسبیح بھی سنی تو حضرت یونس ﷺ نے لا الہ الا انت
سبحانک کی تسبیح شروع کر دی پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چند دن کے بعد دریائے دجلہ
کے ساحل پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی ساحل میں یقظین (کدو) کا درخت اگا دیا اس
کے سینرے کو چونے لگے اور اس کے سایہ سے مستفیض ہونے لگے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اے یونس! کوزہ گر کے پاس جاؤ جو دجلہ کے قریب
ہے۔ اس سے کہہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنے کوزے توڑا لو، چنانچہ یونس ﷺ
نے کوزہ گر کو حکم ایسے ہی سنادیا، کوزہ گرنے کہا: نہیں میری عمر کی قسم! میں اپنے کوزے اور بھٹی
نہیں توڑوں گا کیونکہ اس کے ساتھ میری معيشت وابطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے
فرمایا: یونس! دیکھو تیرے مقابلے میں کوزہ گر بھی اپنی چیز کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے میں
نے تیری قوم کے ایک لاکھ لوگوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک جانور نکل آیا اس درخت کو کھا کر ختم کر دیا درخت گر گیا،
یونس ﷺ بیٹھ کر رونے لگے، تو وحی آئی، یونس! ایک درخت کے خشک ہونے اور گرنے پر
تو تجھے غم ہوتا ہے مگر اپنی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت کاغذ نہیں ہوتا جن کو ہلاک کرنے کا

میں نے ارادہ کیا؟

یوں اللہ تعالیٰ کی قوم نے عذاب کو درد سے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی:

ربنا افعُل بنا مَا انتَ اهْلَهُ، وَلَا تَفْعِل بنا مَا نَحْنُ اهْلَهُ.

(روح المعانی: ۲۸۲/۱۱)

”اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ وہ معاملہ کرنا جس کے آپ اہل

ہیں اور ہمارے وہ معاملہ نہ فرماجس کے ہم لاائق ہیں“

سعید بن سنان الحنفی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کے پاس وہی بھیجی تیری قوم عذاب میں بتلا ہونے والی ہے، بنی نے اپنی قوم کو اس سے آگاہ کیا اور ان کو حکم دیا کہ تم اپنے میں سے تین افضل ترین اشخاص کو منتخب کرو وہ دربار الہی میں سب کی طرف سے توبہ کریں گے چنانچہ قوم نے ایسا کیا ان میں سے تین افراد قوم کے سامنے ہو کر نکلے ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ! آپ نے اپنی کتاب ”توراة“ جس کو آپ نے اپنے بندے موسیٰ پر نازل کیا ہے جس میں فرمایا ہے، جو لوگ میرے دربار میں آ کر دعا کریں گے میں ان کی دعا کو رو نہیں کروں گا۔ اے اللہ! ہم تیرے دروازے پر سوالی ہو کر حاضر ہوئے ہیں، ہمیں معاف فرمانا ہمارے سوال کو رد نہ فرمانا۔ تیرے نے کہا: اے اللہ! آپ نے توراة میں ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا: ہم بھی آپ کے غلام ہیں، ہمیں آزاد فرمادیجئے۔ دوسرے نے کہا: آپ نے توراة میں ہمیں فرمایا ظلم کرنے والوں کو ہم معاف کریں اے اللہ! ہم نے اپنے نفوس پر ظلم کیا، ہمیں معاف فرماء اللہ تعالیٰ نے بنی کو بذریعہ وی اطلاع دی، ہم نے ان کی توبہ قبول کر لی۔

سعید بن ابی الحسن نے کہا: یوں اللہ تعالیٰ کو مجھلی نے جب نگل لیا تو انہیں خیال ہوا کہ ان کا انتقال ہو گیا اپنی مانگیں پھیلائی حالت کہ وہ مرے نہیں تھے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور دعا میں مصروف ہو گئے، اور عرض کیا اے اللہ! میں نے ایسی جگہ کو مسجد بنایا جس کو اج تک کسی نے مسجد نہیں بنایا۔ (تفسیر ابن کثیر ۲۱/۳)

السدی نے کہا: یوں اللہ تعالیٰ مجھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک رہے (ابن کثیر ۲۱/۳)

مجاہد کہتے ہیں: امام شعیؑ کے سامنے ذکر ہوا یونس اللطیفؓ مچھلی کے اندر چالیس سال رہے تو فرمایا: نہیں ایک دن بھی نہیں گزارا، صبح چاشت کے وقت داخل ہوئے، غروب کے وقت مچھلی نے جماں لی یونس اللطیفؓ نے اس سے سورج کی روشنی کو دیکھا، تو فرمایا:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنِ الظَّالِمِينَ۔ (الانبیاء: ۸۷)

تو وہ مچھلی کے پیٹ سے باہر آ گئے۔

ایک مرتبہ دوران خطبہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں سے ایک پیغمبر صرف ایک احتیادی خطا کی وجہ سے مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے اور توبہ کے بغیر اسے نجات نہیں ملی۔

حضرت شعیؑ کی قوم

اسدی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایک والوں کے پاس حضرت شعیؑ کو پیغمبر بنایا کہ مبعوث فرمایا: قوم نے ان کی تکذیب کی ارشاد ربانی ہے:

فَآخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظَّلَّةِ۔

”پس پکڑا اس کو عذاب دن سائبان کے نے“

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جس سے گرمی کی سخت ہریں آئیں ہر طرف گرمی ہی گرمی ہو گئی جوان کے برداشت سے باہر ہو گئی تیزی کے ساتھ پانی کی طرف کے لئے اپنے اوپر پانی ڈالنے لگے، اسی دوران ایک بادل نمودار ہوا۔ جس میں ہلکی ہلکی دل آؤیز ہوا آنے لگی، تو اس کی ٹھنڈک اور خوشبو کی طرف دوڑ پڑے ایک دوسرے کو بتانے لگے یہ ٹھنڈ ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے سب کے سب اس کے نیچے جمع ہو گئے جب سارے اس کے سامنے مجمع ہو گئے تو عذاب الٰہی نے ان کو گھیر لیا۔ اس طرف اس آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

فَآخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظَّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ۔

(الشعراء: ۱۸۹)

”پس پکڑا اس کو عذاب دن سائبان کے نے تحقیق وہ تحاذب دن بڑے کا“

حضرت سفیان ثوریؓ فرماتے ہیں: حضرت شعیب اللہ علیہ السلام خطیب الانبیاء تھے۔

حضرت حسن بصریؓ سے روایت ہے کہتے ہیں: اصحاب پراللہ تعالیٰ نے پورا ایک ہفتہ سخت گرمی مسلط کر دی حتیٰ کہ کوئی سایہ کام دیتا ان کوئی شہنشہ کتی کہ دور ایک بادل نظر آیا۔ اسی کی طرف دوڑ پڑے اس کے نیچے ہلکی ہلکی شہنشہ ہوا چلنے لگی ہوا کی شہنشہ کو دیکھ کر ایک دوسرے کو بلانے لگے، ہوتے ہوتے سارے لوگ اس کے نیچے جمع ہو گئے اللہ تعالیٰ نے اس بادل کو آگ کے شعلوں میں تبدیل کر دیا۔ اس آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے:

فَآخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظَّلَّةِ۔ (الشعراء: ۱۷۶)

”پس پکڑا اس کو عذاب دن سائبان کے نے تحقیق وہ تحاذب دن بڑے کا“

حضرت ہارون اللہ علیہ السلام کے بیٹوں کا ذکر

وہب بن منبهؓ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اللہ علیہ السلام کے پاس وہی تھیجی کہ میں ایک آگ اتار رہا ہوں اس کو بیت المقدس میں جا کر جانا۔ موسیٰ اللہ علیہ السلام نے ہارون اللہ علیہ السلام کو بلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میں آگ جلانے کے لئے حکم دیا میں اس کام کے لئے تجھے منتخب کرتا ہوں۔ چنانچہ دونوں آگ کی انتظار میں بیٹھ گئے ان کے دوڑ کے جلدی سے دنیا کی آگ میں سے لیکر بیت المقدس میں آئے تو آسمان سے آگ نے آ کر ان کو جلا دا۔ حضرت ہارون اللہ علیہ السلام ان کو بچانے کے لئے کو دوڑ پڑے، موسیٰ اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو ان کے حال پر رہنے دو، تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا بھگتیں۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اللہ علیہ السلام کے پاس وہی تھیجی، میرے اولیاء میں سے کوئی میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس کو اس طرح سزادیتا ہوں تو اپنے دشمنوں کو کس طرح سزادوں گا۔ روایت میں آتا ہے، اس واقعے کے بعد حضرت ہارون اللہ علیہ السلام چالیس سال تک غمگین اور حزین رہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وہی بتا دیا کہ میں نے ان دونوں کو

بخش دیا۔ وہ تمہارے ساتھ جنت میں حاضر ہیں گے۔

مالک بن دینار کہتے ہیں: ہارون العلیہ السلام کے دونوں بیٹے جب جل گئے تو وہ بہت غمگین ہوئے کہ کہیں آخرت میں ان کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہو مالک بن دینار یہ کہہ کر خاموش ہو گئے تو مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ آخرت میں انہیں عذاب نہیں ہو گا۔

حضرت سلیمان العلیہ السلام کا قصہ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت سلیمان العلیہ السلام کی آزمائش ان کی ایک بیوی الجرا دہ کے چند رشتے داروں کی وجہ سے ہوئی تھی "الجرادہ"۔ آپ کی محبوب ترین بیوی تھی، بیت الخلاء کے اندر داخل ہوتے وقت یا حالت جنابت میں اپنی انگوٹھی اسی کے حوالہ کر دیتے۔ "جرادہ" کے رشتے داروں کا کسی کے ساتھ جھگڑا تھا۔ الجرا دہ کی خواہش ہوئی کہ سلیمان العلیہ السلام ان کا ساتھ دے غلط خیال دل پیدا ہوا ایک دن سلیمان العلیہ السلام حسب معمول بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی اس کے حوالہ کر دی ایک جنی شیطان حضرت سلیمان العلیہ السلام کی صورت اختیار کر کے "الجرادہ" کے پاس آ گیا، کہنے لگا، میری انگوٹھی دیدو، الجرا دہ نے سلیمان العلیہ السلام سمجھ کر انگوٹھی دیدی، جب اس نے انگوٹھی پہنچی تو تمام جن و انس اور شیطان اس کے تابع ہو گئے، ادھر سلیمان العلیہ السلام آ کر انگوٹھی مانگی تو بیوی نے کہا: چل نکل جا، تم سلیمان نہیں ہو، سلیمان آ کر اپنی انگوٹھی لے گئے ہیں سلیمان العلیہ السلام نے اس حالت کو پہچان لیا کہ آزمائش ان کی بیوی کی وجہ سے درپیش آگئی چنانچہ وہ گھر سے نکل گئے ساحل سمندر آگئے جب یہ کہتے کہ میں سلیمان ہوں تو نبچے ان کو پھر مارتے۔

ان دونوں شیاطین نے کفر اور سحر سے بھری کتابیں لکھی اور اس کو سلیمان العلیہ السلام کی کری کے نیچے دفن کر دیئے پھر لوگوں کی موجودگی میں اس جگہ کو ہود کر کتاب نکال لی اور لوگوں سے کہنے لگے، سلیمان اس کتاب کے ذریعے لوگوں پر غالبہ حاصل کیا کرتا تھا۔ تو لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر سلیمان العلیہ السلام کے متعلق بدگمان سے ہو گئے، وہ شیطان جس نے

انگوٹھی کو اپنے قبضے میں لیا تھا ان دنوں خوب شیطنت اور معاصی کرنے لگا اللہ تعالیٰ نے بادشاہت دوبارہ ان کے حوالہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کے دلوں کے اندر شیطان کے کردار کی برائی ڈال دی اور اس کے افعال اور کرتوتوں کو برا مانے لگے تو ان کو شک ہو گیا اور سلیمان ﷺ کی ازواج کے پاس آگئے، کہنے لگے، آپ لوگ آج کل سلیمان ﷺ کے اندر کوئی تدبیح محسوس کرتی ہو؟ انہوں نے کہا! ہاں ہمیں عجیب سالگ رہا تو شیطان کو احساس سا ہو گیا کہ اب اس کی ہلاکت کا وقت قریب آ گیا تو اس نے انگوٹھی کو سمندر کے اندر پھینک دیا۔ سمندر کے اندر ایک مچھلی نے اس کو نگل لیا۔ ان دنوں ایک شخص نے مچھلی خریدی اور یہ مچھلی تھی جس کے پیٹ کے اندر وہ انگوٹھی تھی۔ سلیمان ﷺ نے اس مچھلی کو خرید لیا۔ اور پکانے کے لئے اس کا پیٹ چاک کیا تو دیکھا کہ اندر ان کی انگوٹھی تھی سلیمان ﷺ نے اس کو پہن لیا۔ پہننے ہی تمام انس و جن مطمع ہو گئے اور سلام کرتے ہوئے حاضر ہو گئے، جیسا کہ ان کا سابقہ معمول تھا۔

انگوٹھی چرانے والا شیطان بھاگ گیا اور کسی جزیرے میں جا کر چھپ گیا۔ سلیمان ﷺ نے اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا اس کی تلاش میں لگے رہے اور وہ بڑا سرکش اور شدید ترین شیاطین میں سے تھا تھا نہیں آتا تھا سلیمان ﷺ کے کارندوں نے ایک دن دیکھا کہ وہ سویا ہوا ہے تو آہستہ سے اس کے آس پاس سیسے کا ایک کمرہ تیار کیا گیا جب جاگ گیا تو جلدی سے بھاگنے لگا مگر بھاگ نہ سکا، چنانچہ وہ اس طرح پکڑا گیا سلیمان ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس کا نام صحر تھا سلیمان ﷺ نے سنگ مرمر سے ایک تخت بنایا۔ اس کے اندر بڑا سوراخ کر دیا اور اس کو اس سوراخ کے اندر ڈال کر تابنا پکھلا سوراخ کے اندر ڈال کر اس کو بند کر دیا گیا۔ پھر اس کو دریا میں ڈالنے کا حکم دیا۔ قرآن کریم کی اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے:

وَلَقَدْ فَتَأَ سُلَيْمَانَ وَالْقِينَا عَلَى تُكْرِسِيهِ جَسَدًا۔ (ص: ۳۲)

”اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان کو اندر ڈال دیا ہم نے اوپر کری اس کی کے ایک بدن“

اللہ تعالیٰ نے حکومت جب واپس کر دی تو کہا:

وَهُبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لَا حَدِّ مِنْ بَعْدِي.

”اور دے مجھ کو ملک کہ نہیں لا لق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے“

یعنی جس طرح اس شیطان کو مسلط کیا آئندگی کو اس پر مسلط نہ کیجئے گا۔

شیاطین کے تلبیس سے کفر و محرومی کتاب لکھ کر سلیمان ﷺ کی طرف منسوب کرنے کی وجہ سے لوگ ان کی باتوں پر آگئے تھے اور اس کتاب کو سلیمان ﷺ کی طرف منسوب کرتے رہے۔ قرآن کریم نے اس کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيْطَنُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ

سُلَيْمَانُ وَلِكِنَ الشَّيْطَنُ كَفَرُوا. (البقرہ: ۱۰۲)

”اور پیروی کرتے ہیں اس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیطان نج ملک سلیمان

کے اور نہیں کفر کیا تھا سلیمان نے اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان ﷺ کی صفائی بیان فرمائی ہے۔

حضرت حسن بصریؓ سے اس طرح بھی مردی ہے: حضرت سلیمان ﷺ کو انگوٹھی

دی گئی تھی جب بیت الخلاء جاتے تو انگوٹھی کو اتار کر جاتے، ایک مرتبہ ایک شیطان نے دیکھا

جا کر انگوٹھی کو حاصل کر لیا اور ایک بڑی نہر کے پاس جا کر انگوٹھی کو اس کے اندر ڈال دیا۔

حضرت سلیمان ﷺ حام سے باہر آ کر دیکھا انگوٹھی غائب۔ روایت میں آتا ہے کہ

چالیس یوم تک لوگ ان کو نہیں پہچان سکے۔

ایک دن نہر کے کنارے پر تشریف لے گئے وہاں ان کو ایک مجھلی ملی اسے لیکر ایک

عورت کے پاس آگئے اس نے اس کو چاک کیا تو اندر سے انگوٹھی نکلی سلیمان ﷺ نے

انگوٹھی کو نہیں لیا اور اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

وَهُبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لَا حَدِّ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ

الوَهَّابُ. (ص: ۳۵)

”مد لے مجھ کو ملک کہ نہیں لا لق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے تحقیق تو

ہی ہے سخن شے والا،

السدی کی روایت کے مطابق ان نیام میں بھوک و خوراک کی عدم دستیابی کی آزمائش کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سلیمان اللہ عزوجلہ ساحل سمندر میں بیٹھ کر اپنی انگوٹھی کو انگلی سے نکال کر کچھ ہلا رہے تھے کہ اچانک ہاتھ سے چھوٹ گئی دریا کے اندر گر گئی ان کی حکومت کا تعلق اس انگوٹھی کے ساتھ متعلق تھا۔ وہاں سے چلے ایک بوڑھی عورت کے پاس آگئے ادھر ایک شیطان ان کی جگہ پر بیٹھ گیا۔ بوڑھیا نے کہا: یا تم گھر کے کام کا ج کرو، میں طلب رزق کے لئے نکلتی ہوں۔ یا تم تلاش رزق کے لئے نکلو میں گھر کا کام کروں گی؟ سلیمان اللہ عزوجلہ نے فرمایا: میں طلب رزق کے لئے نکلوں وہ نکل گئے۔ راستے میں شکاریوں سے ملاقات ہوئی ان سے کچھ مجھلیاں خریدی گھر لے آئے، بوڑھیا نے ایک مجھلی کو چاک کیا تو اس کے پیٹ سے انگوٹھی ملی سلیمان اللہ عزوجلہ نے اس کو انگلی میں پہن لیا تو فوراً جن و انس، شیاطین اور حشی جانور سارے آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور خدمت میں حاضر ہوئے وہ شیطان بھاگ نکلا اور سمندر کے ایک جزیرے میں جا چھا حضرت سلیمان اللہ عزوجلہ نے جنات و شیاطین کو حکم دیا کہ اس کو پکڑ کر میرے پاس حاضر کرو شیاطین نے کہا! ہم اس پر قادر نہیں ہیں۔ الایہ کہ وہ نشہ ہو جائے البتہ یہ کہ وہ ہفتے میں ایک بار جزیرے کے اندر ایک چشمہ کے پاس آ کر پانی پیتا ہے۔ اگر اس چشمے میں شراب ڈال دی جائے جس سے پی کر نشہ ہو جائے۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ پکڑ کر سلیمان اللہ عزوجلہ کے پاس لا یا گیا، ان کو ایک پہاڑ کے اندر قید کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: سلیمان اللہ عزوجلہ کے ابتلاء کا زمانہ

چالیس دن تک جاری رہا۔

ابن ابی شح کہتے ہیں: حضرت سلیمان اللہ عزوجلہ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ تمام چیزیں عطا فرمائی جو دوسروں کو بھی عطا فرمائی اور بہت ساری وہ چیزیں عطا فرمائی جو کسی اور کو عطا نہیں کیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم بھی عطا فرمایا جو دوسروں کو عطا نہیں فرمایا،

اس علم سے بھی نواز اجود و سروں کو نہیں ملا، مگر اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں میں افضل ترین نعمت سرور عدالتیہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے۔ فقیری اور امیری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنے آئیں ہیں حالت میں رہنے اور خوشی غنی دنوں حالتوں میں کلمہ حق کہنے سے بڑھ کر کسی نعمت کو نہیں پایا۔ (کتاب الزهد: للامام احمد بن حنبل: ۱۳۵/۱)

نعمت سلیمان اللہ علیہ السلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے، ہم نے زندگی کے تمام پہلوؤں کو آزمایا غنی و خوشی، احت و تغلی سبھی کا تجربہ کیا مگر ہم نے دنیا کو تمام سے گھٹایا اور کم تر پایا۔

پرانی تجربہ روایت میں آیا ہے: سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں: جب سلیمان اللہ علیہ السلام کی حکومت باہم سے گئی تو حالت اس طرح دگر گوں ہوئی کہ کھانے کے لئے روٹی مانگنے کی نوبت آئی تھیں سے روٹی کا ایک خشک اور سوکھا لکڑا مل گیا کاٹ کر چبانے کی کوشش کی مگر چبانے پر قادر نہیں ہوئے پانی کے اندر بگوکر تر کرنے کے لئے ساحل سمندر آگئے پانی میں رکھنے کی کوشش کی لکڑا باہم سے چھوٹ کر پانی کے اندر چلا گیا۔ سلیمان اللہ علیہ السلام اس کو حاصل کرنے کے لئے سمندر کے اندر اتنے چلے گئے کہ غرق ہونے کا قریب ہو گئے کیونکہ ان کو ان کی ضرورت تھی واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گئے دیکھا وہ لکڑا اپنی کے اوپر تیرتا ہوا قریب آ گیا حاصل کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی دور چلا گیا۔ پھر قریب آیا مگر اس بار بھی دستیابی نہیں ہوئی۔ تو وہیں ساحل میں دربار الہی میں سجدہ ریز ہو گئے، عرض کیا، الہی! اے اللہ! آپ نے مجھے آزمائش میں بتلا کیا حتیٰ کہ میں نان شبینہ کا محتاج ہو گیا۔ اور ایک لکڑے کو نہ حاصل کر سکتا ہوں اور دور چلا جاتا ہے تاکہ اطمینان سے بیٹھ جاؤں اگر مجھے اس گناہ کا پتہ چل جائے جس کی پاداش میں آزمائش میں بتلا کیا گیا ہوں تو اس سے تو بے کرلوں آپ سے معافی مانگو لیکن میں نہیں سمجھ پا رہا ہوں۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرمادیجے! اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی سلطنت واپس ان کو مل گئی۔

حضرت داؤد الصلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی قصہ

حسین بن علی عبد اللہ المقر بی کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد الصلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی بتا دیا کہ ایک لمحے کے لئے تجھے تیرے نفس کے حوالہ کروں گا۔ داؤد الصلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: یا رب! کونے وقت میں؟ وحی آئی: فلاں مہینے، فلاں سال، فلاں دن اور فلاں گھنٹی میں جب وہ وقت آیا تو اپنے محراب میں تشریف لے گئے۔

ایک دن اپنی عبادت گاہ کے اندر عبادت میں مصروف تھے، اتنے میں دو فرشتے انسانی صورت میں دروازے پر آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی، انہیں بتایا گیا کہ آج فیصلہ کا دن نہیں ہے۔ آج داؤد الصلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا دن ہے۔ تو فرشتے دیوار پھلاند کر اندر چلے گئے، ان کے اس طرح آنے سے داؤد الصلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے، تو فرشتوں نے کہا گھبرا یے مت! کہنے لگے:

لَا تَخْفُ خَصْمَانِ بَغْيَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا
بِالْحَقِّ وَلَا تُشَطِّطْ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الْصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا
أَخْيَرُ لَهُ تِسْعُ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلَيَ نَعْجَةً وَاحِدَةً فَقَالَ
اَكْفِلْنِيهَا وَعَزِّنِي فِي الْخِطَابِ ۵ قَالَ لَقَدْ ظَلَمْكَ
بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نَعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ
لَيُنْفِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ امْنَوْا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَاهُمْ۔ (ص: ۲۲-۲۳)

”مت ذرہم ہیں دو جھنڑے نے والے زیادتی کی ہے بعض ہمارے اور پر بعض کے پس حکم کہ درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور مت زیادتی کر اور راہ دیکھا ہم کو طرف راہ سیدھی کے تحقیق یہ ہے بھائی میرے واسطے اس کے ہیں نتاوے دنیاں اور واسطہ میرے ہے ایک دنی بی پس کہا اس نے سونپ دے مجھ کو وہ بھی اور غلبہ کیا مجھ پر بیچ بات کے کہا

حضرت داؤد نے کہ ظلم کیا اس نے تجھ پر ساتھ مانگ لیے دنی تیری طرف کے دنبیوں اپنی کی اور تحقیق بہت شرکت والے زیادتی کرتے ہیں بعضے ان کے اوپر بعض کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور کم ہیں وہ۔“

داوُد اللَّٰہُ كُوتُبْيَہُ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا ہے ارشاد ہوتا ہے:

وَظَنَّ ذَاوُدَانِمَا فَتَنَهُ فَأَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَأْكَعًا وَأَنَابَ . (ص: ۲۳)

”اور جانا داؤد نے کہ کچھ آزمایا ہے ہم نے اس کو پس بخشش مانگی

رب اپنے سے اور گر پڑا عاجزی کرتا ہوا اور جوع کیا بحق“

مسلسل روتے رہے اور سجدہ ریز رہے اور سجدے سے سر کو نہیں اٹھایا۔ حتیٰ کہ ان کے آنسوؤں سے زمین سے سبزہ اگ کر کان کے لوکے برابر ہو گئے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کے لئے وحی نازل فرمادی، تو عرض کیا، یا رب آپ کسی پر ظلم نہیں فرماتے کہ کل قیامت کے دن اور یا آکر میرے گریبان پکڑ کر تیرے سامنے کھدے اے اللہ! اس سے پوچھ لیجئے میں نے اس کا کیا بگاڑا تھا؟ تو میں کیا جواب دوں گا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی میرے فضل اور عدل یہ ہے کہ میں کسی ایک کی وجہ سے دوسرے پر ظلم نہیں کرتا۔ کہ میں اس کو تجھ پر قدرت دوں گا پھر اس سے معاف کرانے کا کہہ دوں گا۔ اور اس کے حق سے افضل ترین چیزا سے دیکھ راضی کروں گا۔

حضرت قادہ فرماتے ہیں کہ داؤد اللَّٰہُ نے فرمایا: اب میں مطمئن ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری بخشش ہو گئی۔

ابو عمر ان الجوني کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ داؤد اللَّٰہُ نے جب دربار الہی میں عرض کیا: الہی! تیرا دشمن شیطان مجھے عار دلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب غلطی ہو رہی اس وقت تیرا الہ کہاں تھا؟

حضرت وہب بن منبه سے روایت ہے کہتے ہیں: داؤد اللَّٰہُ نے سجد سے سر جب

اٹھایا تھا کمزور تھا ان پر لرزہ طاری تھا بیویوں سے علیحدہ رہنے لگے اور برابر وترے رہے۔ حتیٰ کہ چہرے پر آنسوؤں کے مسلسل بہنے سے خط کا نشان پڑ گیا عطاء الخرا سانی کی روایت ہے
داواد اللہ علیہ السلام نے اپنی اس خطاء کو یاد دھانی کے لئے اپنی ہتھیلی کے اوپر لکھا تھا جب بھی اس پر
ان کی نظر پڑتی با تحد کا پینے لگتے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۹۶/۵، روح المعانی: ۱۸۳/۲۳)
حسب اتنے منہبہ کی روایت ہے۔ داؤد اللہ علیہ السلام نے اپنی ہتھیلی پر لکھا تھا
”داؤد الخطاء“ ”خطا کرنے والا داؤد“

نبی موسیؑ کی روایت ہے: داؤد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ غصیٰ کو اس کی ہتھیلی
پر ظاہر کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا چنانچہ وہ جب بھی کھانے پینے یا کسی اور کام کے لئے با تحد
بڑھاتے تو اس پر نظر پڑتی تورو نہ گلتے۔

ابو شیر (یحییٰ بن صالح) سے روایت ہے: داؤد اللہ علیہ السلام جب آزمائش میں آگئے تو وہ
حوش و پرندے آپ کے پاس سے ہٹ گئے جو پہلے زبور سننے کے لئے ان کے آس پاس
بیج ہو جاتے داؤد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اللہ! حوش و پرندوں کو میرے پاس
آنے دیجئے تاکہ ان سے انس حاصل کروں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی پرندے آئے
مگر آوازِ حرب سابق شوق سے سننے کا مظاہرہ نہیں کیا۔ داؤد اللہ علیہ السلام زبور کی تباہت بلند
آواز سے کرتے اور رونے لگے تو پرندوں نے آواز دی، ہائے افسوس! خطاء کی وجہ سے
تیری آواز میں وہ حلاوت نہیں رہی جو پہلے تھی۔

معاذ بن الزیاد التمیتی کی روایت ہے: جب خطاء سرزد ہو تو عبادگذار لوگوں کے پاس
جا کر روتے اور وہ بھی ان کے ساتھ ہم بکاء ہوتے۔ کسی ایک شخص کے پاس چلے گئے کہنے
لگے میں اللہ کا نبی داؤد ہوں۔ خطاء کا رجھنے نہیں پڑتا؟ تو وہ شخص بھی رونے لگا۔

داواد اللہ علیہ السلام سجدہ ریز ہو کر رونے لگے اور مسلسل سجدے کی حالت میں رہے حتیٰ کہ
ان کے آنسوؤں سے زمین سے گھاس آگئی۔

بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں: داؤد اللہ علیہ السلام اپنی خطاء پر چالیس دن سجدے کی حالت میں
روتے رہے حتیٰ کہ آپ کے آنسوؤں سے بزرہ آگ آیا۔

آواز آئی: کیا پیاسے ہو، پانی پلایا جائے؟ بھوکے ہو، کھانا کھلایا جائے؟ کیا تم کپڑے مانگ رہے ہو کہ تجھے کپڑے پہنائے جائیں؟ عرض کیا نہیں، لیکن میری خطا نے میری کمر جھکا دی ہے۔ اس پر کوئی جواب نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد رونے میں مزید اضافہ ہوا کہ سبکاء کی وجہ سے آواز بھی دب گئی، حتیٰ کہ آہ، آہ لی آوازیں آنے لگیں۔ تب جا کر معافی ملی۔

حضرت حسن بصریؓ فرماتے ہیں: حضرت داؤد اللہی علیہ السلام کی خطا، معاف ہونے کے بعد بھی رونے میں کمی نہیں آتی بلکہ اضافہ ہوا تو ان سے کہا گیا: اے اللہ کے نبی! کیا پ کی خطا، معاف نہیں ہوتی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کا کیا کروں؟

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت داؤد اللہی علیہ السلام مسائین کی مجالس میں بیٹھ جاتے اور کثرت سے گریہ کرتے اور عرض کرتے، اے اللہ! مسائین اور خطاطاروں کو بخش دیجئے تاکہ ان کے ساتھ مجھے بھی معافی ملے۔

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: داؤد اللہی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب! میں اپنی خطا نہیں بھولوں گا تاکہ مسلسل حزن میں رہوں، اس پر روتارہوں اور استغفار کرتا رہوں۔

کچھ بنی اسرائیل کے متعلق

مالک بن دینار نے کہا: بنی اسرائیل کا ایک عالم اپنے تخت پر بیک لگائے بیٹھا تھا، اس نے دیکھا کہ اس کے ایک بیٹے نے عورتوں کو آنکھ ماری، اس نے سختی کے طور پر کہا: ایسا نہ کرو، اس کو بلکی سزاد یعنی پروفور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا فوراً اپنے تخت سے نیچے گر گیا، سر پھٹ گیا اور اس کی بیوی بھی گر گئی، القاء ہوا: تم نے بس میرے لئے اس طرح غصہ کیا، جاتیرے اندر آییندہ کوئی خیر نہیں ہو گی۔

(رواية علوم الدين ۳۵ / ۲، الزهد لللام احمد بن حنبل ۱ / ۱۸۰)

حضرت سفیان ثوریؓ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک نبی کو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دو، نبی ﷺ ایمان کی طرف قوم کو بلا ترہ رہے، قوم نے انکار کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی، اس قوم کے پاس سے نکل جاؤ ان کے درمیان مت رہو، چنانچہ وہ حکم الہی پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے کوچ کر گئے، ایک نبی کے پاس سے ان کا گذر ہوا۔ انہوں نے کہا، ٹھہر واس کام میں میری مدد کرو۔ اس نے کہا: مجھے ٹھہرنے کا حکم نہیں۔ جلدی یہاں سے نکلا ہے، لیکن انہوں نے مسلسل ٹھہرنے کو کہا، تو وہ وہاں ٹھہر گئے، اتنے میں جبریل ﷺ تشریف لائے، فرمایا: تمہیں تو نہ ٹھہرنے کا حکم دیا گیا اور تم ٹھہر اگئے؟ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایک شیر مسلط فرمائے گا۔ وہ تیرا سینہ چاک کر کے تیرا جگہ کھا جائے گا۔ نبی ﷺ نے وہاں سے سفر جاری رکھا اور چل پڑے، راستے میں شیر کا سامنا ہوا شیر نے ان کی پیٹ پر مارا اور جگر نکال کر کھا گیا۔

ملائکہ ﷺ:

یوسف بن الاسباط کہتے ہیں: ایک مرتبہ سفیان ثوریؓ کے سامنے ملائکہ کا تذکرہ چلا تو فرمایا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے، اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو کوئی کام سرانجام دینے کا حکم دیتے ہیں اگر وہ اڑنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے پر کاث دیئے جاتے ہیں قیامت تک وہ آسمان کی طرف نہیں چڑھ سکتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی آدم کے گناہ جب زیادہ ہو گئے تو فرشتے آسمان و زمین نے ان کے لئے بدعادی، اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے پاس پیغام بھیجا کہ انسانوں کی طرف خواہشات نفس اور شیطان سے تمہارا پالا پڑے گا تو تم بھی ان کی طرح گناہوں میں مبتلا ہو جاؤ گے تو فرشتے اپنے اپنے خیال میں کہنے لگے اگر نفس و شیطان بھی ساتھ ہو جائیں تب بھی ہم گناہوں سے نجی جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی انہیں مطلع فرمایا کہ تم فرشتوں میں سے سب افضل ترین فرشتوں کو منتخب کرو انہوں نے ہاروت و ماروت کو اس کے لئے چن لیا۔

چنانچہ ہاروت اور ماروت حکم بن کرز میں پر اترے تو الزهرہ بھی عورت کی صورت میں زمین پر اتری اہل فارس الزهرہ کو بیدخت کہتے ہیں (حسن کا پوتا) یہ فرشتے پہلے صرف مومنین کے لئے دعاء مغفرت کرتے اور یہ دعا کرتے:

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا
وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ۔ (عافر: ۷)

”اے پروردگار ہمارے سماں یا تو نے ہر چیز کو رحمت کرا اور علم کو پس بخش

واسطے ان لوگوں کے کہ تو بہ کی اور پیر وی کی راہ تیری کی“

جب ان سے خطاء سرزد ہوئی تو تمام اہل زمین کے لئے دعا کرنے لگے، خطاء کے صدور کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک جگہ سزا کو بھگتنے کا اختیار دیا تو انہوں نے دنیا کی سزا بھگتنے کو اختیار کیا۔ (تفسیر ابن کثیر ۱/ ۱۳۹)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

”ان ادم عليه السلام اهبطه اللہ عز وجل الى الارض،

قالت الملائكة: اى رب اتجعل فيها من يفسد فيها و

يسفك الدماء و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك

قال انى اعلم ما لاتعلمون“ (آل عمران: ۳۰)

”اللہ تعالیٰ نے ادم علیہ السلام کو جب زمین میں اتار دیا تو ملائکہ نے کہا
اے اللہ آپ زمین میں اس کو خلیفہ بنار ہے ہیں جو اس میں فساد کریگا،
اور خون ریزی کریگا اور ہم آپ کی تمجید کرتے ہیں اور پاکی بیان
کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جو جانتا ہوں تم نہیں جانتے“

فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم بنی آدم کے مقابلے میں آپ کی زیادہ
اطاعت کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: تم دو فرشتوں کو منتخب کرو ان کو میں
زمیں پر اتار دوں گا (تاکہ ہم دیکھ لیں کہ وہ کس طرح عمل کرتے ہیں) فرشتوں نے حاروت
اور ماروت کو اس کے لئے چن لیا۔ چنانچہ ان کو زمین پر اتارا گیا)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کعب الاحبار رض کہتے ہیں: ایک دن
فرشتوں نے بنی آدم کے اعمال پر بات چیت کی اور انسانوں سے سرزد ہونے والے گناہوں
پر گفتگو کرنے لگے، ان کو بتایا گیا اگر انسانوں کی طرح نفس و شیطان تم پر بھی مسلط ہو جائیں تو
تم بنی آدم کی طرح گناہ کا ارتکاب کرو گے تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو، چنانچہ انہوں
نے دو فرشتوں حاروت اور ماروت کو منتخب کیا۔ ان کو زمین میں اترنے کا حکم دیا گیا۔ اور ان کو
کہا گیا کہ چوری نہ کرو، زنا سے باز رہو، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ تھہراو۔ چنانچہ وہ دونوں
اترے حضرت ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ پھر کعب الاحبار رض نے کہا کہ خدا گواہ
ہے کہ شام نہ ہوئی تھی کہ انہوں نے محرومات کا ارتکاب شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر ۱۳۸/۱)

حضرت شعیا علیہ السلام اور بنو اسرائیل

حضرت وہب بن منبه رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے حضرت شعیا علیہ السلام
سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ ہماری نماز میں نورانیت نہیں ہے اور ہماری زکوٰۃ نے ہمارے اندر
ترز کیہ پیدا نہیں کیا اور ہم کبوتر کی طرح روتے اور بھیڑیے کی طرح گڑگڑاتے نہیں ہیں، اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ اس کا کیا سبب ہے؟ کوئی چیز اس میں مانع ہے؟ کیا
میرے پاس کسی چیز کی کمی ہے؟ حالانکہ تمام زمین و آسمان کے خزانے میرے قبضے میں ہیں

میں جیسے چاہتا ہوں خرچ کرتا ہوں یا اس لیے کہ میری رحمت و سعی نہیں ہے؟ میری رحمت کی بناء پر ہی رحم کرنے والے آپس میں رحم کرتے ہیں یا اس لیے کہ میں بخیل ہوں؟ کیا میں عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخنی اور افضل نہیں ہوں؟ اگر یہ لوگ غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ خود ان کی جانیں ان کی سب سے بڑی دشمن ہیں، میں ان کی نماز میں نورانیت کیسے پیدا کروں حالانکہ ان کے دل دنیا کی طرف مائل ہیں اور انہوں نے میری ممنوعات کو اپنے لیے حلال سمجھ رکھا ہے؟ میں ان کے روزے کیسے قبول کروں، حالانکہ وہ اس کو حرام کھانے سے قوت فراہم کرتے ہیں؟ اور میں ان کی زکوٰۃ کو کیسے قبول کروں حالانکہ انہوں نے لوگوں کو اپنے غصب کا نشانہ بنایا ہے؟ بھلا میں اس پر ان کو اجر کیسے عطا کروں؟ میں نے تو زمین و آسمان کی پیدائش کے دن ہی فیصلہ کر لیا تھا اور ماس کے لیے لازمی موت مقرر کر دی تھی جو کہ واقع ہو کر رہے گی میں اس کے لیے ایک آئندی نبی بھیج رہا ہوں جونہ فخش گو ہوگا، نہ ہی درشت رو ہوگا اور نہ ہی سخت مزاج ہوگا اور نہ ہی بازاروں میں شور و غل مچانے والا ہوگا، میں اسے ہر اچھی عادت سے مزین کروں گا اور اخلاق کریمانہ عطا کروں گا، پھر اس کے دل میں تقویٰ اور عقل میں حکمت اور طبیعت میں نیکی اور وفاداری کا وصف پیدا کروں گا اور اس کی امت کو بہترین امت بناؤں گا جو تمام لوگوں کے لیے نکالی جائے گی جو نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے گی اور وہ امت یہ تمام کام مجھ پر ایمان اور (عمل میں) اخلاق کے سبب کرے گی، وہ اپنے اعضاء و جوارح کو پاک رکھے گی، بلند جگہوں پر میرے لئے نماز پڑھے گی، ان کی اناجیل (کتابیں) ان کے سینے میں محفوظ ہوں گی اور قربانی ان کے خون (جانیں) ہونگے وہ دن کے شیر (شہسوار) اور رات کے رہبان (عبادت گزار) ہوں گے۔ یہ میرا فضل ہے، جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں اور میں عظیم فضل والا ہوں۔

اصحاب سبت

حضرت عکرمؓ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت تک ان کی بینائی درست تھی میں نے دیکھا وہ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں اور رورہے ہیں میں نے کہا میں آپ پر قربان آپ کیوں رورہے ہیں انہوں نے فرمایا: افسوس تمہیں ایلیہ کے بارے میں علم ہے۔ میں نے عرض کیا ایلیہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایلیہ ایک بستی ہے جس میں یہودی رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہفتے کے دن مجھلیوں کا شکار حرام کر دیا تھا۔ لیکن ہفتے کے روز بڑی بڑی مجھلیاں اونتوں جتنی نمودار ہوتیں اور دیگر دنوں میں غائب ہو جاتیں۔ اس لیے وہ دیگر دنوں میں سخت محنت اور جدوجہد کے ساتھ مجھلیاں پکڑتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور کہنے لگے کیوں نہ ہم انہیں ہفتے کے روز مجھلیوں کا شکار کر لیا کریں لیکن کہا اور دنوں میں لیا کریں بعض لوگوں نے اس مشورہ پر عمل کیا اور ہفتے کے روز مجھلیوں کو پکڑا اور انہیں بھونا۔ ان کے رشتہداروں نے جب بھوننے کی خوبصورتگی اور کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے ہفتے کے روز مجھلی کا شکار کیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ چنانچہ ان کے دیکھا دیکھی دوسرے لوگوں نے بھی ہفتے کے دن شکار شروع کر دیا اور یہ بات ان میں عام ہو گئی اس معاملے میں لوگ تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے شکار کھالیا اور دوسرے نے انہیں روکا تیرے گروہ نے کہا۔

لَمْ تَعِظُّوْنَ قَوْمًا نَّالَهُمْ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا.

”تم ایسی قوم کو کیوں وعظ و نصیحت کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ ہلاک

کرے گا یا ان کو سخت عذاب دے گا“ (الاعراف : ۱۲۳)

جس فرقہ نے انہیں اس فعل شنیع سے روکا تھا وہ کہنے لگے ہماری قوم! ہم تمہیں اس بات سے ڈراتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کسی عذاب میں مبتلا نہ کر دے کہ تمہاری شکل بدل دے۔ تمہیں زمین میں دھنادے تم پر پھر بر سائے یا تمہیں کسی اور طریقہ سے ہلاک کر دے قسم بخدا! ہم تمہارے ساتھ یہاں رات برسنیں کر سکتے انہوں نے یہ کہا اور شہر کی فصیل

سے باہر نکل گئے اگلے دن وہ شہر کی فصیل کے پاس آئے ان میں ایک شخص دیوار پر چڑھا اور اندر جھاٹک کر کہنے لگا اللہ کے بندو! واللہ ان کی دمیں بھی ہیں اور وہ حق بھی رہے ہیں۔ وہ شخص فصیل کے اندر کو دا اور اس نے دروازہ کھول دیا لوگ اندر چلے گئے بذر اپنے انسانی نسب کو پہچانتے تھے۔ لیکن اپنے بندروں والے نسب کو نہیں پہچانتے تھے بذر انسان کے پاس آتا۔ انسان اس سے کہتا تو فلاں ہے وہ اپنے سر سے اشارہ کرتا کہ ہاں اور روئے لگتا ان لوگوں نے ان سے کہا ہم نے تو تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تھا۔ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

أَنْجِيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهُوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ

ظَلَمُوا بِعَدَابٍ بَيْسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُدُوْنَ ”(الاعراف: ۱۶۵)

”ہم نے ان لوگوں کو نجانے دی جو برائی سے منع کرتے تھے اور

طلموں کو برے عذاب میں گرفتار کیا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے“

مجھے معلوم نہیں کہ تیرے گروہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا کتنے ہی گناہ ہیں جنہیں ہم دیکھتے ہیں لیکن لوگوں کو ان سے منع کرتے حضرت ابن عباس رض اس وجہ سے رورہے تھے۔ حضرت عکرم رض فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رض سے عرض کیا میں آپ پر قربان! آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ان لوگوں نے پہلے روکا جب انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ بازنہیں آئیں گے تو انہوں نے کہا:

لَمْ تَعْظُمُوْنَ قَوْمًا نَالَ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا.

”تم ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے

والا ہے یا اس کو سخت عذاب دے گا“

حضرت ابن عباس رض کو میری بات پسند آئی اور مجھے انعام میں ایک چادر عطا فرمائی۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/ ۲۵۸)

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص تشریف لائے اور بیٹھ گئے لوگ بھی ان کے ارد گرد بیٹھ گئے اور کہنے لگے یہ حضرت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں وہ شیخ کہنے لگے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ:

”اَسْتَلِهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةً الْبَحْرِ“

(الاعراف: ۱۲۳)

کے بارے میں سنا کر آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان پر ہفتے کے دن شکار حرام کیا۔ تو مچھلیاں ہفتے کے روز خود کو محفوظ خیال کرتیں اور سطح آب پر نمودار ہتھیں لیکن یہ لوگ ہفتے کے روز مچھلیاں پکڑنیں سکتے تھے جب ہفتے کا دن گزر جاتا تو مچھلیاں بھی غائب ہو جاتیں اور انہیں بھی دوسرے لوگوں کی طرح مشکل سے شکار کرنا پڑتا جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے ہفتے کے روز شکار کا ارادہ کیا تو ان کی قوم کے نیک لوگوں نے انہیں ایسا کرنے سے روکا لیکن یہ نافرمان لوگ روکنے کی بجائے روکنے والوں سے جنگ پر آمادہ ہو گئے لیکن ان میں سے بعض جنگ نہیں چاہتے تھے کیونکہ روکنے والوں میں ان کے والدین بھائی اور رشتہ دار بھی شامل تھے لہذا ان کے کہنے سے دوسرے گھنگا ر بھی جنگ سے باز آگئے۔ نیک لوگوں نے ان سے کہا اگر تم ہماری بات نہیں مانتے تو ہم تمہارے اور اپنے درمیان دیوار بنا لیتے ہیں چنانچہ انہوں نے دیوار کھینچ لی جب انہوں نے دیوار کی دوسری جانب انسانی آوازوں کو نہ سنا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم دیکھیں تو ہمیں تو سہی ہمارے بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا انہوں نے دیکھا تو ان کی شکلیں مسخ ہو چکی تھیں اور انہیں بندر بنادیا گیا تھا انہوں نے بڑوں کو بڑی جسامت سے اور چھوٹوں کو چھوٹی جسامت سے پہچانا ان بندروں نے جب انہیں دیکھا تو انہیں دیکھ کر رونے لگے یہ واقعہ حضرت موسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کا ہے۔

حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے ایک روز یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَاسْتَلِهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةً الْبَحْرِ۔ (اعراف: ۱۲۳)

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مچھلی ایک دن کے لیے حرام کی تھی جبکہ باقی دنوں میں اس کے شکار کی اجازت تھی حرمت والے دن یعنی ہفتے کے دن مچھلیاں حاملہ اونٹی کی طرح

نمودار ہوتیں اور ہر ایک کو نظر آتیں وہ لوگ انہیں پکڑنا چاہتے لیکن رک جاتے میں نے یہی دیکھا ہے کہ جو شخص گناہ کا اکثر ارادہ کرتا ہے۔ وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ کا ارادہ کرتے رہے اور اس سے رکتے رہے بالآخر ایک دن انہوں نے مچھلی پکڑ کر کھا ہی لی لیکن اس کے سبب انہیں دنیا کی ذلت اور آخرت کی روائی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ مسلمانوں کو مچھلی کی بُنْبُت خدا تبارک و تعالیٰ کی طرف ہی رغبت ہوئی چاہئے۔

حضرت عثمان بن عطاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جن لوگوں نے ہفتہ کے دن نافرمانی کی تھی انہیں آسمان سے ندادی گئی کہ اے بستی والوں تو ان میں سے ایک جماعت بیدار ہوئی پھر انہیں تیرسی بار آواز دی گئی اے بستی والوں تمام مرد عورتیں اور بچے بیدار ہو گئے پھر ان سے کہا گیا:

كُوْنُوا قِرَدَةً حَاسِيْشِيْنَ. (البقرہ: ۶۵)

”تم ذلیل خوار بندر ہو جاؤ“

حضرت ابراہیم بن اشعث فرماتے ہیں مجھے ایلمہ کے اہل علم کے شیخ نے بیان کیا جس رات ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا وہ رات انہوں نے اپنی بستی میں گزاری جب ایک تھائی رات گزر گئی تو آواز آئی اے بستی والو! یہ آواز ہر چھوٹے بڑے نے سنی انہوں نے جب یہ آواز سنی تو دہشت زده ہو کر اپنے بستروں سے کوڈ پڑے اور ایک دوسرے پر گرتے پڑتے باہر نکل آئے پھر اپنے بستروں پر لپٹ گئے جب رات کا دوسرا بہر گزر گیا تو پھر آواز آئی اے بستی والو! وہ پھر اپنے بستروں سے کوڈے اور ایک دوسرے پر گرتے پڑتے باہر کی طرف بھاگے پھر کچھ دیر کے بعد اپنے بستروں میں لوٹ آئے۔

جب رات کا تیرسا اور آخر پھر ختم ہونے کو تھا تو انہیں آواز دی گئی اے بستی والو!

كُوْنُوا قِرَدَةً حَاسِيْشِيْنَ. (البقرہ: ۶۵)

مسخ و حسف

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا بندر اور خزریہ (مسخ شدہ) یہودیوں کی نسل میں سے ہیں آپ نے فرمایا:

”ان الله عزوجل لم يلعن قوماً فمسخهم فكان لهم نسل حتى يهلكم، ولكن هذا خلق كان، فلما غضب الله عزوجل على اليهود مسخهم فكانوا مثلهم“

”الله نے ناراض ہو کر جب بھی کسی قوم کو مسخ کیا تو اس کی آگے نسل نہیں چلائی بلکہ اسے ہلاک کر دیا بندر اور خزریہ یہ مخلوق پہلے سے تھی جب اللہ تعالیٰ یہود پر غصے ہوئے تو ان کی شکلیں مسخ کر دیں اور وہ بندر اور خزریہ جیسے ہو گئے“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مسخ کیے جانے والوں کے بارے میں پوچھا کہ آیا ان کی نسل آگے چلتی ہے آپ نے فرمایا:

”ما بمسخ احد قط و يكون له نسل ولا عقب“

”جس کسی کو بھی مسخ کیا جاتا ہے اس کی نسل اور اولاد آگے نہیں چلتی“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔ تو قارون نے انہیں جمع کیا اور کہا تم نے موسیٰ علیہ السلام کی نماز روزہ اور ایسی بہت سی چیزوں میں اطاعت کی جن کو تم نہیں جانتے تھے کیا تم یہ برداشت کر سکتے ہو کہ اپنے مال بھی اسے دے دو انہوں نے کہا ہم انہیں اپنا مال نہیں دیں گے۔ تمہارے پاس کوئی ایسی مددیر ہے جس کے ذریعے ہم مال دینے سے نجح جائیں؟ اس نے کہا ہم بنی اسرائیل کی فاحشہ عورت سے بات کر لیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ وہ عوام الناس اور معزز لوگوں کے سامنے موسیٰ علیہ السلام پر زنا کی تہمت لگادے اس نے لوگوں کی موجودگی میں موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگادیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کے خلاف بدعای کی۔ اللہ پاک نے زمین

کو حضرت موسیٰ ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا۔ حضرت موسیٰ ﷺ نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں اپنے اندر دھنادے زمین نے انہیں تختوں تک اندر دھنادیا یہ دیکھ کر انہوں نے حضرت موسیٰ ﷺ کو پکارنا شروع کر دیا۔ آپ نے زمین سے پھر کہا انہیں دھنادے زمین نے ان لوگوں کو گھنٹوں دھنادیا وہ پھر پکارنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ (رحم کرو) آپ نے زمین سے کہا انہیں دھنادے زمین نے انہیں گردنوں تک دھنادیا وہ پھر پکارنے لگے اے موسیٰ، اے موسیٰ آپ نے زمین سے پھر کہا انہیں دھنادے تو زمین نے انہیں اپنے اندر غائب کر لیا۔

اللہ پاک نے موسیٰ ﷺ کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ میرے بندے تجھ سے سوال اور تیرے سامنے عاجزی کرتے رہے لیکن تو نے ان کے سوال اور عاجزی کو قبول نہ کیا۔ مجھے میری عزت کی قسم اگر وہ مجھے پکارتے تو میں ان کی دعا قبول کر لیتا۔

قارون:

حضرت خیثہ فرماتے ہیں میں نے انخلیل میں پڑھا قارون کے خزانوں کی چاہیوں کا بوجھ سانٹھ بڑے بڑے حجر اٹھاتے تھے ان میں ہر چاہی روشن چراغ کی طرح ہوتی تھی اور ہر چاہی الگ خزانے کی تھی۔

حضرت ابوالک فرماتے ہیں اگر ان خزانوں کی چاہیوں میں سے ایک بھی دنیا والوں کو دے دی جاتی تو ان کو کافی ہو جاتی۔

حضرت مجاہد ارشاد باری تعالیٰ:

فَخَرَّجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِيَّتِهِ۔ (القصص: ۷۹)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قارون ترکی گھوڑے پر جس پر سرخ رنگ زین ہوتی تھی زرد رنگ کے کپڑے پہن کر نکلتا تھا۔

حضرت قاؤدہ فرماتے ہیں ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ قارون روزانہ اپنے قد کے موافق قیامت تک زمین میں دھنسایا جاتا رہے گا اور وہ چیختا رہے گا۔

دوبادشا ہوں کی سزا:

حضرت ابو عبیدہ رض فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کہا آج مجھ سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں اللہ پا کے اپنی سب سے کمزور مخلوق چھر اس پر مسلط کر دی وہ اس کے ناک میں داخل ہو گیا بادشاہ لوگوں سے کہتا تھا یہاں مارو۔ لوگوں نے اس کے سر پر کھڑا ہے مار مار کر اس کے ٹکڑے کر دیئے۔

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں ایک بادشاہ نے تخت پر بیٹھ کر (بڑائی کا) بول بولا۔ اللہ پا کے اس کی شکل کو سخن فرمادیا۔ یہ معلوم نہیں آیا کہ کمھی کی شکل میں تبدیل کیا یا کسی اور چیز کی شکل میں۔

حضرت لوٹ کے والد:

حضرت سليمان بن مرد فرماتے ہیں جب لوگ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کو جلانے لگے تو ایک عورت آئی انہوں نے اس سے کہا تو کہاں جاتی ہے اس نے کہا میں اس آدمی کی طرف جا رہی ہوں جسے جلا یا جارہا ہے اور وہ یہ آیت پڑھ رہا ہے:

إِنَّيْ ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّيْ سَيِّهَدِيْنِ. (صافات: ۹۹)

جب لوگوں نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگ میں ڈالا تو انہوں نے فرمایا:

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ.

اللَّهُ تَعَالَى نَّهَى اِرْشَادَ فِرْمَى:

فَلَمَّا يَنْأُو كُوُنِيْ بَرْدًا وَسَلْمًا عَلَى إِبْرَاهِيْمَ (الأنبياء: ۶۹)

”ہم نے کہا کہاے آگ تو ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی واپی بن جا“

حضرت لوٹ کا والد حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا چیخاز ادھا کہنے لگا میری وجہ سے آگ نے انہیں نہیں جلا یا یہ سن کر اللہ پا کے اس پر آگ بھیجی جس نے اسے جلا دیا۔

حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل:

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں بنی اسرائیل بہت سخت تکلیف میں مبتلا

ہوئے انہوں نے حضرت موسیٰ ﷺ سے کہا اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کیجئے، حضرت موسیٰ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اس پر اللہ تعالیٰ نے وہی بھیجی اے موسیٰ تو اپنی قوم کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جن کی خطاؤں نے میرے اور ان کے درمیان کوتاریک کیا ہوا ہے انہوں نے تجھ سے دعا کی لیکن تو نے ان کی دعا کو قبول نہ کیا مجھے میری عزت کی قسم اگر وہ مجھ سے دعا کرتے تو میں ضرور ان کی دعا قبول کر لیتا۔

اصحاب فیل:

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو ہلاک کرنا چاہا تو ان پر سمندر سے ابایل جیسے پرندے بھیجے جن کا رنگ سیاہ و سفید تھا ہر پرندہ سیاہ و سفید رنگ کے تین پتھرا ہٹھائے ہوئے تھا دو پتھر بیجوں میں اور ایک چونچ میں ان پرندوں نے ان کے سروں پر صیفیں بنالیں اور چینختے ہوئے ان پر پتھر بر سادیے ان میں سے جس کے سر پر پتھر لگا اس کی دبر کے راستے سے نکل گیا اور جس کے جسم کی ایک جانب لگا اس کی دوسری جانب سے نکل گیا۔ اللہ پاک نے ان پر سخت آندھی بھیجی اور پتھر بر سادے جس سے وہ تمام کے تمام ہلاک کر دیئے گئے۔

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان پر سیاہ رنگ کے سمندری پرندے آئے جن کے چونچوں اور بیجوں میں پتھر تھے حضرت سفیان فرماتے ہیں ”ابایل“ (سورۃ الفیل آیت ۳) سے مراد پورا غول ہے۔

فرعون:

حضرت کعب قرظی فرماتے ہیں جب فرعون نے اپنی قوم سے کہا:

مَاعْلِمْتُ لَكُمْ مِنِ إِلَهٍ غَيْرِيْ. (قصص: ۸)

”میں اپنے سو اتمہارے لئے کوئی مبعوث نہیں جانتا“

تو حضرت جبریل ﷺ نے ذات باری تعالیٰ کے لیے غصے میں آ کر عذاب کے پر پھیلائے اس پر اللہ تعالیٰ نے وہی فرمائی اے جبریل ﷺ سزا دینے میں وہ جلدی کرتا

ہے جنہیں یہ رہو کر وہ پھر بدلنا لے سکے گا۔

حضرت کعب ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اسے یہ کہنے کے بعد چالیس سال تک مہلت دی تھی کہ اس نے کہا:

آنَ رَبُّكُمُ الْأَغْلَى۔ (نازعات: ۲۵)

”میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں“

اسی بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَآخِذُهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى۔ (نازعات: ۲۵)

یعنی اللہ تعالیٰ نے پہلی بات اور دوسری بات دونوں پر کپڑ فرمائی اور اس کے لشکروں کو غرق کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبریل عليه السلام نے فرعون کے منہ میں گاراٹھونا شروع کر دیا۔

حضرت شداد بن حداد بن حدادیش فرماتے ہیں مجھ سے ذکر کیا گیا کہ فرعون ستر ہزار سیاہ گھوڑوں پر حضرت موسیٰ عليه السلام کی تلاش میں تکلا جبکہ گھوڑوں کے علاوہ اور جانور بھی اس کے لشکر میں موجود تھے۔

حضرت ابن احیا فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عليه السلام بنی اسرائیل کو لے کر نکلنے تو ان کے سامنے سمندر آگیا ان کے لئے سمندر سے نجات نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا پچھے سے فرعون اپنے لشکر کے ہمراہ نمودار ہوا۔

فَلَمَّا تَرَأَءَ الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُذْرَكُونَ ۝

قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّيَ سَيِّدُ الْدِّينِ۔ (شعراء: ۶۱۔ ۶۲)

”پس جب دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم پکڑے گئے، موسیٰ نے کہا کہ ہرگز نہیں بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ مجھے ضرور راہ دکھائے گا،“

یعنی اللہ تعالیٰ مجھے نجات کے لئے راستہ دکھائے گا اس نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا

ہوا ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ جب موسیٰ ﷺ تجھ پر لاٹھی ماریں تو پھٹ جانا پس سمندر کا پانی اللہ تبارک و تعالیٰ کے خوف سے آپس میں نکلا تار ہا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتا رہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ﷺ کی طرف وحی کی:

أَنْ أَضْرِبُ بَعْصَاكَ الْحَجَرَ۔ (شعراء: ۲۳)

”تم اپنا عاصا پھر پمارو“

حضرت موسیٰ ﷺ نے اپنی لاٹھی پانی پر ماری اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قدرت بھی موجود تھی۔

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقَ كَالْطُّوْدِ الْعَظِيْمِ۔ (شعراء: ۲۳)

”تو وہ پھٹ گیا اور ہو گیا ہر نکڑا ایک بڑے پہاڑ کی مانند“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ﷺ سے فرمایا:

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا۔ (طہ: ۷۷)

”پس ان کے لیے راستہ بناؤ“

جب ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنادیا گیا تو حضرت موسیٰ ﷺ بنی اسرائیل کو لے کر چلے آپ کے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر تھا۔

حضرت شداد بن الحاد ﷺ فرماتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا جب بنی اسرائیل پانی میں داخل ہو گئے اور کوئی باقی نہ رہا تو فرعون ایک ترکی گھوڑے پر سوار آگے بڑھا اور سمندر کے کنارے رک گیا سمندر کا پانی ابھی نہیں تھا اہوا تھا گھوڑا آگے بڑھنے سے خوفزدہ ہوا حضرت جبریل ﷺ نے اسے گھوڑی دکھلائی جو جفتی کروانی چاہتی تھی اور اسے اس گھوڑے کے قریب کیا۔ گھوڑے نے اسے سونگھا جب گھوڑے نے اس کی سونگھلی تو حضرت جبریل ﷺ نے گھوڑی آگے بڑھا دی یہ دیکھا کہ فرعون کا گھوڑا ابھی آگے بڑھا فرعون کے لشکر نے جب دیکھا کہ فرعون سمندر میں داخل ہو گیا تو اس کے پیچھے وہ بھی داخل ہو گئے۔

حضرت جبریل ﷺ آگے آگے تھے اور فرعون ان کے پیچھے تھا اور حضرت

میکا ایکل اللہ علیہ السلام اپنے گھوڑے پر سوار تمام لشکر کے پیچھے تھے اور انہیں تیزی سے ہاٹک رہے تھے اور کہہ رہے تھے آگے والوں سے مل جاؤ۔ جب حضرت جبریل اللہ علیہ السلام اکیلے سمندر پار کر گئے اور حضرت میکا ایکل اللہ علیہ السلام دوسرے کنارے پر رہ گئے اور فرعون اپنے تمام لشکر سمیت سمندر کے اندر رکھا کہ اچاٹک سمندر کا پانی آپس میں مل گیا۔

فرعون نے جب اللہ پاک کی یہ قدرت دیکھی تو پکارا ہوا:
 أَمْنَثُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْنَثَ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَّمَنَ
 الْمُسْلِمِينَ۔ (یونس: ۹۰)

”میں ایمان لایا کہ نہیں ہے کوئی معبد مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں،“

اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا:
 أَلَنْ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنِ الْمُفْسِدِينَ۔ (یونس: ۹۱)
 ”کیا ب ایمان لاتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم نے نافرمانی کی تھی اور تو فسادیوں میں سے تھا،“

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے عبرت کا نشانہ بنادیا کہ وہ اپنے بارے میں جیسا کہتا تھا ویسا نہیں تھا۔ کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو زکال کر لوگوں کو نہ دکھادیتے تو بعض لوگ اس کی موت کے بارے میں شک میں بتلا رہتے۔

ظالم:

حضرت ابو موسیٰ سے مردی ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا:
 اَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَمْهَلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخْذَهُ لَمْ يَفْلَهْ
 یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے ہیں پھر جب اسے کھڑتے ہیں تو تھوڑتے نہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
 كَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ۔ (ہود: ۱۰۲)
 ”تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے“

سرزا میں تاخیر:

حضرت حسین بن علی صلی اللہ علیہ و آله و سلم فرماتے ہیں کہ مجھ سے قبلہ ازد کے ایک شیخ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام شعیؑ کو دیکھا وہ ایک خط پڑھ رہے تھے اور ساتھ ساتھ اس پر تجھب کا اظہار کر رہے تھے یہ کس قدر چھوٹا خط ہے لیکن اس میں کتنی بلیغ باتیں ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عبد الحمید کی طرف بھیجا ہوا خط تھا جس میں لکھا اما بعد اللہ تعالیٰ کا تیری سزادیے میں تاخیر کرنا تھے غفلت میں نہ ڈالے سزادیے میں جلدی وہی کرتا ہے جسے اس بات کا ذرہ بھی وہ پھر سزادے سکے گا۔ والسلام

حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔ ایک عابد نے ستر سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ایک دن اس کے پاس حضرت جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم کا گزر ہوا اس عابد نے حضرت جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں۔ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا میں فلاں بستی کو والٹنے (برباد کرنے) جا رہا ہوں۔

عابد نے کہا وہ کس لیے؟ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا وہ نیس سال سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہیں عابد نے کہا کیا اللہ تعالیٰ میں سال تک اپنے بندوں کو مہلت دے دیتا ہے؟ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا ہاں۔ جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم آگے چلے گئے عابد اپنے گھر آیا اور اپنی اولاد کو جمع کر کے کھاتم نے مجھے کیسا پایا۔ اولاد نے کہا آپ ایک اچھے والد ہیں۔ عابد نے کہا۔ میں چاہتا ہوں تم ہتھیار تیز کرو۔ ہم ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اولاد نے کہا اباجی! ستر سال کی عبادت کے بعد، پھر حضرت جبریل صلی اللہ علیہ و آله و سلم کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا تیری توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت وہب بن منبه سے روایت ہے کہ طالوت نے اپنی بیٹی سے کہا مجھے داؤد صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی جماعت پر اختیار دے دے میں اسے قتل کر کے توبہ کرلوں گا بیٹی نے کہا اگر موت نے ہمیں مہلت نہ دی تو کیا ہو گا۔

اہل عقوبات

حضرت وہب بن منیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے علماء سے فرمایا۔ تم عمل نہ کرنے کے لیے علم سکھتے اور دین کی سمجھ حاصل کرتے ہو۔ تم دین کے ذریعے دنیا جمع کرتے ہو۔ تم لوگوں پر پہاڑ جتنا فرض چڑھادیتے ہو (پھر ان کی مدد نہیں کرتے) تم پانی بھی پھونک کر پیتے ہو لیکن پہاڑوں جتنی حرام چیزیں نگل جاتے ہو۔ اپنے کپڑوں کو صاف رکھتے ہو اور دنبوں کی کھالیں پہنتے ہو اور اپنے جسموں کو کپڑوں سے چھپاتے ہو اور اس ذریعے سے تم تیموں، مسکینوں اور مفلسوں کا مال غصب کرتے ہو مجھے میری عزت کی قسم میں تمہیں ایسے فتنہ میں بستلا کروں گا جس میں بستلا ہو کر حیم اور بردار شخص بھی پریشان ہو جائے گا۔

حضرت ابو جلد فرماتے ہیں میں ایسے زمانے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں بڑی عمر کے لوگ لمبی امیدیں باندھیں اور چھوٹی چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں جس میں آزاد شدہ غلاموں کو آزاد نہ کیا جائے جس میں ایسے لوگ ہوں گے جو لمبی امیدیوں میں لگر ہیں گے اور خوف خدا سے عاری ہوں گے۔ ان کی دعائیں قول نہیں کی جائیں گی۔ ان کے دل بھیڑیوں کی طرح ہوں گے اور وہ ایک دوسرے پر رحم نہیں کریں گے۔

حضرت محمد بن ابی حلد فرماتے ہیں لوگوں پر ایسے بادشاہ بھیجے جائیں گے جن کے واسطے سے دعا کی جائے گی۔

حضرت قادہ، ارشاد باری تعالیٰ: وَقَدْ خَلَتُ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمُثْلُثُ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے مکانات گر چکے اور ان کے نشانات مت چکے۔

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اذا ظهر السوء في الأرض انزل اللہ عزوجل باهل الأرض بأسه.

جب زمین میں بدی ظاہر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر اپنا عذاب بحیث دیتے ہیں۔

میں نے عرض کیا زمین پر تو اللہ کی اطاعت کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نعم ثم يصيرون الى رحمة الله عزوجل
هال وہ پھر اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

حضرت زینب ؓ فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ سوکراٹھے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا۔ اور آپ فرمار ہے تھے عربوں کے لیے ہلاکت ہوا یہ شر سے جو قریب آپ ہنچا ہے۔ آج یا جوں ماجوں کے بندرووازے کو اس قدر کھول دیا گیا ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے نوے کا عدد بنایا۔

حضرت زینب ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نیک لوگوں کے ہوتے ہلاک ہو جائیں گے آپ نے فرمایا: ”نعم اذا كثرا الخبث“، اس جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔

حضرت جریر ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا:

ايما قوم عمل فيهم بالمعاصي هم اعزوا اكثرا لم يغروا
عمهم الله تعالى بعقابه.

جس قوم میں گناہ کئے جاتے ہوں اور نیک لوگ غالب اور کثرت میں ہونے کے باوجود گناہوں کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ سب کو سزادیتے ہیں۔

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ما من قوم يعمل بين اظهرهم من يعمل بالمعاصي هم اعزوا
امنع لهم يغروا عليه الا اصحابهم الله تعالى منه بعذاب.

جس قوم کے سامنے گناہ کئے جائیں اور وہ غالب اور کثیر سونے کے باوجود انہیں نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان پر بھی عذاب نازل فرمائیں گے۔

فتنة:

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سی صیب امتی داء الامم - میری امت کو داء الامم پہنچ گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ داء الامم کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

الاشر و البطرو التکاثر والتنافس فی الدنیا و التنعم، و
التحاسد حتى البغی ثم يكون الهرج .

غورو اور نعمتوں میں پڑ کر بہک جانا دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا اور سبقت لے جانا اور پر یقیش زندگی بس کرنا ہے اور آپس میں حسد کرنا یہاں تک کہ بغاوت ہوگی اور اس کے بعد "هرج" (فتنہ و فساد) ہوگا۔

صحابی رسول حضرت ابو حوالہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک بار مال غنیمت کے حصول کے لئے بھیجا۔ ہم گئے لیکن مال غنیمت میں کچھ نہ ملا جب آنحضرت ﷺ نے ہماری یہ مشقت دیکھی تو دعا کی اے اللہ انہیں مجھ پر ہی نہ چھوڑ دے کہ میں کمزور ہو جاؤں انہیں لوگوں کے پس درکر کہ وہ انہیں کتر سمجھیں نہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر کمزور ہو جائیں تو انہیں اپنی جانب سے رزق عطا فرم۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم فارس اور روم کے خزانوں کی تقسیم کرو گے اور تم میں سے ہر ایک کو اتنا تماں ملے گا حتیٰ کہ اگر تم میں سے کسی کو سود بینا رملیں گے تو وہ ناراض ہوگا۔ پھر آپؐ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور فرمایا۔ ابن حوالہ جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس تک پہنچ گئی تو سمجھ لینا کہ زلزلے اور قتل قریب ہو گئے اور قیامت لوگوں سے اس سے بھی زیاد قریب ہوگی جتنا کہ میرا ہاتھ تھا میرے سر کے قریب ہے۔

حضرت حدیفہ ؓ فرماتے ہیں تم ضرور امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کرتے رہو گر نہ تم آپس میں ایک دوسرے سے لڑ نے لگو گے اور تمہارے برے لوگ اچھے لوگوں پر غالب آ جائیں گے اور قتل کر دیں گے حتیٰ کہ کوئی ایک بھی امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کرنے والا نہیں بچے گا۔ پھر تم اپنے دشمنوں کے خلاف دعا کرو گے تو قبول نہیں ہوگی حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں برادر، بر اسال، بر امہینہ اور بر ازمانہ وہ ہوگا جو قیامت کے زیادہ قریب ہوگا۔

حضرت ابراہیم تیکی فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ جب قیامت قائم فرمانے لگیں گے تو مخلوق پر اتنے عصباں کہ ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے ہوں گے حضرت عوام

نے فرمایا حضرت حسن فرماتے ہیں کہ:
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ.

مذکورہ جرۃ بھی غصہ ہی کے سبب ہوگی۔

حضرت قیس بن رافع رض فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک شخص حضرت خذیلہ رض کے سامنے اپنی آواز بلند کر رہا تھا میں نے اس سے کہا تو نبی کریم صل کے صحابی کے سامنے آواز بلند کرتا ہے۔ اس نے کہا میں کیسے آواز بلند نہ کروں وہ کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے معاملہ کو ضرور ضائع فرمادیں گے انہوں نے کہا: میں کہہ رہا ہوں کہ جب ان کا والی کوئی ایسا شخص بن جائے گا جو اللہ کے ہاں جو کے برابر بھی نہ ہوگا۔

حیوانات پر بنی آدم کے گناہوں کے اثرات:

حضرت انس بن مالک رض فرماتے ہیں قریب ہے کہ گوہ انسان کے ظلم کی وجہ سے کمزور ہو کر اپنے سوراخ میں مر جائے حضرت سیجی بن کثیر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رض کے سامنے کہا ظالم خود پر ہی ظلم کرتا ہے حضرت ابو ہریرہ رض نے یہ سن کر فرمایا تو جھوٹ کہتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ بے شک سرخاب ظالم کے ظلم کی وجہ سے گھونسلوں میں مر جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں۔ بنی آدم کے گناہ سیاہ بھوزوں (کیڑوں) کو ان کے سوراخوں میں قتل کر دیتے ہی۔ پھر فرمایا اللہ یہ قوم نوح کے غرق ہونے کے وقت سے ہے۔

حضرت مجاهد ارشاد باری تعالیٰ ”وَلَعْنُهُمُ الظَّاغِنُونَ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد ہیں پر ینگنے والے جانور بچھو اور گریلے ہیں۔

حضرت شبیانی ” سے روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رض نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا یہ بکری اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کی خود ذمہ دار ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رض نے فرمایا ہر گز نہیں خدا کی قسم بنی آدم کے اپنے اوپر ظلم کی وجہ سے سرخاب کمزور ہو کر آسمان کی فضا میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو عبیدہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قریب ہے کہ سیاہ بھونزے اپنے سوراخوں میں بنی آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔

اچھے اور بے باادشاہ:

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک باادشاہ نے طویل عمر پائی اس کے دربان بہت سخت تھے۔ ایک دن اس نے کہا مجھے میرے ملک کے بہت کم لوگ جانتے ہیں کیوں نہ میں لوگوں میں پھروں تاکہ مجھے علم ہو جائے کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔

اس نے اپنے دربان سے کہا میرے پاس کوئی نہ آئے اور لوگوں کو بتا دو کہ باادشاہ یہاں ہے باادشاہ وہاں سے نکل کر ایک ایسے آدمی کے پاس ٹھہرا جس کی گائے تمیں گائے کے برابر دودھ دیتی تھی۔ باادشاہ حیران ہوا اور کہنے لگا اگر میں اس گائے کو لے لوں تو اس کا دودھ تمیں گائیوں کے دودھ سے کفایت کرے گا، پس اس گائے کا ایک تھائی دودھ خشک ہو گیا۔

باادشاہ نے اس کے مالک سے کہا تو نے اس کو کسی اور چراغاگاہ میں چرایا ہے یا کسی دوسرے چشمے سے پانی پلایا ہے (کہ اس کا دودھ کم ہو گیا)

اس نے کہا نہیں میرے خیال میں باادشاہ کے دل میں ظلم کا خیال پیدا ہوا جس کی وجہ سے گائے کے دودھ کی برکت چلی گئی۔ باادشاہ نے کہا باادشاہ کو تیری کیا اخبار۔

اس نے کہا حق بات وہی ہے جو میں نے تجھے کہی ہے باادشاہ کہے دل میں جب ظلم کا خیال پیدا ہوتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے۔ باادشاہ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ وہ کبھی اس شخص کی گائے نہیں لے گا۔ باادشاہ کے عدل کی وجہ سے گائے کا دودھ لوث آیا۔ وہ باادشاہ کہنے لگا۔ مجھے علم ہو گیا کہ باادشاہ کے ظلم کی وجہ سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

حضرت موسیٰ ابن اعینؓ فرماتے ہیں، ہم حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے زمانہ خلافت میں کرمان کے علاقے میں بکریاں چراتے تھے اور جنگلی جانور اور بھیڑیے ایک ہی جگہ میں چرتے تھے ایک رات اچانک ایک بھیڑ یا ایک بکری پر حملہ آور ہوا، ہم نے کہا ضرور کسی نیک آدمی کا انتقال ہوا ہے۔ حضرت حمادؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت موسیٰ ابن اعینؓ یا کسی اور نے بیان کیا کہ انہوں نے حساب لگایا تو اسی رات حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کا انتقال ہوا تھا۔

حضرت مالک ابن دینار فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر موجود چڑواہے کہنے لگے کون نیک شخص لوگوں کا خلیفہ بنتا ہے۔ ان سے پوچھا گیا تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا جب کوئی نیک شخص خلیفہ بنتا ہے تو شیر اور بھیڑ یعنی بکریوں کا شکار کرنے سے رک جاتے ہیں۔ حضرت قادہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا آپ آسان میں ہیں اور ہم زمین میں ہیں آپ کی رضا اور ناراضگی کی علامت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میر تمہارے اوپر نیک لوگوں کو بادشاہ بنانا میرے راضی ہونے کی علامت ہے اور برے لوگوں کو بادشاہ بنانا میرے ناراض ہونے کی علامت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے ارشاد فرمایا:

اذا كانت امراؤ كم خيار كم و كانت اغنياء كم
سمحاء كم و كانت امور كم شوري بينكم فظاهر
الارض خير لكم من باطنها و اذا كانت امراؤ كم شرار
كم و اغنياؤ كم بخلاؤ كم و اموركم الى نساءكم
فبطن الارض خير لكم من ظاهرها.

جب تم میں سے اچھے لوگ تمہارے امیر ہوں تمہارے مال دارخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہوں تو اس وقت زمین کے اوپر کا حصہ تمہارے لیے اس کے اندر ورنی حصے سے بہتر ہے۔ اور جب تم میں سے برے لوگ تمہارے امیر ہوں تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو اس وقت زمین کا اندر ورنی حصہ تمہارے لیے اس کے اوپر کے حصے سے بہتر ہے۔

زمین:

حضرت کعب احبار صلی اللہ علیہ و آله و سلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جب مغربی سمندر کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا میں نے تجھے خوبصورت بنایا اور تیرے اندر پانی کی کثرت کی میں تیرے اندر اپنے ایسے بندے بھیجوں گا جو میری بڑائی، پاکی، واحدانیت اور بزرگی بیان کریں گے،

تو ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے گا؟ اس نے کہا میں انہیں غرق کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں انہیں اپنے ہاتھ میں اٹھا لوں گا۔ اور تمہارے غصہ کو تمہاری طرف ہی لوٹا دوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مشرقی سمندر سے کہا میں نے تجھے خوبصورت بنایا تیرے اندر پانی کی کثرت کی میں تیرے اندر اپنے بندے بھیجوں گما جو میری بڑائی وحدانیت اور پاکی بیان کریں گے تو ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے گا؟ اس نے کہا میں ان کے ساتھ مل کر میں آپ کی بڑائی، وحدانیت اور بزرگی بیان کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اسے زیورات، شکار اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں۔

حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ سمث گئی اور کہنے لگی میرے اوپر آدم اور ان کی اولاد رہے گی تو وہ میرے اوپر گندگی ڈالیں گے اور گناہ کریں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پر پھاڑ گاڑ دیئے جن میں سے بعض کو تم دیکھتے ہو اور بعض کو نہیں دیکھتے۔

پہلے پہل زمین کا ناظم ہونے والے جانور کے گوشت کی طرح تھا کہ جب اسے ذبح کیا جاتا ہے تو وہ پھر کتا ہے۔

آخری زمانہ میں سزا میں:

حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں حضرت شبیؑ نے ہم سے پوچھا کہ کون سادن سب سے زیادہ سخت ہوگا؟ ہم نے کہا قیامت کا دن اور اس طرح وہ دن جو قیامت کے زیادہ قریب ہو گا وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔

حضرت حذیفہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں سے کوئی جبشہ کی طرف جائے گا جب وہ لوٹے گا تو بندر بنا ہوا ہو گا وہ اپنے گھروں کے قریب جائے گا وہ اس سے دور بھاگیں گے۔

حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرايل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اولاد آدم میں سے کسی سے اللہ کی رحمت کو نہیں روکا مگر فرعون نے جب کلمات ایمانیہ بولے مجھے خوف ہوا کہ یہ کلمات کہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچ جائیں اور وہ اس پر رحم نہ فرمادیں۔ میں نے

سمندر کا گارالیا اور اس سے اس کامنہ اور آنکھیں بھر دیں اور پھر اسے غرق کر دیا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اقربت الساعۃ ولا یزد اد الناس علی الدنیا الاحرصا
ولاتزد اد منهم الا بعداً.

”قیامت قریب آگئی ہے اور لوگوں کی دنیا کی حرص بڑھتی جا رہی ہے اور دنیا ان سے دور ہوتی جا رہی ہے“

حضرت حسن رض فرماتے ہیں میں آدمی کو دیکھتا ہوں لیکن ان میں عقلمند نہیں ہوتے میں آوازیں سنتا ہوں لیکن ان میں پیار کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کی زبان میں میٹھی اور دل تنگ ہیں۔

حضرت علیم فرماتے ہیں ہم حضرت عبس غفاری رض کے ساتھ ان کے مکان کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے لوگوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کیوں بھاگ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا طاعون سے بھاگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کاش طاعون مجھے پکڑ لیتا۔ ان کے چچا زاد نے کہا آپ یہ کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کہا۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہا کاش طاعون مجھے پکڑ لیتا۔

”لا یتمن احد کم الموت فانه عند انقطاع اجله ولا یرد فيستعتب“

”تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے موت تو مدت پوری ہونے پر آتی ہے اور لوٹائی نہیں جاتی۔ آدمی کو چاہئے وہ توبہ کرے اور اللہ کو راضی کرتا رہے“

انہوں نے کہا کیوں نہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنائے:

”بادر وابالموت قبل خصال ست: امرة السفهاء و
کثرة الشرط و بيع الحكم و استخفاف بالدم و قطيعة
الرحم و نشویتخدون القرآن مزامير يتقدمون الرجل
يغنيهم بالقرآن و ان كان اقلهم فقهها“

”چھ چیزوں سے پہلے موت کی طرف لپکو جب یوقوف بادشاہ بن جائیں۔ فوجی زیادہ ہو جائیں فیصلوں کی خرید و فروخت ہونے لگے۔ خون کو ہلکا سمجھا جائے، قطع رحمی کی جائے، ان لوگوں کو پسند کیا جانے لگے جو قرآن کو ساز بنالیں گے، لوگ اسے امام بنائیں گے جو قرآن کو گاگا کر پڑھے گا اگر چہ وہ ان میں سب سے کم دین کی سمجھ رکھنے والا ہو۔“

حضرت خالد بن عرفظ رض سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:
یا خالد انه سیکون احاداث و اختلاف و فرقہ فاذا کان
کذالک فان استطعت ان تكون المقتول لا القاتل۔

”اے خالد عنقریب نئی نئی باتیں اختلاف اور دوریاں ہوں گی جب
ایسے حالات ہوں تو کوشش کرنا کہ مقتول بن جاؤ نہ کہ قاتل۔“

حضرت ابو الجوزاء رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اذا قُتِلَ عبدُ اللهٍ وَ عَبْدُ اللهٍ فَكُنْ عَبْدُ اللهٍ المُقْتُولُ۔
”جب اللہ کے بندے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں تو تم اللہ کے
مقتول بندے بنو۔“

حضرت ابو الدرداء رض فرماتے ہیں مسلمانوں کے رزق میں جس قدر کمی کی جاتی
ہے اسی قدر زیمن اپنی پیداوار کم کر دیتی ہے۔

حضرت یزید ابن مرثد بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو درداء رض
سے کہا پہلے ہمارے پاس تھوڑا مال ہوتا تھا جس سے ہم فائدہ اٹھا لیتے تھے اور ہم اس میں
برکت محسوس کرتے تھے آج ہمارے پاس بہت مال ہے لیکن نہ وہ ہمیں نفع پہنچاتا ہے اور نہ
ہم اس میں برکت محسوس کرتے ہیں۔ حضرت ابو درداء رض نے فرمایا یہ مال ظلم سے جمع
کیا گیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
لينقض عرى الاسلام عروة عروة فكلما انتقضت عروة

تشبیث الناس بالتی یلیہا فاولہن نقض الحکم و آخرہن الصلاة.

”اسلام کے احکامات کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا جب ایک حکم توڑا دیا جائے گا تو لوگ اس کے ساتھ والے سے چھٹ جائیں گے سب سے پہلے فیصلوں کو ختم کیا جائے گا اور سب سے آخر میں نماز کو“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَىٰ شَرَارِ النَّاسِ.

”قیامت سب سے برے لوگوں پر قائم ہوگی“

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں تمہیں جو معاملہ بھی پیش آتا ہے اس کے بعد آنے والا اس سے زیادہ سخت ہو گا۔

حضرت کثیر بن زیاد فرماتے ہیں ہائے ہلاکت! علماء کے جانے کی وجہ سے لوگوں پر تنگی زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت موسیٰ کی قوم:

حضرت عروہ بن رؤیم رحمۃ اللہ علیہ، ارشاد باری تعالیٰ:

فَأَخَذْتُكُمُ الصُّعِقَةَ وَأَنْتُمْ تَنْظَرُونَ۔ (البقرہ: ۵۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان میں سے بعض کو بجلی نے پکڑ لیا اور بعض کھڑے دیکھتے رہے پھر انہیں زندہ کر دیا گیا اور باقی نصف کو بجلی نے پکڑا اور یہ کھڑے دیکھتے رہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

ثُمَّ بَعْثَنَّكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (البقرہ: ۵۶)

حضرت ابو شیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جنہیں مبعوث کیا گیا وہ حضرات انبیاء کرام صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فرعون کی بیوی کو سورج کی تپش سے عذاب دیا جاتا تھا۔

جب وہ لوگ اس سے دور ہوتے تو فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کر دیتے اور اس کا سر

جنت کی ہواؤں میں ڈھانپ دیتے۔

حضرت قاسم بن ابی بزہؓ فرماتے ہیں فرعون نے ستر ہزار لاٹھیاں جمع کیں اور ستر ہزار جادوگر جمع اور ستر ہزار رسیاں جمع کیں۔ حضرت موی اللہ تشریف لائے:

يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى. (طہ: ۲۶)

”ان کو جادو سے یوں معلوم ہونے لگا جیسے وہ دوڑتی ہوئی ہوں۔“

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا عصا پھینکنے کا حکم دیا۔ آپ نے عصا پھینکنا تو وہ کھلے منه والا اثر دھا بن گیا اور وہ ان کی لاٹھیوں اور رسیوں کو نگل گیا یہ دیکھ کر جادوگر سجدے میں گر گئے اور جب تک انہوں نے جنت جہنم اور ان میں رہنے والوں کی جزا کو نہیں دیکھا انہوں نے سر نہیں اٹھایا یہ دیکھ کر انہوں نے کہا:

لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَ نَامِنَ الْبَيِّنَاتِ. (طہ: ۷۲)

فرعون کی بیوی نے لوگوں سے پوچھا کون غالب آیا؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت موی اللہ اور ہارون اللہ اور ہارون اللہ غالب آئے یہ سن کر اس نے کہا میں موی اللہ اور ہارون اللہ کے رب پر ایمان لائی۔ فرعون تک جب یہ بات پہنچی تو اس نے کہا اس سے سب سے بڑی چنان کے پاس لے جاؤ اور اس سے پوچھوا گروہ موی اللہ اور ہارون اللہ کو اختیار کرے تو اس پر چٹان گراؤ اور اگر مجھے اختیار کرے تو میری بیوی ہے۔ فرعون کے سپاہی انہیں لے گئے اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں موی اللہ اور ہارون اللہ کے رب پر ایمان لائی، انہوں نے سر اٹھایا اور جنت میں اپنا گھر دیکھا اور روح پر واز کر گئی۔ انہوں نے بے روح جسم پر چٹان گرائی۔

حضرت منہاں فرماتے ہیں ایک سانپ ایک میل تک اوپر اٹھا پھرے ॥ پے آیا یہاں تک کہ فرعون کا سر اس کے دانتوں (چکلی) کے درمیان تھا یہ دیکھ کر فرعون کہنے لگاے موسیٰ آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اور کہنے لگا آپ کو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو ہیجایا ہے اور اسی دن فرعون کو پچش بھی لگ گئے۔

مسجد الحرام میں گناہ کی سزا:

حضرت علقمہ بن مرشدؒ فرماتے ہیں ایک آدمی نے دوران طواف ایک عورت کی کلامی دیکھی وہ اپنی کلامی کو عورت کی کلامی پر رکھ کے لذت حاصل کرنے لگا۔ اس کی کلامی عورت کی کلامی سے مزگنی اور اس کے دونوں ہاتھوں پر فانج ہو گیا، وہ ایک بزرگ کے پاس آیا۔ انہوں نے اس سے کہا تو اسی جگہ لوٹ جا جہاں تو نے یہ کام کیا تھا اور اس گھر کے مالک سے وعدہ کر کہ تو دوبارہ ایسا نہیں کرے گا تب اسے خلاصی نصیب ہوئی۔

حضرت ابن ابی شح فرماتے ہیں یساف اور نائلہ ایک مرد و عورت تھے جو شام سے حج کرنے کے لئے آئے۔ یساف نے دوران طواف نائلہ کا بوسہ لے لیا اسی پر ان دونوں کو پھر بنا دیا گیا اور وہ اسلام کے آنے تک مسجد حرام میں رکھے رہے۔

حضرت عمرہ فرماتے ہیں یساف اور نائلہ مرد و عورت تھے۔ یساف قبیلہ جرمہم اور نائلہ قبیلہ قطورا میں سے تھی، دونوں بیت اللہ میں تھے کہ ایک نے دوسرے کا بوسہ لیا جس پر دونوں کو پھر بنا دیا گیا۔

حضرت حویطہ بن عبد العزیز فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت بیت اللہ کی طرف آئی وہ واپس گئی بعد اپنے خاوند کو ساتھ لیکر آئی اس کے خاوند نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔

حضرت حویطہ رض فرماتے ہیں میں نے اسے اسلام لانے کے بعد دیکھا اس کا ہاتھ شل تھا۔

حضرت غیلان بن جریرؓ فرماتے ہیں ایک قوم کے سردار نے اپنی بیوی کو جس کا نام میمونہ تھا صادر اور ہائی اس نے سراٹھایا اور کہا اللہ تیرا ہاتھ کاٹ دے۔ تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ اس کا ہاتھ کاٹ گیا۔ حضرت غیلان فرمایا کرتے تھے کہ میمونہ کی بد دعا سے بچو۔

حضرت یحییؓ فرماتے ہیں ایک عورت چراغ کے پاس کھڑی اسے روشن کر رہی تھی اچانک ایک آدمی نے اسکی طرف دیکھا عورت سمجھ گئی کہ وہ اس کی طرف آ رہا ہے عورت اس کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا خیال کر تو غیر کی چیز سے اپنی نظروں کو سیر کر رہا ہے۔

زیاد بن محمد نے عقبہ سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اس آدمی نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس کی نظر چھین لے اس کی بینائی چلی گئی اور وہ میں سال تک اندھا رہا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے اللہ سے دعا کی کہ اس کی نظر لوٹا دی جائے اللہ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ حضرت یحیٰ ابن ابی کثیر فرماتے ہیں مجھے یہ واقع ایک آدمی نے بتایا جس نے اسے نایبنا ہونے سے پہلے بینا اور نایبنا ہونے کے بعد بینا دیکھا تھا۔

حضرت مغیرہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت یوسف بن یوسف بن جماس کے پاس سے ایک عورت گذری۔ اس عورت کا خیال ان کے دل میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے اللہ سے اپنی نظر کے چلے جانے کی دعا کی اور ان کی دعا قبول ہو گئی۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک ایک شخص ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں مسجد لا تارہا۔ پھر ان کا پیٹ خراب ہو گیا تو اس شخص نے انہیں مسجد لا نا چھوڑ دیا اس کے علاوہ کوئی اور آپ کو لانیو لا نہ تھا تو اللہ نے ان کی بینائی لوٹا دی۔ پھر موت تک آپ کی نظر درست رہی۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں حاجت سے زائد مال سزا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہل توحید کو سزا دیتے ہیں وہ اس مال کو دوسروں کے لئے عاجزی کے ساتھ مانگتے ہیں جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے وہ خود استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دوسروں کا رزق ہوتا ہے۔

حضرت حویطہؓ بن عبد العزی فرماتے ہیں کعبہ میں سیاہ گھوڑوں کی لگاموں کی مثل گول دائرے تھے۔ جو شخص اپنا ہاتھ اس میں داخل کرتا تو کوئی اس پر تھمت نہ لگاتا۔ ایک دن کوئی شخص اپنا ہاتھ اس میں داخل کر رہا تھا کہ ایک شخص نے اس کا ہاتھ کھینچ لیا اس کا ہاتھ سوکھ گیا حتیٰ کہ زمانہ اسلام میں بھی اس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔

صحابہؓ کو برا بھلا کہنے کی سزا:

ایک شیعہ ابوروح بیان کرتے ہیں کہ ہم کہہ میں مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا جس کا آدھا چہرہ سیاہ اور آدھا سفید تھا وہ کہنے لگا! اے لوگو! مجھ سے عبرت حاصل کرو میں حضرات شیخین ابو بکر و عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ایک رات میں ان کو گالیاں دے رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے میرے رخسار پر طما نچ مارا اور کہا

اے اللہ کے دشمن! کیا تو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا ہے؟ صحیح ہوئی تو میری یہ حالت تھی۔ حضرت عمر ابن حکم اپنے بچانے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم مکہ کے ارادے سے چلے ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا تھا۔ ہم نے اسے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا وہ کسی کام سے گیا تو اس پر بھڑوں اور رہد کی مکھیوں کا گروہ جمع ہو گیا۔ اس نے ہم سے مدد چاہی۔ ہم نے اس کی مدد کی تو وہ ہم پر حملہ آور ہو گئیں۔ ہم واپس لوٹ آئے۔ انہوں نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

بیچ کو قتل کرنے کی سزا:

حضرت فضالہ بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک خادمہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالوں میں لگانگی کر رہی تھیں کہ ایک عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور کہا انے ام المومنین! میں اللہ کے اور آپ کے حوالے ہوں یہ کہہ کر اس نے اپنی گردن سے کپڑا اٹھایا تو وہاں ایک سیاہ سانپ چمٹا ہوا تھا۔ خادمہ نے کہا جب میں اسے اتارنے کے لئے آگے بڑھی تو اس نے منہ کھولا اور مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ مجھے نہ کاث لے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو نے کیا کیا تھا؟ اس نے کہا میرا شوہر کہیں چلا گیا تھا میں نے اس کے جانے کے بعد زنا کیا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اسے قتل کر دیا جب میں فلاں جگہ پہنچ تو یہ سانپ میری گردن سے چھٹ گیا۔

دینی باتوں کا استھناء:

حضرت سلیمان بن یسیار فرماتے ہیں کچھ لوگ سفر میں تھے۔ جب انوں نے کوچ کیا تو دعائے سفر پڑھی:

سُبْحَنَ اللَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔ (زخرف: ۱۲، ۱۳)

ان میں ایک آدمی کی اوثنی لاغر تھی۔ اس نے طنزًا کہا میں تو اسے دعا کے ذریعے تو انا بنا رہا ہوں۔ وہ اوثنی اسے لیکر چلی اور اس کی گردن توڑ دی۔

عذاب الہی اور اس کے اسباب
گناہوں کی اقسام:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اذاضن الناس بالدینار و الدرهم و تبایعو بالعينة و اتبعوا
اذناب البقر و ترکوا الجهاد ادخل الله تعالى عليهم ذلاً
لایترعه عنهم حتى يراجعوا دينهم.

”جب لوگ دراہم و دنایر میں بخل کریں گے آپس میں عمدہ مال کی خرید و فروخت کریں گے اور جہاد کو چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ذلت مسلط فرمائیں گے جو ان سے اس وقت تک دو رنگیں ہو گی جب تک کہ وہ دین کی طرف نہیں لوٹ آئیں گے“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہو گی جو نیک باتوں کا حکم نہیں دیں گے اور بری باتوں سے نہیں روکیں گے ایک دوسرے پر ایسے حملہ آور ہوں گے جیسے جانور راستے میں ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے ہیں ایک عورت راستے میں مرد کے پاس سے گزرے گی وہ مرد اس سے اپنی حاجت پوری کرے گا پھر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے گا تو انہیں دیکھ کر ہنسے گا اور وہ اسے دیکھ کر ہنسیں گے۔ وہ ایسے گندے پانی کی طرح ہوں گے۔ جسے پیا نہیں جاتا۔

حضرت یعقوب کا شکوہ:

حضرت حسن فرماتے ہیں۔ حضرت یعقوب ایک بادشاہ کے پاس گئے۔ اس نے آپ کو غمگین دیکھا تو پوچھا آپ غمگین کیوں ہیں؟ حضرت یعقوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا مال کم ہو گیا ہے اسی وجہ سے میں غمگین ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی تو میرے دشمن کے سامنے میری شکایت کرتا ہے۔ میں تیرا غم ضرور طویل کروں گا۔ حضرت یعقوب صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال غمگین رہے اس وقت روئے زمین پر کوئی مخلوق اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں ان سے زیادہ معزز نہ تھی۔

عذاب کا وقت:

حضرت قادہ ﷺ فرماتے ہیں جس قوم پر بھی عذاب نازل ہوا ہے سردیوں کے اختتام پر ہوا۔

حضرت کعب ﷺ فرماتے ہیں امم سابقہ میں اللہ نے جس کو بھی عذاب دیا ہے دکبرا اور جنوری کے درمیان دیا ہے۔

فتنه:

حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت خالد بن ولید ﷺ نے ایک آدمی پر حد جاری فرمائی پھر ایک دوسرے آدمی پر ہی حد جاری کی کسی نے حضرت خالد بن ولید ﷺ سے کہا خدا کی قسم یہ فتنہ ہے کہ ایک آدمی پر کل حد جاری ہوئی اور ایک پر آج۔ حضرت خالد بن ولید ﷺ نے اس سے فرمایا فتنہ تو اس وقت ہو گا جب تو ایسی جگہ ہو گا جہاں گناہ ہوں گے اور تو ایسی جگہ جانا چاہے گا جہاں گناہ نہ ہوتے ہوں لیکن تجھے ایسی جگہ نہیں ملے گی۔

اسراءيلي روایات:

حضرت کعب احبار ﷺ فرماتے ہیں حضرت خضر بن عامیل السعینی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے اور جب بحر چین کے پاس پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے کہا مجھے اس سمندر میں ڈال دو۔ آپ کئی دن رات سمندر میں رہے۔ جب آپ سمندر سے باہر آئے تو آپ کے ساتھیوں نے کہا۔ اللہ نے آپ کو عزت دی اور سمندر کی اس گہرائی میں آپ کی جان کی حفاظت کی! آپ نے سمندر میں کیا دیکھا؟ حضرت خضر السعینی نے فرمایا مجھے ایک فرشتہ ملا اور اس نے کہا۔ بھٹکے ہوئے آدمی تو کہاں سے آیا ہے اور کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں دیکھنا چاہتا ہوں اس سمندر کی گہرائی (عمر) کتنی ہے، فرشتے نے کہا تو اس کی گہرائی کیسے جان سکتا ہے؟ ایک آدمی حضرت داؤد السعینی کے زمانے سے نیچے اترا ہے اور وہ قیامت تک اس کی تہہ کی تہائی تک بھی نہیں پہنچے گا۔ اور

یہ تین سوال کی مدت ہے۔ حضرت خضر اللہ علیہ السلام نے کہا مجھے پانی کے موجز لیعنی اس کی کم زیادتی کے متعلق بتاؤ۔ فرشتے نے کہا ایک مچھلی ہے جب وہ سانس لیتی ہے تو پانی اس کی ناک میں چلا جاتا ہے یوں پانی کم ہو جاتا ہے پھر وہ اس کو اپنی ناک سے نکالتی ہے تو یوں پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ حضرت خضر اللہ علیہ السلام نے فرشتے سے پوچھا آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ فرشتے نے کہا میں اس مچھلی کے پاس سے آ رہا ہوں اللہ نے مجھے عذاب دینے کے لئے بھیجا تھا۔ سمندر کی مچھلیوں نے اللہ کے ہاں شکایت کی تھی وہ انہیں بہت زیادہ تعداد میں کھا رہی ہے۔ حضرت خضر اللہ علیہ السلام نے اس سے پوچھا زمین کس چیز پر پھرہی ہوئی ہے؟ فرشتے نے کہا سات زمینیں ایک چٹان پر قرار پذیر ہیں اور چٹان ایک فرشتے کی ہتھیلی پر ہے اور فرشتے پانی میں رہنے والی ایک مچھلی کے پر پہنچرا ہوا ہے اور پانی ہوا پہنچرا ہوا ہے اور ہوا فضامیں ہے اس مچھلی کے سینگ عرش سے ملے ہوئے ہیں۔

حضرت کعب احبار علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ابلیس اس مچھلی کے پاس آیا جس کی پشت پر یہ ساری زمین ہے۔ اور اس کے دل میں یہ بات ڈالی ائے لوینا! تو جانتی ہے تیری پشت پہ جو قومیں، درخت، جانور، انسان اور پہاڑ موجود ہیں اگر تو ان کو ہلا دے تو وہ تری پشت سے گرجائیں۔ لوینا نے ایسا کرنے کا سوچا تو اللہ نے اس کی طرف ایک جانور بھیجا جو انک کے راستے اس کے دماغ میں داخل ہو گیا۔ اس نے اللہ سے آہ وزاری کی تو وہ نکل گیا۔ حضرت کعب علیہ السلام فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ وہ جانور مچھلی کو دیکھ رہا ہے اور مچھلی اسے دیکھ رہی ہے۔ اگر مچھلی نے پھر ویسا ارادہ کیا تو وہ پھر اس کے دماغ میں گھس جائے گا۔

فتول کے وقت مومن کی حالت:

حضرت عمر بن عاصی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَنْ تَقُومِ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يَظْهُرَا لِفَحْشٍ، وَقَطْعِيَّةِ الرَّحْمِ وَ

سُوءِ الْجَوَارِ، وَيُؤْتَمِنُ الْخَائِنَ وَيَخُونُ الْأَمِينَ.

قیامت اس وقت قائم ہو گئی جب برائیاں ظاہر ہو گی۔ رشتہ داروں سے تعلق توڑا

جائے گا۔ پڑوئی براہوگا۔ دیانت دار کو خائن اور خائن کو دیانت دار سمجھا جائے گا۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس وقت مؤمن کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا:

کانخلہ و قعْت فلم تکسر، و اکلت فلم تفسد و وضعٰت طیبا

او كقطعة من ذهب ادخلت النار فاخراج فلم تزد الاخيرا.

وہ سمجھو کر درخت کی طرح ہوگا جو گرے پڑے اور ٹوٹے نہ کیے جائیں۔ اور وہ کھایا

جائے تو خراب نہ ہو وہ درست ہی رہے یادو ہ سونے کے ایسے ٹکڑے کی طرح ہوگا جسے آگ میں ڈال کر نکال لیا جائے تو وہ مزید اچھا ہوگا۔

سزا کے زمانہ میں:

حضرت نعیان بن بشر نے حمص میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، امتحان کے زمانے میں (مصیبت کے وقت) گناہ کرنا بلا کرت ہیں بلا کرت ہے۔

حضرت محرز بن تریث فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیا عليه السلام یا کسی اور نبی کی طرف وحی بھیجی کہ سزاوں کے زمانے میں آل وا لا داور مال کو اختیار نہ کرنا۔

دوسروں سے عبرت حاصل کرو:

حضرت نصر بن اسماعیل، ارشاد باری تعالیٰ:

وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ۔ (ابراهیم: ۳۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں تمہارے ساتھ ویسا ہی کیا گیا جیسا ان کے ساتھ کیا گیا۔

حضرت ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں جنگ صفين کے لیے جاتے ہوئے جب حضرت علیؓ مدائن سے گزرے تو ان کا ایک ساتھی یہ شعر پڑھنے لگا اب ان کے گھروں کی جگہ ہوا چل رہی ہے کیونکہ وہ یہاں ایک مقررہ وقت تک تھے اچانک تمام نعمتیں اور ان کی من پسند چیزیں ان کے لئے آزمائش بن گئیں اور ختم ہو گئیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ وہ کہو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں فرمایا ہے:

كُمْ تَرْكُوا مِنْ جَنَّتٍ وَّعِيُونٌ ۝ وَزُرُوعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ وَ

نِعْمَةٌ كَانُوا فِيهَا فِكْهِيْنَ ۝ كَذَلِكَ وَأَوْرَثُنَّهَا قَوْمًا أخْرَيْنَ.

(دخان ۲۵ تا ۲۸)

یہ لوگ وارث تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسروں کو ان کا وارث بنادیا۔ ان لوگوں نے حرام کردہ چیزوں کو حلال کیا تو ان پر عذاب نازل ہو گیا تم بھی حرام چیزوں کو حلال نہ کرو کہیں تم پر بھی عذاب نہ نازل ہو جائے۔

دعاء کا قبول نہ ہونا:

حضرت لیث فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ تمہاری قوم اپنی زبانوں کے ساتھ مجھے پکارتی ہے لیکن ان کے دل مجھ سے دور رہتے ہیں مجھ سے بھلانی مانگنے کے لیے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن اپنے ہاتھوں کی حرام کمائی سے ان کے گھر بھرے ہوئے ہوتے ہیں اس وقت میرا غضب ان پر شدید ہو جاتا ہے۔

حضرت عامر بھلی ﷺ فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی اپنی قوم کو حکم دیجئے وہ ایسی حالت میں مجھ سے دعا نہ کریں کہ ان کے پوپلوں میں گناہ ہوں پہلے وہ ان کے گرامیں پھرا اپنی ضرورتیں مجھ سے مانگیں۔

بحت نصر:

حضرت ابراہیم نجعی، ارشاد باری تعالیٰ:

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولَئِي بَأْسٍ شَدِيدٍ۔ (بنی اسرائیل: ۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں جب بنی اسرائیل نے زمین میں فساد پھیلا�ا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر بحث نصر کو مسلط کر دیا جس نے بیت المقدس کو گردایا تھا۔

فَجَاسُوا خَلَلَ الدِّيَارِ۔ (بنی اسرائیل: ۶)

”پس وہ گھروں کے اندر گھس جائیں گے“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ عَدْتُمْ عَذَنَا.

انہوں نے پھر وہی حرکت کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر عرب مسلط کر دیئے جنہوں نے ان سے جزیہ وصول کرنا شروع کر دیا۔

جالوت:

حضرت قادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر پہلے جالوت جزری کو مسلط کیا اس نے ان میں سے کچھ کو قتل کیا اور کچھ کو قیدی بنالیا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر دوبارہ جنگ مسلط کی:
 فَإِذَا جَاءَهُمْ وَغَدَّ الْأُخْرَةُ۔ (بنی اسرائیل: ۷)

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کر دیا۔

قاتلین عثمان کا انجام:

حضرت سلیمان بن بسار فرماتے ہیں جھجھار غفاری حضرت عثمان ؓ کے پاس پہنچا اور آپؐ کے ہاتھ سے لٹھی چھینی اور اپنے گھٹنے سے توڑ دی اس کے بعد اس کے گھٹنے میں خارش ہو گئی۔

حضرت یزید بن حبیب فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے جن لوگوں نے حضرت عثمان ؓ پر حملہ کیا ان میں اکثر مجنوں ہو گئے تھے۔

حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں ان کے لئے جنون کی سزا بہت کم ہے۔

زمین باہر نکال دیتی ہے:

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں ایک انصاری کا انتقال ہوا اسے دفا دیا گیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ کو یہ بات بتالائی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان الارض لتواري من هو شر منه، ولكنه جعل لكم عبرة.

زمین اس سے بھی برے لوگوں کو چھپا لیتی ہے۔ لیکن اس نے تمہاری عبرت کے لئے اسے نکالا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ”ارجعوا فواروه“ جاؤ اسے دفنا دو۔ لوگوں نے اسے دفنا یا

تو پھر زمین نے اسے باہر نہ پہنچا حضرت عبدالحمید بن محمود فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رض کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا ہم حج کرنے کے لیے آئے جب ہم صفا پر پہنچے تو ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ ہم نے اس کے لئے قبر کھودی تو کیا دیکھتے ہیں اس کے اندر سانپ بیٹھا ہوا ہے پھر ہم نے دوسری قبر کھودی تو اس کے اندر بھی سانپ تھا۔ پھر ہم نے اس کے لیے تیسرا قبر کھودی تو اس میں بھی سانپ موجود پایا۔

ہم نے اس کی حالت پر چھوڑ دیا اور آپ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا اس کی وجہ قرض ہے وہ لوگوں کے ساتھ دھوکہ دہی کرتا تھا جاؤ اس کو ان قبروں میں سے کسی میں دفن کر دو۔ اللہ کی قسم اگر تم اس کے لیے ساری زمین میں بھی قبریں کھودو گے تو بھی ایسا ہی ہو گا اس آدمی نے کہا ہم نے اسے قبر میں ڈال دیا جب ہم اپنے سفر سے واپس لوئے تو ہم نے اس کی بیوی سے اس کے حالات پوچھئے اس نے بتایا وہ کھانا بچا کرتا تھا اور ہر روز اپنے خاندان والوں کا کھانا رکھ لیتا تھا اور اس کے برابر مقدار میں جو اور گھاس کا ٹٹا اور اسے کھانے میں ملا دیتا۔

حضرت شہر بن حوشب، ایک صحابی رض سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ایک لشکر بھیجا اس میں ایک شخص نے دوسرے پر حملہ کیا تو اس نے کہا میں مسلمان ہوں لیکن اس نے اسے قتل کر دیا۔

یہ بات جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا قتل تھے، وہو یقول انی مسلم۔ تو نے اسے مسلمان کہنے کے باوجود قتل کر دیا۔

اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم وہ صرف زبان سے کہہ رہا تھا، یہ بات اس کے دل میں نہیں تھی اس نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم سے تین بار کہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے اس سے فرمایا: فهلا شفقت عن قلبہ فنظرت ما فيه۔ تو نے اس کا دل چیر کے کیوں نہ دیکھا کہ اس میں کیا تھا صحابی رض نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اس کا دل چیر بھی دیتا تو پھر بھی جو کچھ اس میں تھا مجھے اس کا علم نہ ہوتا کیونکہ وہ تو صرف گوشت کا ایک مکڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم

نے فرمایا:

و ما علمنک بما کان فی قلبہ حتی قتلته.
”جب تمہیں اس بات کا علم نہ تھا کہ اس کے دل میں کیا ہے تو نے
اسے کیوں قتل کیا“،

صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیے آپ نے تین
بار ”نہیں“ فرمایا: صحابی کا انتقال ہوا تو اس کی قوم نے اسے دفن کر دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے
زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے تین بار باہر پھینک دیا اس کی قوم نے جب یہ دیکھا تو اسے
اٹھایا اور پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔

قیامت کی علامات:

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
لاتقوم الساعة حتى يحصل كتاب الله عاراً . ويكون
الاسلام غريباً و يبدوا السمن من الناس وحتى ينقص
العلم، و يهرم الزمان، و ينقص عمر البشر، و تنقص
السنون و الشمرات و يؤتمن التهماء و يصدق الكاذب،
ويكذب الصادق، و يكثرا الهرج .

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کتاب اللہ کو عار نہ
بنالیا جائے گا اور اس سے ابھی نہ ہو جائے گا۔ اور لوگ موٹے نہ ہو
جائیں گے اور علم کم نہ ہو جائے گا اور زمانہ عمر سیدہ نہ ہو جائے گا اور
آدمی کی عمر کم نہ ہو جائے گی اور سال اور پھل کم نہ ہو جائیں گے۔
تہمتیں لگانے والوں کو امانت دار نہ سمجھا جائے گا جھوٹے کی
تصدیق نہ کی جائے گی اور سچے کو جھٹلایا نہ جائے گا اور ”هرج“ کی
کثرت نہ ہوگی۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ”هرج“ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا:

القتل القتل و حتى تبني الغرف فتطاول و حتى تحزن
ذوات الاطفال و تفرح العواقر و يظهر البغى و الحسد
والشح، ويغيب العلم غيضاً و يغيب الجهل فيضاً و
يكون الولد غيظاً و الشتاء قيظاً، وحتى يجهر بالفحشاء
و تنزول الأرض زوالاً.

و قتل ہے، قتل اور جب مکانوں کے اوپنچا بانے میں آپس میں مقابلہ ہو۔ اور بچوں
والیں غمگین ہوں اور بانجھ عورتیں خوش ہوں اور ظلم و فساد حسد اور بخل ظاہر ہو۔ اور علم کم ہو
جائے اور جہالت پھیل جائے اور اولاد غصے ہو اور سردیوں میں موسم گرم ہو جائے اور گناہ
کھلے عام ہونے لگیں اور زمین پر زلزلہ آنے لگے۔

حضرت ابوالعانيہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے
دل قرآن سے خالی ہوں گے اور کپڑوں کی طرح بوسیدہ ہوں گے اور پیاسے ہوں گے
قرآن سے کوئی مٹھاں اور لذت حاصل نہیں کریں گے۔ اگر اللہ کے احکام میں کوتاہی کریں
گے تو کہیں گے اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا کام کریں گے جس سے اللہ
نے روکا ہے تو کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں نہ ہرا تے ان کے سارے
معاملات امید پر قائم ہوں گے ان کو خوف بالکل نہیں ہو گا وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں
کی کھال پہنچے ہوں گے۔ ان میں سب سے افضل منافق ہو گا۔

حضرت انس بن مالک رض سے روایت سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَذَهَّبُ اللَّيَالِيُّ وَالاَيَامُ حَتَّىٰ يَقُولَ الْقَائِمُ فَيَقُولُ مَنْ يَبِينُ
دِينَهِ بِكَفِ من دراهم.

”دن اور رات اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک ایک شخص
کھڑا ہو کر یہ نہیں کہے گا کہ کون ایک مٹھی درہموں کے بد لے میں
ہمیں اپنادین بیچتا ہے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يَظْهُرَ الْفَحْشَ وَالتَّفْحُشَ وَيَخُونَ
الْأَمِينَ وَيُؤْتَمِنُ الْخَائِنَ وَتَسْقُطُ الْوَعْولُ، وَتَغْلُو التَّحْوُتُ.

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ برائیاں اور گالم گلوچ عام نہ ہو۔ اور امانت دار کو خائن نہ کیا جائے اور خائن کو امانت دار نہ کہا جائے اور ”وعول“ کو گرا یا نہ جائے اور تحوت کو بلند نہ کیا جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ! و عوول اور تحوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: الوعول اشراف الناس و وجوہهم و التحوت الذين كانوا تحت اقدام الناس یعنی وعول معزز اور سردار کو جبلک تحوت کہنے کو کہتے ہیں۔

بنی اسرائیل:

حضرت شبیانی فرماتے ہیں بنی اسرائیل نے کہا کہ یا رب ہمارے آباؤ اجداد پنے کھاتے تھے اور ہم عمدہ خواراک کھاتے ہیں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم مجھے مثالیں بیان کرتے ہو میں تمہیں یہ سزا نہیں دوں گا۔

حضرت عبد الرحمن حنفی فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے آباؤ اجداد کے کیے کی سزا پندرہ سال بعد ہی فرمایا یہ تمہارے آباؤ اجداد کے کیے کی سزا ہے۔

گمراہی:

حضرت ابو عطاء بجنوہی فرماتے ہیں: مجھ سے عبادہ بن صامت نے فرمایا: اے عطاہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے علماء قراء بھاگ کر پھاڑوں کی چوٹیوں پر جانوروں کے پاس چلے جائیں گے۔

میں نے کہا سچان اللہ: ابو محمد! وہ ایسا کیوں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ وہ اپنے قتل کے خوف سے ایسا کریں گے۔

میں نے کہا کہ کیا کتاب اللہ کی ہمارے درمیان موجودگی کے باوجود ایسا ہوگا؟ انہوں

نے کہا کہ تیری ماں تھے گم کرے ابو عطاء! کیا یہود تورات کے وارث نہیں تھے پھر وہ اس سے بھٹک گئے اور کیا نصاری انجل کے وارث نہیں تھے لیکن وہ اس سے بھٹک گئے اور اسے چھوڑ دیا لوگ ایسا ہی کرتے ہیں اللہ کی قسم جو کچھ تم سے پہلی امتوں میں ہوا غنقریب تم میں بھی ویسا ہی ہو گا۔

میں انہیں دو دن کے بعد ملا اور کہا ہم سے پہلے امتیں تو مسخ ہو کر بندرا اور خنزیر بھی بنی تھیں۔

انہوں نے فرمایا کہ مجھے فلاں آدمی نے بیان کیا ہے اس وقت تک دن رات ختم نہیں

ہونگے جب تک اس امت میں سے بھی ایک گروہ مسخ نہیں کیا جائے گا۔

حضرت ابوذر رض فرماتے ہیں تم لوگ ایسے زمانے میں ہو جس میں سوال کرنے

والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں فقیہ زیادہ اور خطیب کم ہیں اس زمانے میں عمل کرنا اس خواہش سے بہتر ہے۔

تمہارے بعد ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں مانگنے والے زیادہ اور دینے والے کم

ہونگے فقیہ کم اور خطیب زیادہ ہو نگے اس زمانے میں خواہش کرنا عمل کرنے سے بہتر ہو گا۔

غیر قوموں کی نقلی:

حضرت عمر رض نے فرمایا کہ یہ امت اس وقت تک اپنے معاملات میں میانہ روی

پر رہے گی جب تک یہ عجیبوں جیسی عمارتیں نہیں بنائے گی اور ان جیسی سواریوں پر سوار نہیں

ہو گی اور ان جیسے لباس نہیں پہنے گی اور ان جیسے کھانے نہیں کھائے گی۔

چوری کی سزا:

حضرت عمر رض فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رض کے پاس تھی، ایک

عورت ایک مرد کا ہاتھ پکڑے آپ کے پاس آئی، اس کے خیال میں اس کی انکوٹھی اس مرد

کے پاس تھی اور مرد انکار کر رہا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ تم آ میں کہو پھر آپ نے دعا فرمائی اے اللہ اگر عورت جھوٹی ہے تو

اس کا ہاتھ شل ہو جائے اور اگر مرد جھوٹا ہے تو اس کا ہاتھ شل ہو جائے۔ صحیح ہوئی تو اس آدمی کا

ہاتھ شل ہو گیا تھا۔

حضرت عمرہ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد دیا تین حج کیے میں نے اہل مکہ یا مدینہ کے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ہی کرتے تھے کہ اگر میں ایسا کروں تو اللہ میرے ساتھ بھی دیسا ہی کرے جیسا اس نے انگوختی والے کے ساتھ کیا۔

سود:

حضرت کرووس تعلبی فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے جس کا والد جنگ بدر میں شریک ہوا تھا بیان کیا کہ میں ایک بستی کے پاس سے گزر اجس میں زلزلہ آ رہا تھا میں اس کے قریب کھڑا ہو گیا تاکہ کوئی شخص میری طرف آئے تو میں اس سے اس بارے میں پوچھوں میرے پاس ایک آدمی آیا تو میں نے پوچھا وہاں کیا ہو رہا ہے اس نے کہا کہ زلزلہ آ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کیا عمل کرتے تھے اس نے کہا وہ سود کھاتے تھے۔

حضرت قاسم بن بدر فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس میں سود عالم کردیتے ہیں۔

قیامت کی کچھ نشانیاں:

حضرت خدیر بن کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابو تعلبہ خشمی نے فرمایا: اے لوگو قیامت کی نشانیاں یہ ہیں: امانت اٹھالی جائے گی، عقلیں کم ہو جائیں گی، نوجوان غیر شادی شدہ ہوں گے، غم زیادہ ہو جائے گا، علامات حق ظاہر ہو جائیں گی اور ظلم ظاہر ہو گا۔

مزید قیامت کی نشانیاں یہ ہیں امانت و رحمت کو اٹھالیا جائے گا رشتہ داروں سے تعلق توڑ دیا جائے گا صدقہ چھوڑ دیا جائے گا لوگوں کو بخل کی لگام پہنائی جائے گی تیری ملاقات جس سے بھی ہو گی وہ بخل کی لگام پہننے ہو گا حتیٰ کہ مالدار کثرت مال کے باوجود مال کو زائدار ضرورت نہیں سمجھنے گا اور تھوڑے مال والا تھوڑے مال پر قناعت نہیں کرے گا تو جس کے پاس بھی جائے گا وہ تنگ دست ہو گا۔

حضرت عییر بن سعد فرماتے ہیں تمہارے نیک اور عالم لوگ چلے جائیں گے اور

تمہاری مجالس میں ایسے ناخوبی کا نوجوان نجح جائیں گے جو صاحب عقل و رائے نہیں ہونگے تمہارے معاملات ان کے ہاتھ میں ہونگے۔

زلزلے:

حضرت انس رض بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ تم پر زلزلہ ضرور آئے گا اور زلزلہ کثرت سود کی وجہ سے آتا ہے اور بارش کا قحط برے فیصلوں اور ظالم بادشاہوں کی وجہ سے آتا ہے اور جانوروں کی موت اور پھلوں کا نقصان صدقہ کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے کیا تم ان کاموں سے رک نہیں سکتے؟ عمر تمہارے درمیان سے چلا جائے گا۔

تبیح نہ کرنے والے پرندے کی سزا:

حضرت مکحول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً تقلیل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ماصید طیر الابتضیع التسبیح۔ جس پرندے کا بھی شکار کیا جاتا ہے تبیح چھوڑتے کی وجہ سے شکار کیا جاتا ہے۔

حضرت حسن رض فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رض ایک بندھے کوے کے پاس سے گزرے آپ نے اس سے کہا اے کوے تو نے ذکر کو چھوڑا کہ تو پھندے میں پھنس گیا اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو تو اللہ کی تسبیح کرے گا پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

صورت مسخ ہونا:

حضرت ابوظیبان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر میں تھے آپ کے ساتھیوں کو بھوک لگی تو انہوں نے ایک وادی میں پڑا دی کیا آپ سو گئے جب آپ جا گئے تو دیکھا لوگوں کی ہانڈیاں ابل رہی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ماخذ، یہ کیا ہے۔ صحابہ رض نے عرض یہ کوہ ہیں جو ہم نے اس وادی سے پکڑی ہیں۔

آپ نے ایک گوہ منگوائی اور اسے لکڑی سے بلٹا پھر آپ نے فرمایا:

الکف کف انسان و قد غصب علی امم من بنی

اسرائیل فمسخوا فی الارض دواب.
”اس کی ہتھیلی انسان کی ہتھیلی جیسی ہے بنی اسرائیل کی بعض امتوں پر
اللہ تبارک و تعالیٰ نار ارض ہوئے اور انہیں زمین میں جانور بنادیا،“

ہارون الصلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹے

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت موسی الصلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قبہ تھا جس کی چوڑائی چھ سو ہاتھ تھی آپ اس میں اپنے رب سے مناجات کرتے تھے اور اسی قبہ میں قربانی کی آگ آتی تھی حضرت ہارون الصلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹے آگ جلاتے تھے یہ واقعہ پچھے تفصیل سے لگز رچکا ہے جس کے آخر میں ہے کہ قربانی کی آگ آتی اور اس نے ان دونوں کو پکڑ لیا حضرت ہارون آگ بجھانے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت موسی الصلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسی الصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی ہے کہ میرے دوست جب میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے ساتھ یہ سلوک کرتا ہوں تو میرے دشمنوں کے ساتھ میرا سلوک کیا ہوگا!۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں جب حضرت یوسف الصلی اللہ علیہ وسلم کو مجھلی کے پیٹ سے نجات دی گئی تو آپ اس وقت یہ پڑھ رہے تھے۔
لَيْكَ عَبْدِكَ لَامْتَكَ لِعَبْدِتِكَ

بحمد اللہ تعالیٰ ”العقوبات“ کا پہلا اردو ترجمہ ارکانِ بحثتِ امصنفوں کے ہاتھوں مکمل ہوا۔

﴿ مراجع و مصادر ﴾

محمد بن محمد الحسينی مرتضی الزبیدی	اتحاف السادة المتقین بشرح اسرار احیاء علوم الدین
محمد بن محمد الغزالی	احیاء علوم الدین
محمد بن الحسین الاجری	اخبار ابی حفص عمر بن عبدالعزیز رحمة الله و سیرته
ابو الولید محمد بن عبد الله الازرقی	اخبار مکہ و ماجاء فیها من الآثار
محمد بن اسماعیل البخاری	الادب المفرد
ابن طولون الصالحی	الاربعین فی فضل الرحمة و الرحمين
محمد بن محمد الحاکم الکبیر	الاسامی و الکنی
عز الدین علی بن محمد بن الاٹیر	اسد الغابة فی معرفة الصحابة
خیر الدین الزرکلی	الاعلام: قاموس تراجم
یحیی بن الحسین الشجری	الامالی الخمیسیة
القاضی البیضاوی	انوار التنزیل و اسرار التاویل
جلال الدین الدوواني	ایمان فرعون
خلیل احمد السهار نفوری	بذل المجهود فی حل ابی داود
ابو بکر احمد بن علی بن الخطیب البغدادی	تاریخ بغداد او مدینۃ السلام من ذی تاسیسها حتی سنۃ ٢٣٥ھ
محمد بن اسماعیل البخاری	التاریخ الکبیر
محمد بن احمد بن ابوبکر المقلمی	التاریخ و اسماء المحدثین و کناهم
محمد بن محمد الغزالی	التبیر المسبوک فی نصائح الملوك
ابو الفرج عبدالرحمن بن الجوزی	تذکرة الاریب فی تفسیر الغریب

احمد الزاوی	ترتيب القاموس المحيط للفیروز ابادی علی طریقة المصباح المنیر و اساس البلاغة
عبدالعظيم بن عبد القوی المتندری	الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف
اسماعیل بن کثیر	تفسیر القرآن العظیم
ابن حجر العسقلانی	تقریب التهذیب
الذهبی	التلخیص (تلخیص المستدرک)
ابوالیث نصر بن محمد السمرقندی	تنبیہ الغافلین
ابن عراق الکمانی	تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشنبیة الموضوعة
عبدالقدار بدران	تهذیب تاریخ دمشق الكبير لابن عساکر
ابن حجر العسقلانی	تهذیب التهذیب
جمال الدین ابو الحجاج یوسف المزدی	تهذیب الکمال فی اسماء الرجال
موافق الدین بن قدامة المقدسی	التوابین
ابن ابی الدنيا	التوبۃ
ابو جعفر الطبری	جامع البیان عن تأویل القرآن
محمد بن اسماعیل البخاری	الجامع الصحیح
مسلم بن الحجاج النیسابوری	الجامع الصحیح
ابن رجب الحنبلی	جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثاً من جوامع الكلم
ابن ابی حاتم الرازی	الحرح و التعديل
ابن ابی الدنيا	الحلم

ابو نعیم الاصھانی	حلیۃ الاولیاء
محمد خیر یوسف	الحضر بن الواقع و التهولی
جلال الدین السیوطی	الدر المنشور فی التفسیر بالماثور
ولید قصاب	دیوان محمود الوراق: شاعر الحكمة و الموعظة
ابن ابی الدنيا	ذم البغی
ابن ابی الدنيا	ذم الدنيا
ابن ابی الدنيا	الرقہ و البکاء
موفق الدین بن قدامة المقدسی	الرقہ و البکاء
محمود الالوسي	روح المعانی فی تفسیر القرآن العظيم و السبع المثانی
احمد بن حنبل	الزهد
ابوبکر بن عمرو بن ابی عاصم	الزهد
عبدالله بن المبارک المرزوکی	الزهد و الرقائق
محمد صرالدین الالبانی	سلسلة الاحادیث الصحيحة و شیء من فقهها و فوائدھا
محمد ناصر الدین الالبانی	سلسلة الاحادیث الصعیفة و الموضوعة و اثرھا السی فی الامم
محمد فؤاد عبدالباقي	سنن ابن ماجہ
محمد محی الدین عبدالحمید	سنن ابی داود
احمد محمد شاکر. محمد فؤاد عبدالباقي	سنن الترمذی (الجامع الصحيح)
البیهقی	السنن الکبریٰ

شمس الدين الذهبي	سير اعلام النبلاء
ابن هشام	السيرة النبوية
عبدالرحمن بن الجوزي	الشفاء في مواضع الملوك و الخلفاء
الامام النووي	صحيح مسلم بشرح النووي
عبدالرحمن بن الجوزي	صفة الصفوة
عبدالرحمن الجوزي	صيد الخاطر
محمد ناصر الدين الالباني	ضعف الجامع الصغير وزيادته: الفتح الكبير
شمس الدين الذهبي	العبر في خبر من غبر
عبدالرحمن بن الجوزي	العلل المتناهية في الأحاديث الواهية
ابن ابى الدنيا	العيال
ابو شجاع شيرويه بن شهردار الديلمی	الفردوس بما ثور الخطاب
ابن ابى الدنيا	قصر الامل
ابو اسحاق احمد بن محمد التعلبي	قصص الاتياء المسمى عرائس المجالس
ابن كثیر الدمشقی	قصص الانبياء
عز الدين على بن محمد بن الاثير الجزری	الكامل في التاريخ
احمد بن عبد الله بن عدی الجرجانی	الكامل في ضعفاء الرجال
اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحی	كشف الخفاء و مزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على ألسنة الناس
علاء الدين على المتقى الهندي البرهان فوری	كنز العمل في سنن الاقوال و الاعمال

خازن	باب التاویل فی معانی التنزیل
ابن حجر العسقلانی	لسان المیزان
نور الدین الھیشمی	مجمع الزوائد و منبع الفوائد
دار احیاء التراث العربی	مجموعۃ من التفاسیر: البیضاوی و النسفا و الخازن و ابن عباس
ابو عبد الله الحاکم البیسابوری	المستدرک علی الصحیحین
احمد بن حبیل	المسند
تحقيق: ارشاد الحق الاثری	مسند ابی یعلی الموصی
عبدالله بن محمد بن ابی شيبة	المصنف فی الاحادیث و الآثار
ابن حجر العسقلانی	المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة
ابوزکریا یحیی بن زیاد الفراء	معانی القرآن
ابو القاسم الطبرانی	المعجم الكبير
مجمع اللغة العربية	المعجم الوسيط
عبدالرحیم بن الحسن العراقي	المغنى عن حمل الاسفار فی الاسفار
ابن ابی الدنيا	تخریج مافی الاخبار من الاخبار
نور الدین الھیشمی	مکارم الاخلاق
الخطیب البغدادی	موارد الظماء کی زوائد ابن حبان
عبدالرحمن بن الجوزی	موضح اوہام الجمع و التفریق
مجد الدین المبارک بن محمد	الموضوعات
بن الائیر الجزری	النهاية فی غریب الحديث و الاثر

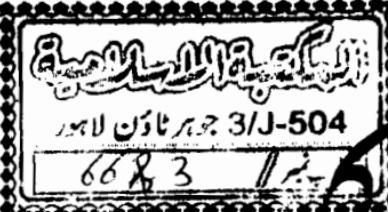
اسلاف کا حیرت انگیز حافظہ

تاریخ اسلام کی ان مشاہیر شخصیتیں کا ذکر میں
قدرت کی طرف سے انمول ماقول کا تمدن دیت کیا گیا
لیکن لیا تکرہ کر جسے پڑھ کر آپ ہم اپنے ماقول کو میں کر سکیں

مُؤْلِفٌ
مولانا اویس سرور

بیتُ الْعُلُوم

۲۰۔ نامبر ڈاؤ بیانی ہاؤس، کلکٹہ، بنگال، بھارت



تذکرہ

مولانا منیٰ محمد تقیٰ عثمانی صاحب نظم کے بہار آفیون مسلم سے
چند انبیائے کرام، صحابہ کرام، فہرست، ائمہ، محدثین،
علماء اور اولیاء اللہ کے مختصر اور جامع حوالات و اوقات

تألیف

شیخ الاسلام مولانا منیٰ محمد تقیٰ عثمانی ناظم

جمع و ترتیب

مولانا محمد ناظم اشرف

بیان العلوم

۲۰۔ تابصرہ دو، پرانی انارکلی لبریور، فون: ۰۵۱۲۸۷۴۵۶

بھوک اور فاقہ نفسی کے فوائد اور بسیار خوبی کے نقصانات

اُردو ترجمہ
کتاب المجموع

مصطفیٰ
ابن ابی الدنيا

ترجمہ و اضافات
مفتی شناء اللہ محمود

بیت العلوم

۲۰۔ نامبر ۶، پرانی انارکلی ڈی بک فون، ۵۵۲۸۳ سی

دیگر شہروں میں بیت العلوم کے اشائست

راولپنڈی	کراچی	ملٹان
ائلیل پیشگن ہاؤس راولپنڈی	ادارہ الانوار بنوری ناؤن کراچی	بخاری اکیڈمی ہربان کالونی ملتان
اسلام آباد	بیت القلم گلشنِ اقبال کراچی	کتب خانہ جعید یہیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مسٹر بکس پرمار کیت اسلام آباد	کتب خانہ مظہری گلشنِ اقبال کراچی	بیکن بکس گلگشت کالونی ملتان
امسعود بکس ۸-F مرکز اسلام آباد	دار القرآن اردو بازار کراچی	کتاب گرمن آکیڈمی ملتان
سعید بک بینک ۷-F مرکز اسلام آباد	مرکز القرآن اردو بازار کراچی	فاروقی کتب خانہ یہیرون بوہڑ گیٹ ملتان
پیر بک شنز آپارہ مارکیٹ اسلام آباد	عہدی کتب خانہ اردو بازار کراچی	اسلامی کتب خانہ یہیرون بوہڑ گیٹ ملتان
پشاور	ادارہ الانوار بنوری ناؤن کراچی	دارالحدیث یہیرون بوہڑ گیٹ ملتان
یونیورسٹی بک ڈپو بخیر بازار پشاور	علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی	ڈیرہ غازی خان
مکتبہ سرحد نیبیر بازار پشاور	کوئٹہ	مکتبہ زکریا بلاک نمبر ۱۰ ڈیرہ غازی خان
لندن بک گلپنی صدر بازار پشاور	مکتبہ رشید یہ سرکی روڈ کوئٹہ	بہاول پور
سیالکوٹ	سرگودھا	کتابستان شاہی بازار بہاول پور
بلگش بک ڈپو اردو بازار سیالکوٹ	اسلامی کتب خانہ پھولوں والی گلی سرگودھا	بیت الکتب سرائیکی چوک بہاول پور
اکوڑہ خٹک	گوجرانوالہ	سکھر
مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک	والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ	کتاب مرکز فریر روڈ سکھر
مکتبہ نعمانی اردو بازار گوجرانوالہ	مکتبہ نعمانی اردو بازار گوجرانوالہ	حیدر آباد
فیصل آباد	راولپنڈی	بیت القرآن مجموئی گنی حیدر آباد
مکتبہ العارفی سیان روڈ فیصل آباد	کتب خانہ رشید یہ رجہ بازار راولپنڈی	حاجی امداد اللہ اکیڈمی نیل روڈ حیدر آباد
مکتبہ لاغرباء کورٹ روڈ حیدر آباد	فیڈرل لاء ہاؤس چاندنی چوک راولپنڈی	امداد الغرباء کورٹ روڈ حیدر آباد
مکتبہ الحمدیہ ایمن پور بازار فیصل آباد	اسلامی کتاب گھر خیابان سر سید راولپنڈی	بھٹائی بک ڈپو کورٹ روڈ حیدر آباد
اقراء بک ڈپو ایمن پور بازار فیصل آباد	بک شنز ۳۲ حیدر روڈ راولپنڈی	کراچی
مکتبہ قاسمیہ ایمن پور بازار فیصل آباد	علی بک شاپ اقبال روڈ راولپنڈی	ولیم بک پورٹ اردو بازار کراچی

